



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُصَلِّتُ عَلَى النَّبِيِّ نَاسًا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا  
 العزیز علی و علی محمد و آل و صحبہ

ہدیہ مبارکہ

یعنی سالہ

# درود شریف

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ مسیح ثانی و امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کے ۸۰۰ اُخدام حضور و روح کی متھن بطور شری

نوشتہ

تعداد صفحات ۱۵۰۰

فارس محمد اہل ایم و فہرست جامعہ قادیان

رسدینا قادیان کے تمام کتب نوشتہ سے مل سکتا ہے

محمد پر ہماری جاں فدا ہے  
 خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا  
 ہوا اس کی نام پر قربان سب کچھ  
 مرا ہر ذرہ ہو قربان احمد  
 اس کی عشق میں نکلے میری جاں  
 اسی میرا دل پاتا ہے تسکین  
 مراد اس نے روشن کر دیا ہے  
 مجھے اس بات پر ہی فخر محمود  
 کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے  
 وہی اک راہ دیں گا رہنما ہے  
 کہ وہ شہنشاہ ہر دوسرا ہے  
 میرے دل کا یہی اک مدعا ہے  
 کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے  
 وہی آرام میری روح کا ہے  
 اندھیر گھر کا میرے وہ دیا ہے  
 میرا مشوق محبوب خدا ہے

معذرت۔ اس ایڈیشن کی تیاری کے اثنائیں مجھے متعدد دستبر سفر پیش آیا۔ اول بعض حصص کتاب کا مسودہ سفر سے ہی یہاں بھیجا گیا۔ اس لئے بعض جگہ ترتیب مضامین خاطر خواہ نہیں رہی۔ نیز مطبعہ داران کی سہل انگاری کے باعث بعض اجزاء خراب چھپے ہیں۔ (خصوصاً صفحہ ۹۷ لغایت ۱۱۲) اور بعض جگہ جگہ غلطیاں بھی رہ گئی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۶۱ پر مجموعہ "تجربت جس" درج ہے پر صفحہ ۲۱۱ پر صفحہ ۱۹۵ پر ۹۶ پر سے ظاہر و ۹۰ پر ۱۲ پر سے قطعاً تجربت جس درج ہے۔ ۱۳۴ پر درود و ۱۵۳ پر تکلیف اور حرکات کی غلطیاں ان کے علاوہ ہیں۔ جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ (خاک مرتب رسالہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ : وَعَلَى آلِهِ سَلَامٌ يَا مَسِيحُ الْمَسِيحُ

# گزارش

محضور سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا و ابن سیدنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکدان جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔ اس رسالہ کو حضور کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر کے حضور سے اس دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و درجہ سے اور اپنی تائید سے ہم سب کی طرف سے قبول فرمائے۔ اور اس ایسی برکت ڈال دے کہ اسکی ذریعہ سے تمام عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے نہایت محبت اور کمال اخلاص سے آپ پر آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپکی کامیابیوں کی واسطے دعو اور سلام بھیجے گی کہ نہایت پر زور اور کبھی نہ ختم ہونے والی اور ہر آن میں بید ترقی کرنے والی تحریک پیدا ہو جائے۔ جو ابد الابد تک روز افزوں طور پر جاری رہے۔ اور خداوند کریم آپ پر اپنی کامل برکات نازل فرمائے۔ اے یلونا نام عالم کیلئے شرمینہ برکتوں کا بنائے۔ اور آپکی بزرگی اور آپکی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے۔ اور آپکا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔ نیز آپکی منظر ہر ائمہ اور ہر مذکر مکمل حضرت مسیح موعود پر جبکہ ذریعہ ہیں آپکی محاسن اور احسانا کا پتہ ملا۔ اور جن کے طفیل آج تیرہ سو سال کے بعد دوبارہ آپکا فدائی چہرہ انبی تفتیحی شان کیا تھ دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوا ہے اور آپکی تمام عشاق اور اخوان و انصار پر جو گذر چکے ہیں یا اسوقت موجود ہیں یا آئندہ ہوں گے۔ نیز دعا فرمائی کہ اس کتاب حقیقی اور اسکے ماتحت کتب اللہ برکات ہمیشہ اس عالم میں اور آخرت میں ہم سب پر۔ ہمارے بزرگوں پر۔ ہماری اولادوں پر۔ ہماری اندراج پر۔ ہمارے متعلقین پر۔ ہمارے احباب پر۔ اور ہمارے تمام محسنوں اور بہی خواہوں۔



پھر ہم ان میں بیش از بیش نازل ہوتے رہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے  
جو اس مقصد کو مانے کا ذریعہ ہیں۔ اور دوسرے زمین پر کوئی فرد بشر بھی آپ کے فیوض پر محروم نہ رہے۔ آمین

## خاکساران

۱۔ میرزا بشیر احمد قادیان (۲) دچودھری، مظفر الدین دہلوی، محمد عبداللہ خاں (۳) آف  
مالیر کوٹہ، (۴) عبدالرحیم نیر، محمد شریف (۵) سی۔ اے۔ سی، لاہور۔ (۶) محمد علی انور تارکاندی  
(۷) محمد طفیل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان (۸) ڈاکٹر جمشید اللہ (۹) فضل احمد ڈبالی  
(۱۰) غلام رسول دراجی (۱۱) حاکم علی دچودھری (۱۲) غلام احمد دواعظ (۱۳) جان محمد دوسکوی  
(۱۴) مرزا محمد شفیع دہلوی، (۱۵) عبدالغنی خان (۱۶) ملک، فرد الدین (۱۷) دھان صاحب، فرزند علی  
(۱۸) محمد اسماعیل دریاٹر ڈسٹیشن ماسٹر (۱۹) حکیم محمد الدین دگوراناوی (۲۰) مفتی محمد صادق  
(۲۱) محمد سعید دسرگودھی (۲۲) شیر علی (۲۳) سراج الدین دریاٹر ڈسٹیشن ماسٹر (۲۴) محمود  
د احمدیہ میڈیکل ہال (۲۵) مرزا عبدالحق دوکیل (۲۶) سید عبدالحمید آف منصوری (۲۷) عبدالرحمن  
مدرس مدرسہ احمدیہ (۲۸) دکیان ڈاکٹر، سید محمد حسین شاہ (۲۹) محمد بخش مدرس تعلیم الاسلام (۳۰)  
مصباح الدین (۳۱) دھان صاحب، برکت علی (شملوی) (۳۲) محمد نذیر مٹائی (۳۳) سید عزیز اللہ شاہ  
(۳۴) تاج الدین مدرس مدرسہ احمدیہ (۳۵) ڈاکٹر سید غلام غوث (۳۶) کرم آبادی (۳۷) محمد الدین (ادرجموی مدرس متفرقین) (۳۸) بدر الدین دکلر (۳۹) ڈاکٹر میر محمد اسماعیل دگلر  
(۴۰) محمد احمد خاں آف مالیر کوٹہ (۴۱) بخاری محمد امین (۴۲) غلام نبی مدرس مدرسہ احمدیہ (۴۳)  
مولا بخش (ایضاً) (۴۴) محمد الدین (سید ماسٹر تعلیم الاسلام) (۴۵) محمد الدین دھرم امور عامہ (۴۶)  
مرزا شریف احمد (۴۷) میرزا ناصر محمد (۴۸) نواز حسین (۴۹) کرم داد خاں (بلوچ) (۵۰) سید  
محمد اسحق (۵۱) مسعود احمد خاں آف مالیر کوٹہ (۵۲) عباس احمد خاں (ایضاً) (۵۳) دچودھری

ابو الانصار علی قاسم دلم ۵ محمد اسماعیل ررتب رساله بنذا، ۵۵، غلام محی الدین خان اترسر ۵۶،  
 زین العابدین مذهب رانجه شاه پور ۵۶، حافظ سید محمد طیب (فرزند اصغر حضرت مولانا عبداللطیف  
 کابلی شہید رضی اللہ عنہ) بنوں ۵۸، چودھری، اسد اللہ خان (سیر پٹر لاہور ۵۹، فضل الدین  
 داسکٹ اگزیمنر پنجاب یونیورسٹی ۶۰، محمد امیر ۶۱، صوفی علی محمد مرنگ ۶۲، عبید اللہ بٹالوی -  
 ۶۳، شیر محمد خان (جمہد اراکیم ٹی، صدر پشاور -

۶۴، حکیم عبدالعزیز خان (دائین آبادی، قادیان ۶۵، احمد جان اوجلوی ۶۶، چودھری  
 عبدالرحیم بیٹ ڈرافٹسمن ۶۷، عبداللہ (عبد ساز) ۶۸، میرزا حمید احمد ۶۹، (خان صاحب) برکت علی  
 (مجاہد اہلیت خود)، ۷۰، فقیر علی (سٹیشن ماسٹر)، ۷۱، محمد حبیب رنگی - عال افریقہ ۷۲، ارجمند خان  
 (مدرس مدرسہ احمدیہ) ۷۳، مرزا نواز اللہ خان ۷۴، قاضی، عبدالرحیم بھٹی ۷۵، حکیم محمد الدین گوجرانووی  
 (من جانب اہلیہ خود ۷۶، محمد بخش (سکینر نہری) ۷۷، برکت علی خان (ڈاکٹر) ۷۸، (سیر) رشید احمد ڈار  
 ۷۹، عطاء الرحمن (مولوی فاضل ۸۰، سید محمد اسماعیل (سپرٹنڈنٹ دفاتر)، ۸۱، فضل الدین دوکیل،  
 ۸۲، (حکیم) غلام حسین ظاہر سیرینی ۸۳، فتح محمد سیال ۸۴، عبد المنان عمر ۸۵، عبد السلام عمر ۸۶،  
 چودھری (منظر الدین رنگالی)، (از جانب اللہ خود) ۸۷، سبحان علی (کاپی نویس رساله بنذا، ۸۸،  
 حافظ، بنی بخش دھلہ دار الفضل، ۸۹، (لفٹیننٹ) غلام احمد ۹۰، (سیر ڈاکٹر) سید حبیب اللہ شاہ  
 ۹۱، سید ناصر شاہ ۹۲، حکیم فضل الرحمن (مبلغ افریقہ) ۹۳، مرزا عزیز احمد ۹۴، فخر الدین شانی  
 ۹۵، علی محمد اجیری ۹۶، عبد الوہاب عمر ۹۷، اللہ بخش (مالک مطبع) ۹۸، محمد حسین (فوتو کپی)  
 ۹۹، سید محمد سرور شاہ ۱۰۰، عبد الرحمن (مہر سنگھ) ۱۰۱، ابوالحسن قدسی (فرزند حضرت سید  
 عبداللطیف شہید کابلی رضی اللہ عنہ) ۱۰۲، قاضی، نور محمد قادیانی ۱۰۳، (کک) عزیز احمد (دار الفضل)  
 ۱۰۴، لطیف الرحمن بی اے ۱۰۵، محمد عبداللہ (مولوی فاضل دار الفضل) ۱۰۶، سید محمود اللہ شاہ

(۱۰۶) شیخ، یعقوب علی عرفانی (۱۰۸) خواجہ، غلام نبی (ایڈیٹر الفضل) (۱۰۹) حکیم فضل الرحمن (مبلغ  
 منجانب والدہ مرحومہ خود) (۱۱۰) ملک، حبیب الرحمن (برادر حکیم " ۱۱۱) محمد سلیم (مبلغ) (۱۱۲)  
 عبد الکریم (پسر مرتب رسالہ ہند) (۱۱۳) سید، محمد ہاشم شاہ سبھا پوری ڈومسلی (مبلغ) (۱۱۴)  
 عبدالواحد (مبلغ) (۱۱۵) مصری نگار (۱۱۵) فیض، نوالہ الدین جموں (۱۱۶) شیخ، عبدالحق ووالہ باگڑو (۱۱۷)  
 (۱۱۸) خواجہ محمد صدیق (سیلوئے گارڈ) وزیر آباد (۱۱۸) وڈا کٹر فیروز الدین ایبٹ آباد (۱۱۹) محمد بخش  
 دگر دھڑ قانگو، بھلو ال (۱۲۰) چودھری، احسان اللہ شاہ ووالہ چودھری مظفر الدین صاحب، بہمن پریہ  
 (۱۲۱) مرزا مسعود بیگ فرنگ (لاہور) (۱۲۲) احمد دین کوٹ شاہ عالم (گوجرانوالہ) (۱۲۳) بشیر الدین  
 مدھ دا بچہ (دشا پور) (۱۲۴) چودھری، عبد اللہ شاہ (راکھیکوٹ) (۱۲۵) (مصور) (۱۲۵) شیخ، بشیر احمد  
 (ایڈیٹر) (گوجرانوالہ) (۱۲۶) قاسم دیو سیالکوٹ (۱۲۷) فضل الدین امیری (لاہور) (۱۲۸) چودھری  
 ظفر اللہ شاہ (بیرسر) (۱۲۹) (پروفیسر) علی احمد بھاکل پور (۱۳۰) خواجہ، نذیر احمد دہلی (۱۳۱) غلام محمد  
 اختر دشت وارڈن، لاہور (۱۳۲) عبدالعزیز (بہادر خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب) (۱۳۳)  
 (۱۳۳) عبد الرحمن (جہلمی) نئی دہلی (۱۳۴) غلام رسول مونگ (ضلع گجرات) (۱۳۵) محمد الرحمن لاہور  
 (۱۳۶) چودھری، محمد لطیف (سب جج، منٹگمری) (۱۳۷) سید دلاور شاہ لاہور  
 (۱۳۸) محمد اسماعیل سیالکوٹی (دار الفضل) قادیان (۱۳۹) ملک، غلام فرید (۱۴۰) عبدالعزیز (ریاست  
 پٹواری) (۱۴۱) برکت اللہ (برادر مولانا ورد صاحب) (۱۴۲) ایضاً منجانب والدہ خود (۱۴۳) ملک، الطاف خا  
 (۱۴۴) ملک، علی حیدر (دولمیاں) (۱۴۵) محمد ابراہیم بٹالپوری (۱۴۶) چودھری، عبد الرحیم (دکھت سنگھ)  
 (۱۴۷) نظام الدین جہلمی (۱۴۸) تفریش، محمد حسن (۱۴۹) عبدالغفور (مبلغ ہر سیانی) (۱۵۰) فضل حسین (مبلغ) (۱۵۱)  
 (۱۵۱) جمال الدین شمس (۱۵۲) نوالہ الدین (دار الفضل) (۱۵۳) عبد المجید حلا پوری (۱۵۴) سید محمود عالم -  
 (۱۵۵) امام الدین آن گولی (۱۵۶) محمد ظہور الدین اکمل (۱۵۷) سلیم محمد شاہ (۱۵۸) عبد الرحمن (۱۵۹)

(۱۵۹) عبد الرحیم شہزاد (۱۶۰) غلام محمد (بی۔ ایس۔ سی) (۱۶۱) علی محمد صابر (۱۶۲) غلام حیدر مدرس مدرسہ اسلامیہ  
(۱۶۳) دریش، یوسف علی (بی۔ اے) (۱۶۴) رمضان علی (کلرک) (۱۶۵) محمد احمد جلالپوری (۱۶۶) (حافظ)  
محمد ابراہیم (۱۶۷) (چوہدری) غلام محمد (بی۔ اے) (۱۶۸) (مصونی) غلام محمد (ماڈرن) (۱۶۹) محمد علی انصاری  
(۱۷۰) مہدی شاہ (دارالفضل) (۱۷۱) (دقانی) محمد عبداللہ بھٹی (۱۷۲) غلام احمد مجاہد (۱۷۳) زین العابدین  
ولی اللہ شاہ (۱۷۴) عبد القدیر (سنوری) (۱۷۵) (ڈاکٹر) سید عبدالرشاد (۱۷۶) (دریش) غلام مجتبیٰ  
(۱۷۷) محمد ابراہیم (مدرس مدرسہ احمدیہ) (۱۷۸) (ڈاکٹر) احمد دین کھاریاں (۱۷۹) عبد الحمید شملہ  
(۱۸۰) عبد الرحمن خاکی۔ کوہ مری۔

كَرَبْنَا تَقْبَلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَبَّ عَلَيْنَا إِنْكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ  
شکریہ احباب کرام۔ خاکسار در مرتب رسالہ ہذا، ان تمام بزرگوں اور احباب کا دل سے  
شکر گزار ہے۔ کہ انہوں نے اشاعت رسالہ ہذا کے مصارف میں حصہ لیکر نہ صرف اس کام میں بہت  
پیدا کی۔ بلکہ اس ذریعہ سے جناب الہی میں اس کام کے شرف قبول پانے کی بھی ایک راہ پیدا  
ہو گئی۔ دَوْعَيْنِي مَعَكَ تَوَكَّلْ وَنَجِّئِي، خصوصاً ان جن احباب اور بزرگوں نے اشاعت رسالہ  
کے کئی کئی حصے لئے۔ اولاً، جنہوں نے حال کی اشاعت میں بھی حصہ لیا ہے۔ اور اس سے قبل  
کی اشاعت میں بھی لیا تھا پھر (۳۰) جو اس دفعہ اس کام میں شریک ہوئے ہیں۔ اور (۵۰) جو  
اس قبل کی اشاعت میں شامل ہوئے تھے۔ نیز جن دیگر احباب نے کسی نہ کسی صورت میں  
مثلاً تحالجات کے فراہم کرنے میں یا طباعت کے متعلق کاموں میں، مجھے مدد دی ہے۔  
میں ان تمام کا جزیعہ قلب سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہتر سے بہتر  
اور اعلیٰ سے اعلیٰ اجر دے۔ خاکسار محمد اسماعیل عفی عنہ۔ ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۳ھ  
مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء۔ یوم الجمعہ

# فہرست مضامین سالہ درود شریف

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۰	۱) وحی و کشوف درود حضرت مسیح موعود ۲) تعلیمات و ارشادات حضرت مسیح موعود	۱	فاتحہ الکتاب ۱) حمد الہی و مناجات
	۱) ہدایات		از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۶۶	۲) شرط بیعت میں دعوہ کے التزام کی تاکید	۲	۱) بزبان عربی
۷۸	۳) درود پڑھنے کا صحیح طریقہ اور اس کی فضا	۳	۲) بزبان فارسی
۷۸	۴) درود شریف ذاتی محبت پڑھنا چاہیے	۵	۳) بزبان اردو
۷۸	۵) درود غائب پڑھنا چاہیے		۲) مدح نبوی
۷۸	۶) درود لذت و انشراح پڑھنا چاہیے	۹	مدح نبوی بھی صلوٰۃ علی النبی میں داخل ہے
۷۸	۷) غائبین و غیور دلی جوش پڑھنا چاہیے	۱۱	۱) مدح نبوی از قرآن کریم
۷۸	۸) اپنی زبان میں بھی پڑھنا چاہیے	۲۳	۲) مدح نبوی در وحی حضرت مسیح موعود
۷۸	۹) تہجد سے بعد درستی وقت درود غیور انکار		۳) مدح نبوی از حضرت مسیح موعود
	۱۰) دعا استغفار میں درود شریف کی ہدایت	۲۵	۱) بزبان عربی
۷۸	۱۱) کسی کوشش و تہجد کے بعد درود کی ہدایت	۳۳	۲) بزبان فارسی
		۵۷	۳) بزبان اردو
			۳) درود شریف
		۵۹	۱) حکم قرآن کریم در بارہ درود شریف

۹۰	۸۶) تحقیق برکات صرف درود خواں پر نازل ہوتے ہیں	۷۴	۱۲۲) مجالس تذکرہ نبوی میں درود شریف
۹۱	۸۷) الفاظ درود شریف احادیث نبویہ	۷۶	۱۲۳) دلائل غیرت وغیرہ مدد کیا حکم ہے
۹۷	۸۸) فضائل و برکات	۷۸	۱۲۴) درود دارین کی محمودیت کا ذریعہ ہے
۹۷	۸۹) آنحضرت کے درود خواں پر خدا تعالیٰ درود بھیجتا ہے	۷۸	۱۲۵) نزول انوار نبویہ " " "
۹۷	۹۰) درود مغفوت ذنوب و حصول ثنات و رفع درجات کا ذریعہ ہے	۷۹	۱۲۶) زیارت نبوی بخیر باطن " " "
۹۹	۹۱) درود باطنی پاکیزگی اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے	۸۰	۱۲۷) اندفاع قبض روحانی " " "
۱۰۱	۹۲) درود جنت کی راہ ہے	۸۰	۱۲۸) رضا الہی و زیارت نبوی " " "
۱۰۳	۹۳) نجات اخروی کا ذریعہ ہے	۸۱	۱۲۹) حصول استقامت و قبولیت دعا " " "
۱۰۴	۹۴) قیامت کے روز آنحضرت کے قرب و تعلق خاص کا ذریعہ ہو گا	۸۱	۱۳۰) حصول شرف غلامی آنحضرت " " "
۱۰۷	۹۵) درود شفاعت نبوی کا ذریعہ ہے	۸۱	۱۳۱) دفع غم و اٹکار و حل کلمات " " "
۱۰۸	۹۶) تمام علوی و افضل اور جامع دعا		۱۳۲) فضائل
۱۱۲	۹۷) قبولیت دعا کا ذریعہ ہے	۸۶	۱۳۳) درود و استغفار و نماز بہترین طیفہ ہے
۱۱۶	۹۸) قصائے حاجات کا " "	۸۷	۱۳۴) درود میں آنحضرت کے احسانات کی تسکین
		۸۸	۱۳۵) نماز میں حضرت مسیح موعود کی اصل دعا درود شریف
		۸۸	۱۳۶) درود میں تمام دعائیں آجاتی ہیں
		۸۹	۱۳۷) درود ہی کا ہیہ آنحضرت کو پہنچا ہے
		۹۰	۱۳۸) درود کی صدقہ کی تلقین کرتا ہے
		۹۰	۱۳۹) ملائکہ آنحضرت کو درود پہنچاتے ہیں

۱۸۳	ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ	۱۱۵	درود کو کٹاؤن کا ذریعہ ہے
۱۹۶	ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؒ	۱۱۶	”دماغی پریشانی کے دوا پر ہونیکا ذریعہ ہے“
۲۰۹	درود پر خطبہ حضرت مولانا عبد الکریمؒ	۱۱۸	”بھولی ہوئی بات یاد آجانے کا“
	بعض مزید ہدایات از حضرت مسیح موعودؑ	۱۱۹	”کئی صدقہ کی تلافی کا“
۲۱۳	درود روحانیت اور تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہے	۱۲۰	”تاکید و اہمیت“
۲۱۴	درود واستغفار بہترین ولیفہ ہے	۱۲۱	”دیگر ہدایات“
۲۱۵	درود خدا سے بے نیاز نہیں کر دیتا	۱۲۲	”درود پوری توبہ اور کوشش سے پڑھنا چاہیے“
۲۱۶	درود دل مشکلات کی کلید ہے	۱۲۳	”سچی محبت اور دلی خواہش سے پڑھنا چاہیے“
۲۱۸	درود نزولِ برکات درود کی ایک شرط	۱۲۴	”درود شریف کثرت سے“
۲۱۹	درود تقویٰ کیلئے اللہ استعانت کا حکم	۱۲۵	”درود کو دعا کا اہل اور اہم حصہ بنانا چاہیے“
۲۲۰	بعض مزید ہدایات از حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ	۱۲۶	”قبلیت دعا خاص مواقع پر درود پڑھنا چاہیے“
۲۲۱	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود	۱۲۷	”گھر میں جا کر آنحضرتؐ پر درود بھیجنے کی تاکید“
۲۲۲	قرآن کریم میں آپؐ پر درود بھیجنے کا حکم	۱۲۸	”ہر ایک مجلس میں درود کی تاکید“
۲۲۳	آپؐ کی وحی میں آپؐ پر درود بھیجنے کا حکم	۱۲۹	”تمام انبیاءؑ پر درود بھیجنے کی تاکید“
۲۲۴	آپؐ کے ارشادات میں آپؐ پر درود بھیجنے کا حکم	۱۳۰	”درود شریف کے بعض خاص مواقع“
۲۲۵	مولانا عبد الکریمؒ کے ایک خطبہ جبکہ کا اقتباس	۱۳۱	”روزِ نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف“
۲۲۶	آپؐ پر درود بھیجنے کا طریق از حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؒ	۱۳۲	”دب، درود شریف کے بعض دیگر مواقع“
۲۲۷	آپؐ پر درود بھیجنے کے طریق	۱۳۳	”الفاظ درود شریف“
۲۲۸	تمت		

۱۹۵

۱۰۶۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين والعقلوة والسلام على خير

رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين  
(حقیقۃ الوحی ص ۱)

اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(رحم) اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو مجھ کو وسیع رحمت والا نہایت رحم کرنے والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ

حقیقی تعالٰی اللہ ہی کی شان کے لائق ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے

الرَّحِيمُ مُلْكُ يَوْمِ الدِّينِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

نہایت رحم کرنے والا جزا کے دن کا مالک (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھا راستہ

الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

کیا ہے جن پر نہ تو غضب ہے نہ غصہ نازل ہوا ہے

وَلَا الضَّالِّينَ

اور نہ جو گمراہ ہیں



# حمد الہی و مناجات از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## بہ زبان عربی

ثَلَاثِي عَلَيْكَ وَلَيْسَ حَوْلُ ثَنَاءٍ

ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور (حق یہ ہے کہ میں تیری) ثنا کہتا ہوں نہیں

فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْدَ فَنَاءٍ

اس دنیا میں بھی اور موت کے بعد میں

فَارْحَمْ وَأَنْزِلْ لَنَا بَدَارَ ضِيَاءٍ

پس تو رحم فرما اور ہمیں روشنی کے مقام میں اتار

تَنْجِي رِقَابِ النَّاسِ مِنْ أَعْبَاءٍ

تو لوگوں کی گردنوں کو طرح طرح کے بوجھوں سے نہات

وَعَلَيْكَ كُلُّ تَوَكُّلٍ وَرَجَائٍ

اور تجھی پر میرا تمام بھروسہ اور امید ہے

يُدْرِي بِذِكْرِكَ فِي الثَّرَابِ يَذَّابِي

تیرے ذکر کی آواز میری قبر سے بھی آتی رہے گی۔

يَا وَاسِعَ الْمَعْرُوفِ ذَا النِّعَمَاءِ

اے وسیع احسان کرنے والے اور بیکار کرم کرنے والے

كُذِّبَ الْبَلَاءُ كَمَا أَحْسَنَ بَلَاءِي

تو میری سب تکلیفیں جاتی ہیں جتنی کہ تجھ اپنی کوئی تکلیف یا دشمنی نہیں

(عن الرحمن مثنیٰ)

يَا مَنْ أَحَاطَ الْخَلْقَ بِالْأَلَاءِ

اے وہ ذات جسکی نعمتیں تمام مخلوق پر حاوی ہیں

أَنْتَ الْمَلَكُ وَأَنْتَ كَلَّمْتَ نَفْسَنَا

تو ہی (ملاک) ہے، پناہ ہے اور تو ہی ہمارے جانور کیلئے پناہ ہے

إِنَّا رَيْنَا فِي الظُّلُمِ مُصِيبَةً

ہم نے تاریکیوں میں سخت مصیبت (ظلمت) دیکھی

تَعَفُّو عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيمِ تَتَوَبُّو

تو رجعت کیساتھ رجوع فرما کر بڑے بڑے گناہوں سے توبہ کرنا

أَنْتَ الْمُرَادُ وَأَنْتَ مُطْلَبُ مُهْجَتِي

تو ہی میرا مطلوب ہے اور تو ہی میری روح کی مراد ہے

إِنِّي أَمُوتُ وَلَا يَمُوتُ مَحَبَّتِي

مجھ پر تو موت کا وقت آئے گا مگر میری محبت پر کبھی تو نہیں آئے گی

مَا قَا هَدَّتْ عَيْنِي كَيْمِثْلِكَ مُعِينًا

میری آنکھوں نے تجھ سے کوئی عمن نہیں دیکھا

كَمَا رَأَيْتُ كَمَا لَطْفِكَ وَالسَّادِي

جیسے میں نے تیری حد درجہ ہر پائی اور بخشش دیکھی

## ایضاً بزبان فارسی

۱	محببت تو دوائے ہزار بیماری ست	۱	بروئے تو کہ زبانی دریں گرفتاری ست
۲	پناہ روئے تو جنتن نہ طورستان است	۲	کہ آمدن بہ پناہت کمال ہشیاری ست
۳	مستاع بہر رخ تو نہاں نخواہم داشت	۳	کہ خفیہ داشتن عشق تو ز عداوری ست
۴	براں سرم کہ سرو جان فدائے تو بکنم	۴	کہ جاں بہ یار سپردن حقیقت یاری ست

ایضاً

۱	اے خالقِ ارض و سما برین در رحمت کشا	۱	دانی تو اس درد مراکز دیگران پناہاں کنم
۲	از بس لطیفی دلبر در ہر گ و تارم در آء	۲	تا چوں بہ خود یا ہم ترا دل خوشتر از بستان کنم
۳	در سر کشی لے پاک تو جاں بر گنم در ہجر تو	۳	ز انساں ہمے گریم کہ رو یک عالمے گریاں کنم

ترجمہ (۱) تیری محبت سینکڑوں سیلابوں کی (ایک ہی) دوا ہے۔ تیرے چہرہ کی شکم کہ تجات اس گرفتاری میں ہی ہے۔  
 (۲) تیرے چہرہ کی پناہ لینا مستوں کا کام نہیں۔ بلکہ تیری پناہ میں آنا تو کمالِ حجب کی ہوشیاری ہے۔  
 (۳) میں تیری محبت کے سرمایہ کو پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ کیونکہ تیرے عشق کو پوشیدہ رکھنا یوفائی میں داخل ہے۔ (۴) میں نے عزم کر لیا ہے کہ اپنا جسم اور جان تجھے پر فدا کر دوں گا۔ کیونکہ اپنی جان محبوب کے سپرد کر دینا ہی محبت کی حقیقت ہے۔ ایضاً۔ (۱) اے زہی و آسمان کے خالق۔ مجھے پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے تو میرے درد کو جانتا ہے۔ جسے میں اوروں سے چھپاتا ہوں (۲) اے دلبر! تویت ہی لطیف ہے۔ تو میرے وجود کے ہر گ و تار کے اندر آ جا۔ تاکہ جب میں تجھے اپنے اندر پائوں تو میرا دل باغِ باغ ہو جائے۔ (۳) اور لے پاک تو۔ اگر تو نے میری مرض نہ مانی۔ تو میں تیری جدائی کی تاب نہ لاکر لپٹا ہوا کوہاک کر ڈالوں گا۔ میں ایسا روٹوں گا۔ کہ اپنے ساتھ ایک جہان کو رلا دوں گا۔

خواہی بقہم کن جدا خواہی بظلم رونما ۱  
خواہی بگش یا کن رہا کے ترکش دامانم ۲  
(در ایضاً صفحہ ۵۱)

ایضاً

چہ شیریں منطری اے دلستانم ۱  
چہ شیریں خصلتی اے جان جانم ۲  
چو دیدم روئے تو دل در تو بستم ۳  
نمانده غیر تو اندر جہانم ۴  
تو اں برداشتن دست از دو عالم ۵  
مگر اجرت بسوزداستخوانم ۶  
در آتش تن بہ آسانی تو اں داد ۷  
از جہرت حال رو با صد فغانم ۸  
(حقیقۃ الوحی ص ۱۲)

ایضاً

اے تنگ دیدہ کہ گریانش ۱  
اے مبارک کسے کہ طالب اوست ۲  
در حقیقت بس است یار سیکے ۳  
اے ہمایوں دے کہ بریانش ۴  
فارغ از غم و زنجیر با رخ دوست ۵  
دل یکے جاں یکے بنگار سیکے ۶  
(در ایضاً صفحہ ۱۳)

ترجمہ ۴، اب چاہے تو اچھے تیر کے ساتھ مجھے جدا کر دے۔ چاہے تو میرا بی فریاد کر مجھے اپنا چہرہ دکھا دے۔ چاہے تو مار ڈال یا بچلے۔ میں تیرا دامن کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ ایضاً ۵، اے میرے محبوب تیری صورت کیسی پیاری ہے۔ اے میری جان کی جان! تیری خصلتیں کیسی شیریں ہیں۔ جب میں نے تیرا چہرہ دیکھا۔ تو میں تیرا گویہ ہو گیا۔ اب تمام جہان میں تیرے سوا میرا اور کوئی محبوب نہیں ہے۔ ۶، دونوں جہانوں کو چھوڑا جاسکتا ہے۔ مگر تیری جدائی کی مجھ میں برداشت نہیں۔ وہ تو میری ہڈیوں تک کو ہلا دیگی۔ ۷، آگ میں پڑنا آسان ہے۔ مگر تیری جدائی تو مجھے رلا رلا کر مار ہی ڈالے گی۔ ایضاً ۸، وہ آنکھ کھلی ٹھنڈی ہے۔ جو اس کے سٹھموتی ہے۔ وہ دل کی ہی مبارک ہے۔ جو اسکی محبت سے دہل ہے۔ ۹، وہ شخص کیا ہی مبارک ہے۔ جو اس کا طالب ہے۔ اور اپنے محبوب کے چہرہ کے عشق میں محو ہو کر اور طے فارغ ہے۔ ۱۰، حقیقت میں وہ یک ہی محبوب کافی ہے۔ جس طرح دل ایک ہے۔ اور جان بھی ایک ہے۔ اسی طرح محبوب بھی ایک ہی ہونا چاہیے۔

## ایضاً بزبان اردو

بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا  
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اس میں جمال یار کا  
مت کر کچھ ذکر ہم سے ترک یا تار کا  
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہی ترے دیدار کا  
ہر ستارے میں تھا شاہے تری چمکار کا  
اس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا  
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان آسرا کا  
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا  
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس تری گلزار کا  
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خدار کا  
ورنہ تھا قید ترار رخ کافہ و دیندار کا  
جس سے گٹ جاتا ہے سب جھگڑا طم اغیار کا  
تاگر درماں ہو کچھ اس عجب سر کے انار کا  
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گٹھ بیمار کا  
خون نہ ہو ہوائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(سردہ چشم آریہ منوم)

ایضاً

کے قدر ظاہر ہے نور اس مبدل انوار کا  
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا  
اس بہار حسن کا دل میں بہار جوش ہے  
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیار ہر طرف  
چشمہ نور شیدیں موجیں تری مشہود ہیں  
تو نے خود روجوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا لگ  
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص  
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں  
خوبروں میں ملاحظت ہے ترے اس سن کی  
چشم مست ہنسوں ہر دم دکھاتی ہے تجھے  
آنکھ کے اندھوں کو تامل ہو گئے سو سو حجاب  
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبر اک تیغ تیز  
تیرے منے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں  
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھ پر تیرے سوا  
شور کیا ہے ترے کوچہ میں بے ہلدی خبر

معتوق ہی تو میرا عشق صفیا ہی ہے  
جب سے سنا کہ شرط مہر و وفا یہی ہے

دنیا میں عشق تیرا باقی ہی سب اندھیرا  
مشت غبار اپنا تیرے لئے رُایا

دلبر کا درد آیا حرفِ خودی مٹایا  
اس عشق میں مصائبِ موعود میں  
حرفِ وفانہ چھوڑا اس عہد کو نہ توڑا  
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے  
اس رہ میں اپنے قصے میں تم کو کیا سناؤ  
دل کر کے پاؤہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ  
لے میرے یار جانی کر خودی مصداقِ بانی  
فرقت بھی کیا بتی ہے ہر دم میں جاگنی ہے  
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دور  
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سار  
ہم نے نہ عہد پالایا ری میں رخسہ ڈالا  
اے میرے دل کے درماں بھراں تیرا سوزا  
(تاویان کے آریہ اعدیم)

الضی

تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا  
ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا  
وہی جس کو کہیں رب ابرایا  
فسبحان الذی اخزی الاعادی  
وہی جنت وہی دارالامال ہے  
نحبت کا تو اک دریا رواں ہے

نور اللغات

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا  
ہر اک عاشق نے ہر اک بت بنایا  
وہی آرام جاں اور دل کو بھایا  
ہو ناظر ہر وہ مجھ پر بالایا دی \*  
مجھے اس یار سے پیوندِ جاں ہے  
بیاں اسکا کردن طاقت کہاں ہے

<p>فسبحان الذی اخزی الاعادی تھی اُس سے کوئی ساعت نہیں ہے مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے فسبحان الذی اخزی الاعادی</p>	<p>یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی تری رحمت کی کچھ قلت نہیں ہے شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی</p>
<p>وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں خدائی ہے خودی جس سے بلاؤں دفا کیا راز ہے کس کو سناؤں یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں + فسبحان الذی اخزی الاعادی</p>	<p>ترے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں محبت چیز کیا کس کو بتاؤں + میں اس اندھی کو اب کیونکر چھپاؤں کہاں ہم اور کہاں دنیا کے مادی</p>
<p>کرے پاک آپ کو تب اس کو پائے جو جلتا ہے وہی مرد ہے جلاوے چلو اوپر کو وہ نیچے نہ آوے غرقِ عشق وہ موتی اٹھاوے فسبحان الذی اخزی الاعادی (دربارِ ماجرا مکان)</p>	<p>کوئی اس پاک سے جودل لگاوے جو مرنے والے وہی زندوں میں جاوے ثمر ہے دور کا کب غیر کھاوے نہاں اندر نہاں ہے کون لاوے مجھے تو نے یہ دولت اسے خدا دی</p>
<p>ایضاً لے مرے پیالے مرے سخن مرے پروردگار وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار جن کا مشکل ہے کہ تار و قیامت ہو شمار</p>	<p>لے خدا لے کار ساز و عیب پوش و کردگار کس طرح تیرا کروں لے ذوالجنت شکوہ پیاس لے خدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل استقدر مجھے پر ہوئیں تیری عنایات و کرم</p>

بارغ میں تیری محبت کے مجھ دیکھے ہیں پھل  
 تیرے بن لے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے  
 گرنہ ہوتی غایت سب عبادت سچ ہے  
 جن پہ ہے تیری عنایت وہ بدی سے دور ہیں  
 چھٹ گئے شیطاں جو تھے تیری الفت کے اسیر  
 سب پیاسوں سے نکو تیرے منہ کی ہو پیاس  
 جسکو تیری دھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا  
 عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامنِ درت  
 تیری درگاہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب  
 اسے سر پہ پیا کر چہاں میں تو ہی ہے اک منظر  
 اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام  
 کون ہے جس کے گل ہوں پاک بے لوار عشق  
 کون چوڑے خواب شیریں کون چھوڑا گل و شرب  
 عشق ہی جس سے ہوں طے یہ سار جھگل پر خط  
 کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں  
 اس کے پانے کا بھی لے دوست کو اک راز ہے  
 تیرا تیر محبت کا خطا جانا نہیں  
 ہے یہی اک انگ شام کو بکاوے انگ سے  
 اس سے خود اگر طے لگام سے وہ یارِ ازل

ملے ہی مشکل سے ایسے صیب اور ایسے اندر  
 ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار  
 فصل پر تیرے ہے سب جہد و مل کا انحصار  
 رہ میں حق کی قوتی ان کی چلیں بن کر قطار  
 جو ہوئے تیرے لئے بے برگ و بر پانی بہار  
 جس کا دل ہی اس کے بریاں پا گیا وہ آبشار  
 جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قسار  
 کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو بشکبار  
 شرط رہ پر صبر ہے اور ترک نامِ اضطراب  
 جو تیرے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار  
 نقد پالیتے ہیں وہ اور دوسرے امید وار  
 کون کرتا ہے وفا بن اس کے جس کا دلفگار  
 کون لے غامیلاں چھوڑ کر پھولوں کے بار  
 عشق ہے جو سر جھکائے زیر تیغِ آبدار  
 طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشتِ خار  
 کیا ہے جسے ہاتھ آجائے گارز بے شمار  
 تیرا انداز نہ ہونا ست اس میں زینہار  
 ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدائے آبدار  
 اس کی تم عرفان حق سے ہنس گئے پھولوں کے بار  
 (راہِ حق سے غم)

## مدح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

یہ مضمون محض ہمیدی نہیں۔ بلکہ دراصل اس رسالہ کے نفس مضمون کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ صلوٰۃ کے معنی دعا کے علاوہ مدح و ثنا اور اظہار عظمت کے بھی ہیں۔ پس آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَاٰیہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حق میں دعائیں کرنے کا یہی حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ آپ کے محمد بیان کرنے اور آپ کی عظمت شان کے اظہار کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے یہ حکم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسانات کی شکر گزاری کے لئے دیا گیا ہے۔ بسا کہ حضرت مسیح بنوعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

”آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر آپ پر درود بھیجیں۔“ (اخبار اکبر جلد ۱۰ ص ۲۱۷) اور شکر گزاری کے حقیقی طریقے ہی دونوں میں یعنی حسن کی مدح و ثنا اور حسن کے لئے دعا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا وَدِعَ (ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

صلوٰۃ۔ لفظ صلوٰۃ کے معنی کتب لغت میں تسبیح مل لکھے ہیں۔ حسن ثنا یعنی بہترین تعریف۔ رحمت۔ مسلسل طور پر رحمت کرتے چلے جانا۔ دعا۔ استغفار۔ تخریر و برکت کے لئے دعا کرنا۔ تسبیح۔ تعظیم و تکریم۔ برکت بخشنا۔ برکت چاہنا۔ لزوم اردو ام۔ اول رہنا۔ گھر و دور وغیرہ میں دوم نمبر پر رہنا۔ بہترین حالتیں کا بلا فصل اور بلا توقف قائم ہو جانا و لفظی معنی بعد میں آنے والے فرد کا ایسا طور پر بلا فصل ساتھ ہی آپہنچنا کہ گویا پہلے فرد کی ساتھ دوسرا فرد دیکھا رہا ہے) نماز۔ مسجد یعنی عبادت گاہ مسجد



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَكِينَةَ  
 أَنَا أَلْعَاهِمْ وَن. فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ مَا أَرَيْنَا قَوْمًا أَهْذَلُ مِنْ كَثِيرٍ  
 وَلَا أَحْسَنَ مِمَّا سَأَلَتْ مِنْ قَدِيرٍ  
 عَنْ قَوْمٍ عَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ  
 لَقَدْ كَفَوْنَا الْوُفَاةَ وَاشْرَكُونَا  
 فِي الْمَهْنَةِ حَتَّى لَقَدْ خِضْنَا أَنْ  
 يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَادَعُونِي  
 اللَّهُ لَهُمْ وَأَشْيَيْتُمْ عَلَيْهِمْ. (جامع  
 ترمذی الباب الزبد)

روایت ہے۔ کہ جن ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وعلیٰ آلہ وسلم کے سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے  
 تھے۔ انہی ایام میں ایک دفعہ مہاجرین نے آنحضرت  
 کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کیا رسول اللہ جن  
 لوگوں کے پاس ہم آکر اترے ہیں۔ ان سے بڑھ کر  
 کوئی فرارخ دل اور ہمدردی کرنے والا ہم نے نہیں  
 دیکھا جس کے پاس مائی وسعت تھی۔ اس نے اپنے پیڑمال  
 کو ہالے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور جو وسعت نہیں رکھتا  
 اس سے دوسرے رنگ میں کمال دہجہ کی ہمدردی سے کام  
 لیا ہے۔ محنت خود کرتے ہیں۔ اور اپنے سامان معیشت  
 میں ہیں بھی برابر کے حصہ دار بناتے ہیں۔ یہی تو اندیشہ ہو  
 کہ سارا کام سارا اجر وہی نہ لیا جائے۔ اور ہم کہیں محروم بھی نہ  
 رہ جائیں۔ جنہوں نے اس کے جواب میں فرمایا کہ جب تک تم ازب  
 لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعاں ادا نہ کرو گے تا کہ اللہ تعالیٰ  
 ان کو تنگ لیا نہیں ہوگا (بلکہ تم بھی ویسا ہی اجر پاؤ گے)

اس کے علاوہ آیت اِنَّا ارْسَلْنَاكَ شَاحِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔ لَتَوْفِّقُنَا  
 بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعَزَّ رُوكُ وَتُوقِفُ رُوكُ وَتُسَبِّحُوكَ بِكُرَّةٍ وَارْتِيْلًا دَرَجَةً  
 ترجمہ :- (اے نبی) ہم نے تمہیں اپنی ہستی کا اور اپنی باتوں کا، گواہ و رحمتوں کی،  
 بشارت دینے والا اور (عذاب سے) آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ (لوگوں کو)  
 تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لادو۔ اور اس (رسول) کی مدد کرو۔ اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح و  
 شام اس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کرو، کی رو سے بھی ہر مومن کے لئے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے محامد کو پھیلا نا اور آپ کی مدح و ثناء اور عظمت شان کا اظہار کرنا اسی طرح  
 ضروری ہے۔ جیسا کہ آپ پر درود بھیجنا ضروری ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی مَحَمَّدٍ



(۳) وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ.

(آل عمران رکوع ۹)

(۴) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ (آل عمران رکوع ۹)

(۵) فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا يَوْمَئِذٍ

يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَخَصَّوْا الرَّسُولَ لَوْلَا سُبُحَّ الْأَرْضِ وَلَا يَكْفُومُونَ اللَّهُ حَدِيثًا نَاوَعًا

(۶) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِنُذَكِّرَ بِالْآيَاتِ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَادْعِ اللَّهَ وَابْتَغِ الْوَسِيلَةَ إِلَى اللَّهِ وَابْتَغِ الْوَسِيلَةَ إِلَى اللَّهِ وَابْتَغِ الْوَسِيلَةَ إِلَى اللَّهِ

لَهُمُ الرِّسُولُ لَوْجِدُوا اللَّهَ لَوْجِدُوا اللَّهَ لَوْجِدُوا اللَّهَ

اور یاد کرو) جب اللہ نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ میں نے تمہیں جو بھی کتاب اور حکمت دی ہو (۳) خود کتنی ہی عظیم الشان کیوں نہ ہو، اسکے بعد تمہارا پاس دیا تمہارے پیروؤں کے پاس، جو ایسا رسول آئے کہ وہ دیکھے اس (کلام کے دعوں) کو دلچسپ کر کے اسے سچا ثابت کر دے اور اسے جو تمہارا پاس ہو تو تمہارے لئے اور تمہارے پیروں کے لئے، پس ایمان لانا اور اسکی مدد کرنا لازم اور ضروری ہوگا۔

اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے جو تمہیں اللہ کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ تم ان کے لئے نرم دل واقع ہو رہے ہو۔

جب ہم ہر ایک قوم میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ اور ان (تمام) پر تمہیں گواہ ٹھہرائیں گے اسوقت ان کی کیا حالت ہوگی۔ اس روز اس رسول کے منکر اور نافرمان لوگ متناکر ہیں گے کہ کاش میں زمین سے پوند کر دیا جائے۔ اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے۔

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے ہامی لئے (بھیجا ہے) کہ اللہ کے احسن سے اسکی فرمانبرداری کی جائے۔ اور اگر یہ لوگ (ایسا کرتے کہ) جب ان سے اپنے آپ پر ظلم ہوتا۔ تو (اسے قبول) تمہارے پاس اگر اللہ کی بخشش کے طالب ہوتے اور اللہ کا یہ رسول ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے

بخشش فرماتا ہے کہ ہر ایک امت سے بندہ ایمان کے نبی کے یہ عہد لیا گیا تھا۔ (حقیقۃ الوحی مفہوم، حاشیہ)

رَحِيمًا وَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ  
 حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ  
 بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي  
 أَلْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ  
 وَيُسَلِّتُوا تَسْلِيْمًا لَوْ أَنَّا  
 كُنْنَا عَلَيْهِمْ إِنَّا أَقْتُلُوهُمْ أَوْ  
 أَخْرَجُوهُمْ مِن دِيَارِكُمْ  
 مَا فَعَلْنَا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ  
 وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ  
 بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيْتًا  
 وَإِذْ أَلَيْنَاهُم مِّنْ كَدِّهَا أَجْرًا عَظِيمًا  
 وَلَهْدَيْنَاهُم صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا  
 وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ  
 مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ  
 النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشَّاهِدِ  
 وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا  
 ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ  
 عَلِيمًا (نار کو رک ۹)

رہ، وَاِنْ كَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَمَّا يُدْرِكُ عَظِيمًا۔  
 (نار کو رک ۱۰)

بخشش پاتا۔ توہ یقیناً اللہ کو بہت ہی درجہ حرمت  
 کرنے والا در حد معصیت پر رخصت کرنے والا پاتے ہیں  
 دے (رسول) تمہارے رب کی قسم ہے کہ جب تک  
 یہ (لوگ) ایسا نہیں کریں گے کہ ہر اُس نزع میں  
 جو ان میں پیدا ہو۔ تم سے فیصلہ کی درخواست کریں  
 پھر جو بھی تم فیصلہ کرو۔ انکے متعلق اپنے سینوں  
 میں کوئی تنگی نہ پائیں۔ اور (مصلحہ) پورے طور پر بہت  
 اچسی طرح تسلیم کر لیں یہ ممکن نہیں بنیں گے۔ اور اگر  
 ہم انہیں حکم دیتے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو۔  
 یا اپنے گھول (اور اپنے وطن) سے چلے جاؤ۔ تو ان  
 میں سے چند افراد کے سوا کوئی ایسا نہ کرتا۔ اور اگر یہ  
 لوگ اس نصیحت پر چلتے جو انہیں کی جاتی ہے۔ تو ان کے  
 حق میں بہتر ہوتا۔ اور ان کی ثابت قدمی کا بہت بڑا ثواب  
 ہوتا۔ اور اس صورت میں ہم انہیں یقیناً بڑا عظیم انعام  
 انجودیتے اور ایک درست راستے پر انہیں قائم  
 کر دیتے۔ اور جو لوگ اللہ کی اور اس کے رسول کی  
 فرمانبرداری کریں گے۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہونگے  
 جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔ یعنی انبیاء و صدیقین  
 شہداء اور صالحین اور یہ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔  
 یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔ اور اللہ بخشنے والا  
 کافی ہے۔

اِسے رسول (تم پر) اللہ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔



وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ  
عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ  
أَصْرَهُمْ وَالْأَعْلَالَ الَّتِي كَانَتْ  
عَلَيْهِمْ قَالَ الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَ  
عَزَّوْهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا  
النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ الْوَلَايَةُ  
لَهُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ تِلْكَ آيَاتُهَا النَّاسُ  
إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي  
لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا  
إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَلْيَنْوُوا  
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي  
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبَعُوهُ  
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (اعراف ۶۷-۷۰)

۱۱. وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ  
اللَّهَ رَمَى (انفال ۲۷)  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا  
لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا  
يُحْيِيكُمْ (انفال رکوع ۳)  
يَوْمَ كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

ان کے بوجھوں کو ان پر سے اتارتا ہے۔ اور ان  
پھندوں کو بھی ان سے دور کرتا ہے۔ جن میں  
وہ پڑے ہوئے تھے۔ سو جو لوگ اس پر ایمان  
لائے ہیں۔ اور اس کی تعلیم و تکریم کرتے اور اس کی  
مدد کرتے ہیں۔ اور جو نور اس کے ساتھ اتارا  
گیا ہے۔ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ وہی مفلح  
ہوں گے (۱۷) رسول لوگوں سے کہہ دو۔  
کہ میں اللہ کی طرف سے جو آسمانوں اور زمین کا  
مالک ہے۔ تم سب کی طرف رسول ہوں۔  
اسکی سوا کوئی بھی چیز پرستش کے قابل نہیں  
ہے۔ وہ جلالتا اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ پر اور اسکی  
اسی رسول اور نبی پر جو اللہ پر اور اسکی تمام  
باتوں پر ایمان رکھتا ہے۔ ایمان لاؤ۔ اور اسکی  
پیروی کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اور (۱۷) رسول جو کچھ تم نے چلایا تھا، جب (دیکھا کہ)  
تم چلا رہے تھے۔ تو اسے (در حقیقت) تم نے  
نہیں بلکہ اللہ نے چلایا تھا۔  
آئیے مومنو! اللہ کا حکم مانو۔ اور اس کے  
رسول کا حکم بھی (مانو) جب وہ تمہیں بلائے  
کیونکہ وہ تمہیں زندگی بخشتا ہے۔

(اسے پیغمبر) ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ تم ان لوگوں میں

وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ  
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

(انفال رکوع ۴)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ  
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (انفال ع)  
(۱۵) اذْذَنْ خَيْرَ لَكُمْ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ  
وَيَوْمَئِذٍ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةً  
لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

(توبہ ع ۸)

(۱۶) إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ  
لَّهُمْ (توبہ ع ۱۳)

(۱۷) لَقَدْ جَاءَكَ رَسُولٌ مِنْ  
أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ  
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ  
رَّحِيمٌ (توبہ ع ۱۶)

(۱۸) قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى  
اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ  
اتَّبَعَنِي (يوسف رکوع ۱۲)

(۱۹) كَتَبْنَا إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ

موجود ہو۔ اور پھر اللہ انہیں عذاب دے۔

اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ وہ تو استغفار کر رہے

ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دیتا چلا جائے

۱۳ اسے نبی (اللہ تعالیٰ کی مدد) تمہارے لئے بھی

کافی ہے۔ اور ان مومنوں کے لئے بھی جنہوں

نے تمہاری پیروی اختیار کر لی ہے۔

۱۵ (لوگو! اس نبی کا کان) تمہارے حق میں بہتری

کا کان (ہے وہ) اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور

مومنوں کا کہنا سنا ہے۔ اور تم میں سے جو لوگ

رہے طور پر، ایمان لائے ہیں۔ ان کے لئے

۱۶ (اس کا وجود مجھ) رحمت ہے۔

۱۷ (اے رسول) تمہاری دعا ان کے حق میں

تسکین کا موجب (اور سہارا) ہے

۱۸ (اے لوگو! تمہارے پاس خود تمہی میں سے

ایک رسول آیا ہے۔ جسے تمہاری تکلیف

دست (شاق) گزرتی ہے۔ وہ تمہاری بھلائی

کا بہت ہی خواہشمند ہے۔ مومنوں پر بہت ہی

شفقت اور رحمت رکھتا ہے۔

۱۹ (اے رسول! لوگوں سے) کہہ دو۔ کہ یہ میری راہ

۱۹ ہے (اور میں بھی بعیرت پر قائم ہو کر تمہیں اللہ کی طرف

بل رہا ہوں۔ اور جو میرے پیرو ہیں۔ وہ بھی۔

۱۹ (اے رسول) اس کتاب کو ہم نے اسے لکھی (تبارک

النَّاسِ مِنَ الظَّالِمِينَ اِلَى  
التَّوْبِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلَى صِرَاطِ  
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اللّٰهُ الَّذِي  
لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ  
(۲۰) لَعَنَ لَكَ اِسْمُكَ لَنِي  
سَكَرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ

(محرع ۵)

(۲۱) عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ  
مَقَامًا مَّحْسُودًا (اسراء۔ ۹۶)  
(۲۲) اِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَثِيْرًا  
(۲۳) لَعَلَّكَ بِاِحْمٍ تَفْسَلُ  
اَعْلٰى اَنْ اَرٰهُمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا  
الْحَدِيْثِ اَسْفَا رَكِبْتَ (۱)  
(۲۴) وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً  
لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء۔ ۷۷)

(۲۵) مِثْلُ نُوْرٍ كَمِشْكُوْةٍ  
فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ  
فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهُ  
كُوْكَبٌ دُرِّيُّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ

ہے۔ کہ سب لوگوں کو تم ان کے رب کے حکم  
سے ظلمتوں میں سے نکال کر نور کی طرف دہنی  
اس غائب اور تمام تعریفوں کے مالک اللہ  
کی راہ کی طرف لاؤ۔ جو سب فوں اور زمین  
کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔  
(۱) (نہ رسول، تمہاری پاک زندگی کی قسم ہے  
کہ یہ رنگ بھی اپنی (بد) مستی میں پڑے  
بھک رہے ہیں۔

دائے رسول، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں  
مقام محمود پر رکھ کرے۔

دائے رسول، اس کا تم پر بہت بڑا فضل ہے  
دائے پیغمبر، اگر یہ رنگ (ایمان نہ لائے۔ تو  
تم شاید ان کے پیچھے اور ان کے غم میں اپنے آپ  
کو ہلاکت تک پہنچا دو۔

اور اسے پیغمبر، ہم نے تمہیں تمام اقوام  
عالم (اور تمام مخلوق) کے لئے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے

اس کے (یعنی اللہ تعالیٰ کے) نور کی مثال ایسی  
ہے۔ جیسے ایک طاق ہو۔ جس میں ایک روشنی چراغ  
درکھا ہو۔ وہ چراغ ایک قندیل میں ہو۔ اور  
قندیل ایسی ہو کہ گویا وہ موٹے موتیوں کا سا  
ایک درخشاں ستارہ ہے۔ اس چراغ کو



مُبَارَكَةً زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضْفَىٰ ۖ وَلَوْ كُمْ تَمْسَسُهُ نَارُ نَوْرَعِي نُوْرٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورٍ مَّن يَشَاءُ وَيُفَرِّبُ اللَّهُ الْأُمْتَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ رَّبِّي بَيُّوتِ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعُ وَيَذْكُرَ فِيهَا اسْمُهُ۔

(نور ع ۵)

(۲۶) أَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ

تَرْضَوْا (نور ع ۷)

(۱) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ

يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ

اللَّهَ كَثِيرًا (احزاب ع ۳)

(۲۸) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ

مِّنْ جُلَاكُمُ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَ

خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ایک مہارک درخت (کے تیل) سے روشن رکھا جاتا ہے۔ جو زیتون کا درخت ہے۔ مگر ایسا کہ نہ مشرق میں اس سا کوئی درخت پایا جاتا ہے۔ نہ مغرب میں۔ جس کے تیل کو آگ نہ چھوئے۔ تو بھی وہ خوب نور ہے روشن ہو جائیگا۔ ایک نور پر دوسرا نور (اترا) ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے۔ اپنے نور کا راستہ دکھا دیتا ہے۔ اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ لوگوں کو (سمجھانے کیلئے) بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز کو کامل طور پر جانتا ہے (یہ نور) ان گھروں میں (اترا) ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا ہے۔ کہ انہیں اونچا کیا جائے اور ان میں صبح و شام اس کے نام کا ذکر ہو۔

(اے لوگو! ہمارے) رسول کی فرمانبرداری

کیو۔ تاکہ تم پر رحمت نازل ہو۔

(اے لوگو!) اللہ کے رسول میں تمہارے بھائی دتم

میں سے، ان لوگوں کے لئے جو اللہ سے امید

اور آخرت کے دن سے ہیں اور اللہ کو بہت

یاد کرنے والے ہوں۔ بہترین نمونہ (پایا جاتا) ہے۔

(اے لوگو! محمد رسول اللہ علیہ وسلم تمہاری رشتہ کی

رہ سے) تمہارے رسول میں سے کسی کے بھی باپ

نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے

خاتم ہیں۔ اور اللہ ہر ایک چیز کو خوب جانتا ہے۔ اے لوگو! جو مومن ہو۔ اللہ (کے اس احسان کو)

اٰمَنُوْا اَللّٰهُ ذَكَرًا كَثِيْرًا وَّ  
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاٰمِيْلًا هُوَ  
الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهٗ  
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى  
النُّوْرِ وَاٰمَنُوْا بِرَبِّكُمْ  
رَحِيْمًا تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ  
سَلَامٌ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا  
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَٰهِيْدًا  
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَعِيَا اِلَى  
اللّٰهِ بِاٰذِنِهٖ وَسِرًّا جَٰمِئًا  
(احزاب رکوع ۵)

۲۶۱ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ  
عَلَيَّ النَّبِيُّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
سَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا  
اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ  
لَنَعْتَبَنَّ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاٰخِرَةِ  
وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا (احزاب ۵۶)  
۲۶۲ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَّ  
يُخَوِّتُكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهِ  
(درغ ۴۸)

بت اچھی طرح اور کثرت سے یاد کیا کرو۔ اور صبح  
و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ وہی ہے کہ  
وہ اور اس کے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں  
تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور میں لائے  
اور وہ مومنوں پر رحمت پر رحمت کرے گا  
ہے۔ وہ جس روز اس سے ملیں گے انہیں  
سلام کا تحفہ ملے گا۔ اور اس نے ان کے  
لئے داس نبی کے طفیل بہت باعزت اجر  
تیار کر رکھا ہے۔ اسے نبی ہم نے ہمیں گواہ  
بشارت دیئے والا و خطرات سے آگاہ کر نوالا  
اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلا نوالا۔ اور  
نور بخش چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

۲۶۱

اللہ اور اس کے تمام فرشتے اس نبی پر درود  
بھیجتے ہیں۔ (پس) اسے لوگو ا جو ایمان رکھتے  
ہو تم بھی، اس پر درود اور سلام بہت بخوبی  
کے ساتھ بھیجا کرو۔ جو لوگ اللہ کو اور اس کے  
رسل کو ایذا دیتے ہیں۔ ان پر دنیا و آخرت میں  
اللہ کی لعنت ہے۔ اور ان کے لئے اس نے  
رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے  
کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور (اکثر)  
یہ لوگ، ہمیں ان سے ڈرانے ہیں۔ جو اس کی فیر ہیں۔

(۳۱) قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا  
عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ  
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ  
(زمر رکوع ۶)

۳۱  
اے رسول اپنے کچھ پیروں کو کھدو کر کے  
میری غلامی اختیار کرنے والوں جنہوں نے اپنی  
جانوں پر ظلم کیا ہے۔ تم اللہ کی رحمت سے  
ناامید مت ہو۔ اللہ (تمہارے) تمام گناہ  
بخش دیکھا۔ وہ بہت ہی بخشنے والا (اور) رحمت  
پر رحمت کرنے والا ہے

(۳۲) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا  
وَنَذِيرًا لِّلْمُؤْمِنِينَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَلِتُذَكِّرُوا آلَ تَوْقِوٰةٍ وَتَسْبَحُوْهُ  
مَبْكُرَةً وَأَصِيلًا إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ  
إِنَّمَا يَبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ  
أَيْدِيهِمْ -

۳۲  
اے نبی، ہم نے تمہیں (اپنی ہستی کا اور اپنی  
باتوں کا) گواہ اور عذاب کو لوگوں کو، آسمانہ کنیوالا بنا کر بھیجا ہے  
تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لؤ  
اور اس کی مدد کرو۔ اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح و شام  
اس کی (یعنی اللہ کی) تسبیح کرو۔ جو لوگ تمہارا ماتہ پر بیعت  
کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا  
ماتہ ان کے ماتھوں پر ہوتا ہے۔

(فتح رکوع ۱)

(۳۳) إِنَّا لَنَكْتُبُ بِأَعْيُنِنَا رُجُومَ  
(۳۴) وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ - مَا  
مَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ  
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ - إِنْ  
هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۖ عَلَّمَهُ  
شَدِيدُ الْقُوَىٰ - ذُو مِرَّةٍ  
فَأَسْتَوَىٰ - وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ

۳۳  
اے رسول تم ہماری حفاظت میں ہو۔  
جب ثریا غروب کی طرف مائل ہو۔ تو اس کی قسم  
(یعنی شہادت بتاتی ہے۔ کہ) یہ تمہارا رفیق  
نہ تو کسی (اعتقاد) گمراہ ہوا ہے۔ اور نہ (ھلکا) بدراہ  
ہو اور نہ ہی وہ نعمانی خواہش کے ماتحت بولتا  
ہے۔ (بلکہ جو کچھ وہ بیان کرتا ہے) وہ محض وحی  
ہے۔ جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔ اے زبردست  
قوتوں والے (اور) بڑے طاقت والا (مسموع) حقیق  
نے تعیم دی ہے۔ اس لیے اس نے اس حالت میں

ثُمَّ دَنَا فَتَدَنَى - فَكَانَ  
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى -  
فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا  
أَوْحَىٰ - مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ  
مَا رَأَىٰ -

(نجم رکوع ۱)

(۳۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا  
اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ  
كَفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ  
وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ  
بِهِ وَيَخَفِزْكُمْ - وَاللَّهُ غَفُورٌ  
رَحِيمٌ -

(حدید رکوع ۴)

(۳۶) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي  
الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو  
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ  
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ  
وَالْحِكْمَةَ تَوَرَّانَ كَالْأُولَىٰ  
مِنْ قَبْلِ لِي ضَلِّي مَبِينِ

اعتدال پایا ہے۔ یعنی افراط و تفریط سے بالکل  
پاک ہے، کروہ جیسے بلند تر مقام پر ہے۔ پھر وہ  
(اور بھی) قریب ہوا۔ پھر وہ جھک گیا۔ پھر وہ دو کمانوں  
کے (اتصال سے پیدا ہوئی) اے، دائرہ رکے دہن کی  
طرح ہو گیا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قریب ہو گیا، یعنی  
سر کی نقطہ پر پہنچ گیا۔ تب اس (معلم حقیقی) نے اپنے  
اس رہنما پر دہن کے ذریعہ جو نازل کرنا چاہا کیا۔  
جو کچھ (اُس کے) دل کو نظر آیا۔ ایسے کوئی خطا واقع نہیں ہو

۳۵ اے لوگو جو مومن ہو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار  
کرو۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ ایسا  
کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا  
دوہرا حصہ دے گا۔ اور تمہیں ایک خاص  
نور عطا کرے گا۔ جو دھڑکاؤ لگے۔ تمہارے ساتھ  
رہے گا۔ اور تمہاری تعمیر میں بخشش لگاے گا۔ اور تمام  
کمزوریاں دور کر دے گا) اور اللہ بہت ہی بخشنے والا  
(اور ہر رحمت پر رحمت کرنے والا ہے۔

۳۶ وہی ہے۔ جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے  
ایک رسول بھیجا ہے۔ جو انہیں اسکی آیات  
پڑھ کر سنا تا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے۔  
اور کتاب اور حکمت کی انہیں تعلیم دیتا ہے  
اور اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گزری  
میں پڑے ہوئے تھے۔ اور کچھ اور لوگوں  
کو بھی (وہ تعلیم دے گا اور پاک کرے گا)

وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا  
بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ  
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ  
الْعَظِيمِ - (حمد رکوع ۱)

(۳۷) وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ  
مَمْنُونٍ وَإِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ  
عَظِيمٍ (تلم رکوع ۱)

(۳۸) لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ  
يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ  
عَلَيْهِ لِبَدًا - (رجن رکوع ۱)

(۳۹) وَالصَّحَىٰ وَالْيَلِيلُ إِذَا سَجَىٰ  
مَا وَدَّ عَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ  
وَلَا أَمْرٌ إِلَّا خَيْرٌ لَّكَ مِنَ  
الْأَوَّلَىٰ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ  
رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ - (ضحیٰ)

(۴۰) أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ  
وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِي

جو انہی میں سے ہوں گے۔ وہ ابھی ان سے  
نہیں ملے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا  
ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہے  
دے گا۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا  
ہے۔

اور اسے رسول تمہیں یقیناً ایسا اجر ملے گا۔  
جو کبھی بند نہیں ہو گا۔ اور تم یقیناً نہایت عظیم الشان  
اخلاق رکھتے ہو۔

جب اللہ کا بندہ (نمازیں پکڑا ہو کر اس کے حضور میں  
کہا ہو تو میں (پہ کو دپڑتے اور اس) سے آدینختہ  
ہونے کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

چاشت کے وقت کی ادنیٰ رات کی جب وہ  
چھا جاتی ہے تم (یعنی شہادت بتاتی) ہے کہ اس کو  
شہادت کہ تمہیں چھو نہیں دیا۔ اور نہ ہی وہ تجھ سے ناراض  
ہوا ہے۔ اور تمہاری پیچھے آنی والی گھڑی  
پہلی گھڑی سے تمہارے حق میں بہتر ہوگی۔  
اور تمہارا رب تم پر اپنی خاص عطا کرے گا۔ جس سے  
تم خوش ہو جاؤ گے۔

کیا یہ درست نہیں کہ ہم نے تمہیں شرع صدر  
بخشا ہے۔ اور تمہارے اس بوجھ کو تم سے اتار

دیا ہے۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی تھی۔ اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔

اے رسول، ہم نے تمہیں بہت ہی خیر و برکت عطا کی ہے۔ پس تم اپنے رب کے لئے نمازیں پڑھو۔ اور قربانی ادا کرو۔ تمہارا دشمن ہی ابتر رہے گا۔

أَنْقَمَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. (الشرح)

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ  
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ  
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ اِلَّا بِئَرُ  
(کوثر)

## مدح نبوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں

(ترجمہ از مرتب رسالہ) تم خوشی و فرحی سے چلو۔ کہ تمہارے عروج و اکرام کا وقت آ گیا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تحقیقی نسبت رکھنے والی جماعت کا قدم بہت ہی بلند اور سب سے اونچے منار پر خوب مضبوطی اور استحکام سے جا پینچا ہے۔ اور یہ تمام بڑا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان سے ہیں۔ جو نہ صرف غیر نبی برگزیدہ لوگوں کے بلکہ انبیاء کے بھی سردار ہیں۔

(ترجمہ و تفسیر از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشا ہے۔ اور یہ تمام برکت محمد مصطفیٰ سے ہے۔ پس بہت ہی برکتوں والا ہے جس نے

۱) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار (حقیقتہ الوحی صفحہ ۸۳)

۲) یُلْقِ الرُّوحَ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَارِكُ مَنْ عِلْمٌ وَتَعَلَّمَ - خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔  
 (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶)

اس بندہ کو تعلیم دی۔ اور بہت ہی برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی اور اس کے محسوس کرنے اور نبوت کی مہر نے جس میں شدت قوت کا فیضان ہے۔ بڑا کام کیا ہے یعنی تیرے معبود ہونے کے دو باعث ہیں۔ (۱) خدا کا ضرورت کو محسوس کرنا اور آنحضرتؐ کی مہر نبوت کا فیضان۔

ایضاً بصورت منظوم

بزرگان دوہم سے احمد کی شان ہے  
 جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۲

پُر حاشیہ - یہ وحی الہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا۔ کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے۔ اور خدا کی مہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمال سے نبوت بخشی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔  
 (حقیقۃ الوحی - حاشیہ صفحہ ۹۶ و ۹۷)

مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بر زبان عربی

يَعْنِي إِلَهَ الْخَلْقِ كَالْقَمَانِ

لوگ تیری طرف پیاسے کی طرح دھڑسے آتے ہیں

تَهْوِي إِلَيْكَ الزُّمُرُ بِالْكَيْرَانِ

لوگ کوزے لئے تیری طرف بھاگے آرہے ہیں

تَوَزَّتْ وَجْهَ أَبَرِّ وَالْعُزْرَانِ

تو نے ویرانوں اور آبادیوں کا چہرہ روشن کر دیا

مِنْ ذَلِكَ الْبَدْرِ الَّذِي أَصْبَانِي

اس بدر کی خبریں سنیں جس نے مجھے اپنا دیوانہ بنایا ہے

وَتَأَلَّمَ امْنِ لَوْعَةِ الْهَجْرَانِ

اور جدائی کی جلن سے دکھ اٹھا کر (چلاستے ہیں)

وَأَرَى الْغُرُوبَ تَسِيلُهَا الْعَيْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں

كَالنَّيِّرَيْنِ وَلَوْرَ الْمَلَوَانِ

آفتابِ ہبتاب کی مانند اور جس رات اور دن روشن ہو

أَهْدَى الْهُدَاةِ وَأَشْجَعَ الشَّجْعَانِ

سب راہوں سے بڑھ کر راہی اور سب بہادریوں پر بڑھ کر بہادری

شَانَا يَفُوقُ شَمَائِلَ الْإِنْسَانِ

جو انسانی صفات سے بڑھ کر ہے

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللَّهِ وَالْعِرْقَانِ

اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے

يَا بَعْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَانِ

اے منعم و منان کے فضل کے سمندر

يَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَالْإِحْسَانِ

اے سن و احسان کے ملک کے آفتاب

قَوْمٌ رَأَوْكَ وَأَمَّتْ قَدْ أَحْبَرْتُ

ایک قوم نے تجھے آنکھ سے دیکھا اور ایک قوم نے

يَبْكُونَ مِنْ ذِكْرِ الْجَبَالِ صَبَابَةً

وہ آپ کے جمال کو یاد کر کے مارے شوق کے رننے میں

وَأَرَى الْقُلُوبَ لَدَى الصَّاحِبِ كَرْبَةً

میں دیکھتا ہوں کہ دل بیکاری سے کھلنے تک آگئے ہیں

يَا مَنْ غَدَرَنِي نُورُهُ وَضِيَاءُهُ

اے وہ جو اپنے نور اور روشنی میں

يَا بَدْرًا يَا آيَةَ الرَّحْمَانِ

اے ہمارے بدر اے رحمان کے نشان

إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ الْمُتَهَيِّلِ

میں تیرے دشتِ پہرہ میں ایک ایسی شان دیکھتا ہوں



وَدَعَا تَدْكُم مَعَهُدَا كَا وَطَان

مالوت و وطنوں کی یاد بھی ترک کر دی

وَتَبَاعَدُوا مِنْ حَلَقَةِ الْخَوَان

اور اپنے بھائیوں کے حلقہ سے دور ہو گئے

وَتَبَرَّعُوا مِنْ كُلِّ نَسَبٍ نَان

اور سب طرح کے فانی، نسلوں سے بیزار ہو گئے

فَتَمَرَّقَ الْأَهْوَاءُ كَا لَوْثَان

ان کی نفسانی خواہشیں بھی دھانچے ہوئی طرح ٹوٹنے لگیں

وَاللَّهُ نَجَّاهُمْ مِنَ الطَّوْفَانِ

اور خدا نے ان کو طوفان سے بچا لیا

فَتَثَبَّتُوا بِعَيْنَيْهِ الْمَنَانِ

مگر وہ خدا کے منان کی مہربانی سے ثابت قدم رہے

فَتَهَلَّلُوا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

مگر کسی مومن فرقان کے موتی یا کراں کے ہیرے تک لٹھے

لِتَمْتَحَ الْأَيُّقَانِ وَالْإِيمَانِ

یقین اور ایمان کی دولت چلنے کو آگے بڑھے

كَالْعَاشِقِ الشَّغُوفِ فِي الْمَيْدَانِ

لڑائی میں بیوقوف کی محبت کی طرح

تَحَتَّ السَّيُوفُ أَرِيْقَ كَالْقَمَرِ بَانِ

تاریکی کی طرح تھوڑے سے چمک بھایا لیا

وَقَدْ أَقْنَعَاكَ أُولُو النَّحْيِ وَبِمَدِّ قَهْمٍ

دانشمندی تیری پیروی کی اور اپنے صدق کی وجہ سے

قَدْ أَتَرَوْكَ وَفَارَقُوا أَحْبَابَهُمْ

انہوں نے تجھے مقدم کر لیا اور اپنے دوستوں کو چھوڑ دیا

قَدْ وَدَّعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَنَفْسَهُمْ

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو چھوڑ دیا

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُولِهِمْ

رسول کی کم کی گئی دلیلیں ان پر ظاہر ہوئیں

فِي وَقْتٍ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِي نَوْرُوا

وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منور ہو گئے

قَدْ هَاضَمَهُمْ ظَلَمُ الْإِنْسَانِ وَضَيْبُهُمْ

لوگوں کے ظلم و ستم نے ان کو چور چور کر دیا

نَهَبَ الْإِلَاحُ نَشْؤَهُمْ وَعِقَارَهُمْ

ادب باتوں نے ان کے مال اور جان بڑھ لوٹ لیں

لَسَحُوا بِمَوْتِ نَفْسِهِمْ وَتَبَادَلُوا

انہوں نے اپنے نفسوں کے گھروں کو خوب صاف کیا

قَامُوا بِأَقْدَامِ الرُّسُولِ بَعَثَ وَهُمْ

رسول کی قدم کی جگہ آوری کے ساتھ میدان میں

قَدَّمَ الرِّجَالُ بِمَدِّ قَهْمٍ فِي حَيْثُ

سوان پہلوانوں کا خون محبت کی راہ میں تلخ تھی

جَاءُواكَ مِنْهُوَ يَنْ كَالْعَمْرِيَانِ

وہ تیرے حضور کوٹے ہوئے اور نگے آئے

مَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرُوثٍ ذَلَّةٌ

تو نے گوبر کی طرح ان کو ایک ذلیل قوم پایا

حَتَّى أَتْنَى بَرْكَمِشِلْ حَدِيقَةٍ

یہاں تک کہ (عرب کا) بگل اس باغ کی مانند ہو گیا

عَادَتْ بِلَادُ الْعَرَبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ

عرب کی زمین دیرانی اور خشکی

كَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغَنَمِ لَا يَنْ

مکہ حجاز زمانہ آہوشم کے عشقیرہ مذکوروں کا جولا نگاہ بنا ہوا تھا مگر تو نے ان کو رحمان میں فانی بنا دیا

شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمِيًّا فِيْهِمَا

دو باتیں تھیں جن میں وہ اندھے ہو رہے تھے

أَمَّا الْبِسَاءُ فَعَبْرًا مَتَّ أَنْكَاحَهَا

عورتوں کی نسبت تو یوں فیصلہ ہوا کہ ان کاوندنگ

وَجَعَلْتَ دَشْكِرَةَ الْمَدَامِ مَحْرَبًا

اور شراب خانوں کو تو نے دیران کر دیا

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنَاطًا وَحَا

بہت سے جو ہم کے ہم سے پی جاتے تھے

كَمْ مُحَدِّثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعَيْدَانِ

بہت سے ہرگز ادھے ساریگیوں سے باتیں کرتے تھے

فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَا حِفِّ الْأَيْمَانِ

جس پر تو نے ایمان کی چادریں ان کو پہنائیں

فَجَعَلْتَهُمْ كَسَيْفِكَ الْعِثْيَانِ

اور سونے کی ڈلی کی طرح بنا دیا

عَذِبَ الْمَوَارِدُ مُمْسِرِ الْأَغْصَانِ

جس کے پٹے شیریں اور درختوں کی شاخیں پھل دار ہوئی

بَعْدَ الْوَجَى وَالْمَحَلِّ وَالْخُسْرَانِ

اور تباہی کے بعد سرسبز ہو گئی

فَجَعَلْتَهُمْ قَانِئِينَ فِي الرَّحْمَانِ

تھا مگر تو نے ان کو رحمان میں فانی بنا دیا

حَسَوُ الْعُقَارُ وَكَثُرَتِ السُّوَابِ

شراب کا پینا اور عورتوں کی کثرت

زُوجَالَهُ التَّحْرِيمِ فِي الْقُرْآنِ

ان کا کلمح حرام کر دیا گیا جنکی حرمت قرآن میں آگئی ہے

كَأَزَلَّتْ حَاتَتُهُمَا مِنَ الْبُلْدَانِ

اور شراب کی دکانیں شہروں سے اٹھا دیں

فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّينِ كَالنَّشْوَانِ

جنہیں تو نے دین کے متوالے کر دیا

قَدْ صَارَ مِنْكَ مَحَدَّثُ الرَّحْمَانِ

جو تیرے طفیل رحمان کے ہم کلام ہو گئے

فَجَذَبَتْهُ جَذْبًا إِلَى الْفُرْقَانِ	كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشْوَةِ تَعَشُّقًا
کون ہے جو اس شان میں تیرے جیسا ہے	بہتر ہے تجھ جو خوشبو دین عورتوں کے مشق میں
مَاذَا يَمَانُ ثَلَاثُ يَهْدُ الشَّانِ	أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُونِ بِجَلْوَةٍ
ذَوْقِ الدَّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْأَحْزَانِ	تُوئے مسریوں کے مردوں کو ایک جلوہ سی زندہ کر دیا
لَذَّتْ كِي بَجَائِ رَاتُونَ مِنْ دَعَاكِ لَذَّتْ اخْتِيَارُ كِي	تَرْكُوا الْغُبُوقَ وَبَدَلُوا أَمِنْ ذَوْقِهِ
قَدْ أَحْصَرُوا فِي شَجْهَاتِهَا كَالْعَائِي	اہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کی
طَوْرًا بَغِيضًا تَارَةً بِسَانِ	كَأَنَّا بَرَنَاتِ الْمَتَانِي قَبْلَهَا
أَوْ شُرْبِ رَاحِ أَوْ خِيَالِ جِفَانِ	اس سے پہلے وہ دتاروں کی مردوں کی محبت میں
رَاضِينَ بِالْأَوْسَارِ وَالْكَدَرَانِ	تَذَكَّانَ مَرْتَعَهُمَ آغَايَ دَائِمًا
حُمُقِ الْحِمَارِ وَوُثْبَةُ السَّرْحَانِ	ہمیشہ ان کی فرحت و خوشی کا میدان راگ رنگ تھا
لَتَفِيئُهُمْ مِّنْ وَجْهِكَ التَّوْرَانِي	مَا كَانَ فِكْرٌ غَيْرُ فِكْرِ عَوَانِ
فِي الْيَمْنَةِ الصَّمَاءِ وَالطُّغْيَانِ	کَاؤُوا كَمَشْغُوفِ الْفَسَادِ بِحِلْمِهِمْ
خداوند کریم کی طرف سے بھیجا گیا	ہو قونی سے فساد کے شہینہ تھے

يَا لَلْفَتَى مَا حُسْنُهُ وَجَمَالُهُ

وہ کیا ہی خوش شکل اور خوبصورت جوان ہے

وَجْهَهُ الْمُهْمِمِينَ ظَاهِرٌ فِي وَجْهِهِ

اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے

فَلَيْذَا أَحَبَّ وَيَسْتَحِبُّ جَمَالُهُ

اسی لئے وہ محبت کرتا اور اس کا جمال اس لائق ہے کہ تمام

سُجَّحٌ كَرِيمٌ بَاذِلٌ خِلَ التَّقَى

خوش گو کریم سخی عاقل تقویٰ

فَاقَ الْوَرَى بِكَمَالِهِ وَجَمَالِهِ

اپنے کمال اور جمال اور جلال اور تازگی دل کے

لَا شَاكَ أَنْ مُحَمَّدٌ أَخِي الْوَرَى

بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ

كَمُتْ عَلَيْهِ مِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ

ہر قسم کی نفیست کی ہفتیں آج کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچا رہی ہیں

وَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا كَرْدَافَةٌ

اللہ کی قسم آنحضرت شاہی دربار کے گلشن کی طرح ہیں اور

هُوَ فَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَمُقَدَّسٍ

آپ ہر مطہر اور مقدس کا فخر ہیں

هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُتَقَرَّبٍ مُتَقَدِّمٍ

آپ ہر آگے بڑھنے والے متقدم سے افضل ہیں

رَبَّنَا كَيْفَ يُصْبِي الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

جبکی خوشبودل کو ریحان کی طرح شیفہ کر لیتی ہے

وَسَمُونُهُ لَمَعَتْ بِهَذَا الشَّانِ

اور اس کی شان سے خدا کی شان نمایاں ہو گئی ہے

شَفَقَابِهِ مِنْ رُمَّةِ الْأَخْدَانِ

مدستوں کو چھو کر اسی کے جمال سے دل بسک پیدا کیا ہے

خِرْقَتِي وَكَفَاقِ طَوَائِفِ الْفِتْيَانِ

کریم الطبع اور تمام اسفندیار سے بڑھ کر سخی

وَجَلَالِهِ وَجَنَانِهِ السَّرْيَانِ

سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے

رَيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةِ الْأَعْيَانِ

برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہیں۔

خَمَمَتْ بِهِ نِعْمَاءُ كُلِّ رَمَانٍ

میں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں۔

وَبِهِ الْوُصُولُ بِسَدَّةِ السُّلْطَانِ

آپ ہی کے ذریعہ سے دربار سلطان میں رسائی ہو سکتی ہے

وَبِهِ يُبَاهِي الْعَسْكَرُ الرُّوحَانِي

اور روحانی لشکر کو آپ ہی کے وجود پر بنا رہا ہے

وَالْفَعْلُ بِالْغَيْرَاتِ لَا يَزْمَانِ

اور فضیلت کا اعزاز غیروں پر سزا ہے نہ کہ زمانہ پر

وَالطَّلَّ قَدْ يَبْدُوْ اَمَامَ السَّوَابِلِ

چنانچہ ہکامینہ مولا دار بارش سے پہلے آتے ہیں

بَطْلٌ وَحَيْثُ كَلَّ تَطْلِيْشُ سَهَامُهُ

آپ کی گمانہ پہلوان ہیں آپ کے تیر کسی خطا نہیں کا

هُوَ جَتَّةٌ اَرِيْ اَرِيْ اَشْمَارُهُ

آپ کی گمانہ ہیں میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے پھل

الْفَيْنَةُ بَحْرُ الْحَقَائِقِ وَالْهُدَى

میں نے آپ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا

قَدْ مَاتَ عَيْسَى مُطَرِّقًا وَنَبِيْنَا

عیسیٰ مہ چپ چاپ گر گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاللّٰهُ اَيُّ قَدْ رَأَيْتُ جَمَالَهُ

قسم بھائی نے آپ کا جمال

هَإِنْ تَطْلَيْتَ ابْنَ مَرْيَمَ عَالِشًا

دیکھو اگر تم ابن مریم کو زندہ سمجھتے ہو۔

اَفَاَنْتُ لَا قِيَتَ الْمَسِيْحَ بِقَطْعَةٍ

کیا تم کہیں بیداری میں مسیح سے ملے ہو

النَّظَرُ اِلَى الْقُرْآنِ كَيْفَ يَبْتَدِئُ

قرآن کو دیکھو کہ وہ کیسے صاف اسکی صحت کا ذکر کرتا ہے

فَاعْلَمْ اَنَّ الْاَعْيَشَ لَيْسَ بِتَابِتٍ

جان لو کہ حیات کا کوئی ثبوت نہیں ہے

فَالطَّلَّ طَلَّ لَيْسَ كَالْتَهْمَاتِ

لیکن ہکامینہ اور جھڑی میں بڑا فرق ہے

ذُوْ مَصْمِيَّاتٍ مُّوْبِقُ الشَّيْطَانِ

آپ کی نشان دہیوں کے ہاں ہر شیطان کے ہاں ختمہ ہیں

وَقَطُوفُهُ قَدْ ذَلَّلَتْ رَجَنَارِيْ

اور غوطے میرے دل کے قریب کے گئے ہیں۔

وَرَأَيْتُهُ كَالدَّرِي فِي السَّمْعَانِ

اور جبکہ دم میں آپ کو موتی دیکھا

حَيُّ غَارِيْ اِنَّهُ وَ اِنَارِيْ

زندہ ہیں اور بخدا وہ مجھ سے ملے بھی ہیں

بَعِيُوْنَ جَسْمِي قَاعِدَ اِبْمَاكِنِيْ

دیدہ سر سے اپنے مکان میں بیٹھے دیکھا ہے

فَعَلَيْكَ اِثْبَاتًا مِّنَ الْبُرْهَانِ

تو دلیل سے ثبوت پیش کرنا تمہارا فرض ہے

اَوْ جَاءَكَ الْاَنْبَاءُ مَن يَغْلُظَانِ

یا کسی جیسے جاگتے نے تمہیں خبر دی ہے کہ وہ زندہ ہیں

اَفَاَنْتَ تَعْرِضُ عَنْ هُدَى الرَّحْمٰنِ

کیا تم رحمن کی ہدایت سے منہ پھرتے ہو

بَلْ مَاتَ عَيْسَى مِثْلَ عَبْدٍ فَاَنْ

بلکہ (حضرت) عیسیٰ ایک فانی بندہ کی طرح فوت ہوئے

وَبَيْتُنَا حَيٍّ وَآتِي شَاهِدٌ

اور ہمارے بنی زندہ ہیں اور میں گواہ ہوں

وَرَأَيْتُنِي رُفِعَانَ مُمَرِّي وَجْهَهُ

میں نے آغاز جوانی میں آپ کا چہرہ دیکھا

إِنِّي لَقَدْ أَحْيَيْتُ مِنْ أَحْيَائِهِ

میں آپ کے زندہ کرنے سے زندہ کیا گیا ہوں

يَا رَبِّ مَسِّ عَلَى نَيْتِكَ دَائِمًا

اے میرے رب اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیج

يَا سَيِّدِي قَدْ جِئْتُ بِابْنِكَ لِأَهْفَا

میرے آقا میں سخت غمزدہ ہو کر تیرے دروازہ پر حاضر ہوا ہوں

لِيَقْرِئَ سَهَامَكَ قَلْبُ كُلِّ مُحَارِبٍ

تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چید تے ہیں

لِللَّهِ دُرُّكَ يَا إِمَامَ الْعَالَمِ

آنسو بہی تجھے اے امام جہاں

الْفُرَّاءِي بِرَحْمَةٍ وَتَحَنُّنٍ

مجھ پر رحم اور محبت کی نظر کر

يَا حَبِيبَ إِلَهِكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةَ

اے میرے پیارے تیری محبت میری جان

مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَا حَذِيقَةَ بَهْجَتِي

تیرے منہ کی یاد سے اے میری خوشی کے باغ

وَقَدْ انْقَطَعَتْ قَطَارِمَتُ اللَّعْيَانِ

اور میں آپ کی ملاقات کے ثمرات پہرہ مند ہوا ہوں

ثُمَّ النَّبِيُّ يَنْقُطُ لِي لَا قَائِي

پھر آنحضرت بیداری میں مجھ سے ملے

وَاهَا لِعَجَازٍ فَمَا أَحْيَا نِي

سبحان اللہ کیسی اعجاز ہے اور میں بھی کی خوب زندہ ہوا ہوں

فِي هَذَا الدُّنْيَا وَبَعَثْتَ ثَانٍ

اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی

وَالْقَوْمُ بِالْكَفَارِ قَدْ أَذَانِي

اور قوم نے مجھے کافر کہہ کر سخت ستایا ہے

وَلَيْشَجَّ عَزْمُكَ هَامَةَ الثَّعْبَانِ

اور تیرا عزم اژدہاؤں کے سر کو کھتا ہے

أَنْتَ السَّبُّوْقَى وَسَيِّدُ الشَّجْعَانِ

تو سب سے بڑھا ہوا اور شجاعوں کا سر رہے

يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْقَرُ الْغُلَمَانِ

اے میرے آقا میں تیرا ایک نابیر غلام ہوں

فِي مُهْجَتِي وَمَدَارِي وَجَدَانِي

میرے سر اور دماغ میں ارجح گئی ہے

لَمَّا خَلَّ فِي لَحْظٍ وَلَا فِي أَنْ

میں کسی ایک لحظہ بھی خارج نہیں رہتا

يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيْرَانِ

اے کاش مجھ میں ایسے کی قوت ہوتی

(آئینہ کلمات اسلام)

جِسْمِي لَطِيئَةُ اَيْلَافٍ مِنْ شَوْقٍ عَلَا

میرا جسم شوق غالب کے سبب تیری طرف اڑا جاتا

اَيْضًا

عَيْنُ الْهُدَى مُفْنِي الْعِدَا

وہ ہدایت کا چشمہ اور دشمنوں کو فنا کر دینا ہے

بَحْرُ الْعَطَايَا وَالْجِدَا

بخشنش اور سخاوتوں کا سمندر ہے

فِي كُلِّ وَصْفٍ حَمْدًا

ہر بات میں اس کی تعریف کی گئی ہے

وَحُسْنُهُ يُرَوَّى الْمَدَا

اور اس کا حسن پیاس کو بجھا تا ہے

لِلنَّاسِ اِيْمَانًا مَسْهُدًا

سوتوں کو جگمگانے والا اور کوئی نہیں دیکھا

وَالْمُقْتَدَا وَالْمُجْتَدَا

اور مقتدا ہے اور اس کے مجتہد و عطا طلب کیجا کرتے

فِي وَبْلِهِ حَيِّينَ النَّدَا

اسکی سخاوت کے وقت کھمچی کی گئی ہیں

مِنْ جَوْدِ هَذَا الْمُقْتَدَا

اسی مقتدا کی بارش کی وجہ سے بھول گیا ہے

(کرامات العادقین)

يَا قَلْبِي اذْكُرْ اَحْمَدًا

اے میرے دل اُتد کو یاد کر

بِرُّكَرِيمٍ مُحْسِنٍ

نیک ہے کریم ہے محسن ہے

بَدْرٌ مَنِيْرٌ رَاحِرٌ

چودھویں کا چاند ہے نورانی ہے روشن ہے

اِحْسَانُهُ يُفِي الْقُلُوبَ

اس کا احسان دونوں کو مائل کرتا ہے

مَا اِنْ رَأَيْنَا مِثْلَهُ

ہم نے اس جیسا

الْمُصْطَفَى وَالْمُجْتَبَى

دو، مصطفیٰ ہے اور مجتبیٰ ہے

جَمِعَتْ مَرَاتِمُ الْهُدَى

ہدایت کی بارشیں اسکی بارشیں ہیں

لَيْسَى اَزْمَانٍ رِهَامَةً

زمانہ اپنی آہستہ آہستہ مسلسل بارش کو

## ایضاً بزبان فارسی

در بارہ عظمت شان کمال فیضان شفقت و برکات محبت و اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱ آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے	در دلم جوشد ثنائے سرورے
۲ آنکہ در خوش واصلی آن دلبرے	آنکہ جانش عاشق یار ازل
۳ آنکہ حقیقت پروریدہ در برے	آنکہ مجذوب عنایات تقدست
۴ آنکہ در لطف آئم یکتا درے	آنکہ در برتر و کرم بحسب عظیم
۵ آنکہ در فیض و عطا ایکہ خاورے	آنکہ در جود و سخا ابو بہار
۶ آن کہ در وجود حق را منظر ہے	آن رحیم و رحیم حق را آیتے
۷ ازشت روز را میکانہ خوش منظر ہے	آن رخ فرخ کہ یک دیدار او
۸ صدر درون تیر و راجون اختر ہے	آن دل روشن کہ روشن کردہ است
۹ رحمتہ زان نہبت عالم پرورے	آن مبارک پے کہ آمد ذات او

دل میرے دل میں ایک سردار کی تاج و تخت مار رہی ہے۔ جو خوبی پر دنیا کوئی ہمسرہ نہ پا سکتا، جسکی پا  
یار ازل (خدا تعالیٰ) کی عاشق ہے۔ اور جس کی درج اس دلبر سے وصل رکھتی ہے (۲) مسکونہ آسمان کی  
عنایتوں نے اپنی طرف کیجئے لیا۔ اور نیچے کی طرح اپنی گود میں پالہ (۳) جو نیکی اور بخشش میں ایسا بڑا منہ  
ستہ۔ اور کامل مہربانی میں یکتا حق کی طرح) ہے (جسکی نظیر نہ ہو) (۵) جو غادت کرکٹ میں موسم بہار (۶)  
بادن ہے۔ اور جو فیض اور عطائے آفتاب کا متاب (۷) کا مشرق ہے۔ (۶) جو تیرم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا  
نشان ہے۔ جو اکیم ہے اور خدا تعالیٰ کی بخشش اسکی وجہ دین ظاہر ہوئی ہے۔ (۷) وہ مبارک ہے جسکی  
ایک نمودیکہ لیا بصورت کہ خوش شکل بنا دیتا ہے (۸) وہ دل روشن کرکٹ میں مار لیسے دلوں کو جو باہر  
ستارہ کی طرح روشن کر دیا (۹) وہ مبارک قدم جسکا وجود رب العالمین کی طرف سے مجسم رحمت میں کو آتا



۱۰	احمد آخر زماں کو نور او	۱۰	شد دل مردم ز خورتا باں ترے
۱۱	از بنی آدم فزوں تر در جہاں	۱۱	وز لآئی پاک تر در گوہرے
۱۲	بر لبش جاری ز حکمت چشمہ	۱۲	در دلش پر از معارف کوثرے
۱۳	بہر حق داماں ز غیرش بر فشاں	۱۳	تا نئے او نیست در بحر و برے
۱۴	آں چراغش داد حق کش تا ابد	۱۴	نے خطر نے غم ز باد صرصرے
۱۵	پہلوان حضرت رب جلیل	۱۵	بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے
۱۶	تیر او تیزی بہر میداں نمود	۱۶	تیغ او ہر جا نمودہ جوہرے
۱۷	کرد ثنابت بر جہاں عجز بتاں	۱۷	وا نمودہ زور آں یک قادرے
۱۸	تا ناماں بے خبر از زور حق	۱۸	بت ستاؤ بت پرست دبت گرے
۱۹	عاشق صدق و سداد و راستی	۱۹	دشمن کذب و فساد و ہر شرے

(۱۵) اس سردار کا نام احمد آخر زمان ہے۔ جسکی نور سے لوگوں کے دل سورج سے بھی زیادہ چمکنے لگے۔  
 (۱۱) وہ آدم کی اولاد میں سے سب سے بڑھ کر صاحب جمال ہے اور اپنی اصیبت میں موتیوں سے بھی زیادہ پاک ہے۔  
 اسکی ہونٹوں پر حکمت کا چشمہ جاری ہے۔ اسکی دل میں حقائق اور معارف سے بھرا ہوا ایک کوثر ہے۔ (۱۲)  
 کے لئے خدا کے غیر سے اسنے اپنا دامن خالی کر دیا۔ تیری اور خشکی میں اسکا کوئی ثانی نہیں ہے۔ (۱۳) خدا تعالیٰ نے اسکو ایک ایسا چراغ دیا ہے کہ ہمیشہ کیلئے اس چراغ کو کسی آندھی سے بجھنے کا کوئی خطرہ اور غم نہیں ہے۔ (۱۴)  
 خدا تعالیٰ کا پہلوان ہے اپنی کمر پر شوکت اور رعب کی توار باندھے ہوئے (۱۵) اسی کے ہر ایک میدان میں اسکی تیرنے اپنی تیزی دکھائی ہے۔ اسکی توار نے ہر ایک مقام پر اپنی کاٹ کا جوہر دکھایا ہے۔ (۱۶) تمام دنیا کے لوگوں پر اسکی توجہ کا عجز ہوتا ثابت کر دیا اور خداوند مقتدر کا زور اسنے کھوار رکھا دیا ہے۔ تاکہ کوئی تیرنکی ترین اور پست  
 کوئی تیرا اور بے پایاں خدا تعالیٰ کی طاقت سے بے خبر نہ رہے۔ (۱۷) حجاز اور راستی اور کئی است کا عاشق اور جوہر اور  
 فساد اور ہر ایک برائی کا دشمن۔

نواجہ و مرعاج زل را بندہ ۲۰	بادشاہ و بیگیاں را چاکرے
آں تر تمہا کہ خلق ازوے بدید ۲۱	کس ندیدہ در جہاں از مادرے
از شراب شوقِ جانان بیخودے ۲۲	در سرش بر خاک بنہادہ سرے
روشنی ازوے بہر قومے رسید ۲۳	نور او ز شید بر ہر کشورے
آیت رحماں برائے ہر بھیر ۲۴	حجت حق بہر ہر دیدہ درے
نا تواناں را بر حمت دستگیر ۲۵	خستہ جانان را بہ شفقت غمخورے
حسن رویش بہ زماہ و آفتاب ۲۶	خاک کویش بہ ز مشکِ عنبرے
آفتاب و مہ چہ مے ماند بدو ۲۷	در دلش از نور حق صد تیرے
یک نظر بہتر ز عمر جاوداں ۲۸	گرفتہ کس را براں خوش پیکرے
منکہ از محنت ہمید ارم خبر ۲۹	جاں فشانم گرد ہد دل دیگرے

(۳۰) آقا ہو کر عاجزوں کی غلامی اختیار کرنے والا۔ بادشاہ ہو کر بے کسوں کا غلام (۲۱) جو شفقت اور رحمت خلقِ خدا نے اس سے دیکھی ہے دنیا میں کسی نے اپنی ماں کی طرف سے بھی نہیں دیکھی (۲۲) اپنے محبوب کی محبت نشہ میں اپنے آپ سے پیغمبر اس کی یاد میں سر بہ سجود (۲۳) اسی کی روشنی ہر ایک قوم کو پہنچی۔ اس کا نور ہر ایک ملک پر چمکا (۲۴) وہ ہر ایک بیزا کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ اور ہر ایک دیکھے داسے کے لئے خدا تعالیٰ کی مستی کی محبت ہے (۲۵) کمزوروں پر رحم کرے۔ ان کا ہاتھ پکڑنے والا بشک دونکی شفقت سے غمخواری کرنے والا (۲۶) اس کے چہرہ کا جمال چاند اور سورج سے بڑھ کر ہے۔ اس کی گلی کی مٹی مشک اور عنبر سے بہتر ہے (۲۷) سورج اور چاند بھلا اس جیسے کہاں ہو سکتے ہیں۔ اس کی دل میں تو خدا تعالیٰ کے نور کے صہ پاند اور سورج ہیں (۲۸) اس میں کو ایک دندہ دیکھ لیتا۔ ہمیشہ کی زندگی سے بہتر ہے (۲۹) چونکہ مجھے اس کے حق کا علم ہے اس لئے جہاں دوسروں نے اسے انصاف دل دیا ہے۔ وہاں اس پر میں اپنی جان قربان کرتا ہوں

۳۰ ہر زماں مستم کند از ساغرے	یاد آں صورت مرا از خود برد
۳۱ من اگرے داشتم بال و پرے	مے پریدم سوئے کوئے او مدام
۳۲ من سرے دارم بال روقد سرے	لالہ و ریکال چہ کار آید مرا
۳۳ مگو کشاخمے بروز زور آورے	خوبے او دامن دل مے گشدر
۳۴ در اثر مہرکش چو مہر انورے	دیدہ ام کو ہست نور دیدہ ما
۳۵ یافت آں درماں کہ بگزید آں دے	تافت آنروزے کراں روسر تافت
۳۶ کرد در اول قدم گم معبرے	سر کہ بے اوز و قدم در بحر دیں
۳۷ زیں چہ باشد تجھے روشن ترے	آئی و در علم و حکمت بے نظیر
۳۸ جوہرے السال کہ بود آں مضمیرے	شد عیاں از و علی الوجہ الاتم
۳۹ لا جرم شد ختم ہر پیغمبرے	نعم شد بنفس پاکش ہر کمال

(۳۱) اس صورت کی یاد مجھے بخود کر رہی ہے۔ جو مجھے ہر وقت (محبت کی) شربت مست رکھتی ہے (۳۱) اگر میرے پر ہوتے تو میں اگر کسی گلی میں پہنچتا (۳۲) کلاب اور بنیسی کے پھول میرے کس کام۔ میرا قصور تو اسی چہرے اور سر کی لطیف نگار ہوتا ہے (۳۳) اسکی خوبی میرے دل کے دامن کو کھینچ رہی ہے۔ اور ایک زرد دراز چیز مجھے گھسیٹے لئے جارہی ہے (۳۴) میں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ وہی آنکھوں کا فور ہے۔ اسکی محبت تاثیر کے لحاظ سے آفتاب کی طرح ہے (۳۵) اسی شخص کا چہرہ روشن ہوا جس نے اپنا منہ اسکی طرف سے نہیں ہٹایا اور اس شخص نے شفا پائی جس نے اس دروازے کو اختیار کر لیا (۳۶) جس شخص نے اسے الگ ہو کر دین کے سونڈ میں قدم مارا۔ اسنے پہلے ہی قدم میں جاے عبور کو گم کر دیا (۳۷) لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے باوجود علم و حکمت میں بے نظیر اسے شہ کر (اسکے سچا ہونے کی) اور کونسی روشن میں ہو سکتی جو (۳۸) ان کے کوہر کا جو بالکل پوشیدہ تھا اس کے ذریعے۔ دوسری طرح یہ گمان (۳۹) اس کے پاک وجود پر ایک کمال نعم ہوا۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک سمیر کا اختتام ہو گیا۔

آفتاب ہر زمین و ہر زماں ۱۰ رہبر ہر اسود ہر احمر کے  
مجمع البحرین علم و معرفت ۱۱ جامع الاسمین ابرو خادر کے  
سالکوں را نیست غیر از مے امام ۱۲ رہرواں را نیست جزو رہبر کے  
جائے او جائے کہ طیر قدس را ۱۳ سوز دا زانوار آں بال و پر کے  
خلق را بخشید از حق کام جاں ۱۴ دار ثانیہ ز کام اثر در کے  
یک طرف حیراں از و شان وقت ۱۵ یک طرف مبہوت ہر دانشور کے  
نے بعلتش کس رسید و نے بزور ۱۶ در شکتہ کبر ہر متکبر کے  
او چہ میدارد بحد کس نیاز ۱۷ مدح او خود فخر ہر مدحت گر کے  
ہست او در روئے قدس و جلال ۱۸ و از خیال باد حیاں بالاتر کے  
اے خدا بروئے سلام مارساں ۱۹ ہم برا خوانش زہر پیغمبر کے

(۱۰) وہ ہر ایک ملک اور ہر زمانہ کا سورج ہے۔ اور ہر ایک کلمے اور گوشے کا رہنما (۱۱) وہ علم کے سمندر اور معرفت کے سمندر کے جمع ہونے کی جگہ ہے اور اس کے دو نام ہیں ابرہی (جو سورج میں حامل ہوتا ہے) اور مشرق بھی (جو آسمان کا تہا ہے) (۱۲) سالکوں کا اس کے سوا اور کوئی امام نہیں۔ اور راہرواں کو اس کے سوا اور کوئی رستہ دکھانے والا نہیں (۱۳) اس کا مقام وہ مقام ہے کہ اس کے انوار سے طاہر قدس کے دامن جلنے سے پر جلتے ہیں (۱۴) خلقت کو اس کی دلی مراد مطاف ربانی یعنی حق اور راستی۔ اور اس کو ازرا کے منہ سے چھڑایا (۱۵) ایک طرف تو بادشاہان وقت اس کے جاہ و جلال کو دیکھ کر حیران ہیں۔ اور دوسری طرف ہر ایک عقل کا مدھی (اس کے علم اور عقل کو دیکھ کر) ششدر (۱۶) اس کے علم اور اس کی طاقت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکتا ہر ایک متکبر کے غرور کو اس نے توڑ دیا (۱۷) اس کو کیا حاجت ہو کہ کوئی اس کی تعریف کرے۔ اس کی تعریف کرنا خود تعریف کرنا تو اسے کیجئے باعث فخر ہے (۱۸) وہ قدس اور جلال کے باغ میں رہتا ہے۔ اور وہ تعریف کرنے والوں کے خیالات کی رسائی سے بالاتر ہے (۱۹) اے خدا ہمارا سلام اس کو پہنچا۔ اور اس کے بھائیوں کو بھی یہی ہر ایک پیغمبر کو۔

۵۰	اول آدم آخر شاں احمد است	۵۰	اے خنک آنکس کہ بیند آخرے
۵۱	انبیاء روشن گہر ہستند لیک	۵۱	ہست احمد زان ہمہ روشن ترے
۵۲	ماہمہ پیغمبر را چاکریم	۵۲	ہا پیچو خاک کے اوقادہ ہر درے
۵۳	ہر رسولے کو طریق حق نمود	۵۳	جان ماقرباں برآں حق پرورے
۵۴	اے خداوند مہ نخیل انبیا	۵۴	کش فرستادی بہ فضل او فرے
۵۵	معرفت ہم دہ چو بخشیدی دلم	۵۵	سے یدہ زان سال کہ دادی ساغرے
۵۶	اے خداوند بنام مصطفیٰ	۵۶	کاش شدی در ہر مقامے ناصرے
۵۷	دست من گیر از رہ لطف و کرم	۵۷	در مہم باش یا رویا ورے
۵۸	تکیہ بر زور تو دارم گر چہ من	۵۸	ہا پیچو خاکم بلکہ زآں ہم کمترے

(۵۰) ان میں سے سب سے پہلا آدم ہے اور سب سے آخر احمد ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جسے اس آخر میں آنے والے کو دیکھنا نصیب ہو (۵۱) تمام انبیاء و دشمن گوہر و اے میں لکین۔ ان میں سے سب سے زیادہ روشن احمد ہے (۵۲) ہم تمام پیغمبروں کے خادم ہیں۔ مٹی کی طرح ان کے درد اذیے پر پڑے ہو (۵۳) جس رسول نے بھی خدا تعالیٰ کا رستہ دکھایا۔ ہماری جان ایسے حق پرور پر قربان ہے (۵۴) اے میرے خدا! انبیاء کے گروہ کے طفیل جس کو تو نے اپنے بہت بڑے فضل سے بھیجا (۵۵) جب تو نے مجھے دل دیا ہے تو اس کو اپنی معرفت بھی دے۔ اور جس طرح تو نے پیالہ دیا ہے۔ اسی طرح شراب بھی دے (جو اس میں ڈال کہ پوئوں) (۵۶) اے میرے خدا! اس مصطفیٰ کے نام کے طفیل جس کی تو نے ہر مقام میں مدد کی ہے (۵۷) اپنے لطف و کرم سے میری دستگیری کر۔ اور میری مشکل میں میرا مددگار اور حامی ہو (۵۸) مجھے تو تیری ہی طاقت اور زور پر بھروسہ ہے۔ ورنہ میں تو مٹی بلکہ اس سے بھی کم ہوں۔

## ایضاً و عظم شان ہمدردی خلق و برکات اتباع و عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱	چوں زمین آید شنائے سرورِ عالی تبار	عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار
۲	آں مقامِ قرب کو دارد و بدلدار قدیم	کس نداند شانِ آں از او اعلان کردگار
۳	آں عنایتہا کہ محبوبِ ازل دارد بدو	کس بخوابے ہم ندیدہ مثلِ آں اندر دیار
۴	سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہِ عاشقان	آنکہ روحش کردے ہر منزل و وصلِ نگار
۵	آں مبارک پیے کہ آمد ذاتِ با آیات او	رحمتے زان ذاتِ عالم پرورد پروردگار
۶	آں کہ دارد قربِ خاص اندر جنابِ پاکِ حق	آں کہ شانِ او نہ فہم کند ز خاصان و کبار
۷	احمدِ آخرِ زمان کو اولیں را جائے فخر	آخریں را مقتدا و ملجاؤ کہف و نصہار
۸	ہست درگاہِ بزرگش کشتیء عالمِ پناہ	کس نگر در روز محشر جز پناہش رسنگار
۹	از ہمہ چیزے فزوں تر و رہمہ نورِ کمال	آسمانہا پیش اورجِ ہمت او ذرہ وار

۱) مجھ سے اس عالی خاندانِ سرور کی تعریف کس طرح ہو سکے۔ اسکی تعریف سے تو زمین و آسمان بلکہ دونوں جہان عاجز ہیں (۲) اسکی قرب کے مقام کی شان کو جو وہ خدا تعالیٰ کے پاس رکھتا ہے۔ بمقربانِ الہی اور بڑی شان کے لوگوں میں سے بھی کوئی نہیں جانتا (۳) وہ مہربانیاں جو محبوبِ ازل (خدا تعالیٰ) کی اس پر ہیں۔ دنیا میں اس جیسی مہربانیاں کسی نے خواب میں بھی نہیں دیکھیں (۴) وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کا سردار ہے اور عاشقانِ الہی کے گروہ کا بادشاہ۔ اسکی روح نے محبوب کے وصل کی ہر منزل کو طے کیا (۵) وہ مبارک قدم جسکی مجموعہ معجزات ہستی ذاتِ رب العالمین و پروردگارِ عالم کی طرف سے رحمت بن کر آئی (۶) جو خدا تعالیٰ کی جناب میں وہ خاص قرب رکھتا ہے۔ جس کی شان کو خاص اور بڑے لوگوں میں سے بھی کوئی نہیں جانتا، وہ احمدِ آخرِ زمان ہے جو پیمبروں کے لئے فخر کی جگہ ہے۔ اور پچھلوں کا پیشوا جائے پناہ کہف اور قلعہ (۷) اسکی عالیشان بلوگاہ جہان کو پناہ دینے والی کشتی ہے۔ قیامت کے دن کوئی بھی اسکی پناہ کے سوا خلاصی نہیں پائے گا (۸) کمال کی ہر ایک قسم میں ہر ایک چیز سے بڑھ کر ہے۔ اسکی ہمت کی بلندی کے سامنے (تمام) آسمان ایک ذرہ کے برابر ہیں۔

منظہر نور سے کہ پہاں بود از عہد از اں ۱۰ مطلع شمس کے بود از ابتدا راستار  
صدر بزم آسمان و حجتہ اللہ بر زمین ۱۱ ذات خالق را نشانے بس بزرگ استوار  
ہر گد و تار وجودش خانہ یار ازل ۱۲ ہر دم و ہر ذرہ اش پر از جمال دوستدار  
حسن روئے او بہ از صد آفتاب و ماہ تاب ۱۳ فاک کوئے او بہ از صد نافہ مشک تار  
ہستہ ادر عقل و فکر و ہم مردم دور تر ۱۴ کے مجال فکر تا آن محسہ ناپید اکسار  
روح او در گفتنی قول بلی اول کے ۱۵ آدم توحید و پیش از آدمش پیونیدار  
جہان نمود دادن پے خلق خدا و فطرش ۱۶ جاں نثار رستہ جانان بید لاں را نکسار  
اندراں و قتیکہ دنیا پر ز شرک و کفر بود ۱۷ هیچ کس را نغوں نشد دل جزو دل آن شہر یار  
ہیچ کس از خبت شرک رخنہ بت اگہ نشد ۱۸ ایں خبر شد جان احمد را کہ بود از عشق زار  
اُس چہ میداند کہ از ازل نامہ ما باشد نہر ۱۹ کاں شفیعہ کرد از بہر جہاں در کنج غار

(۱۰) وہ اس نور کا مظہر ہے جو ازل سے پوشیدہ تھا۔ وہ اس سورج کا مطلع ہے جو ابتدا سے چھپا ہوا تھا (۱۱) آسمان دالوں کی مجلس کا صدر ہے اور زمین پر خدا کی حجت ہے۔ خدا تعالیٰ کی مہستی کا بہت بڑا اور محکم نشان ہے۔ (۱۲) اس کے وجود کا ہر ایک رنگ دریشہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس کا ہر ایک سانس اور ہر ایک ذرہ محبوب حقیقی کے جہاں سے پر ہے۔ (۱۳) اس کے چہرہ کا حسن صد ہا سورتوں اور چاندوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کی گل کی مٹی تانار کے مشک کے صد ہا غافوں سے بہتر ہے۔ (۱۴) وہ لوگوں کی عقل فکر اور دہر سے بالاتر ہے۔ فکر کی کیا مجال ہے۔ کہ اس ناپید کانرا سمندر تک پہنچ سکے۔ (۱۵) بلی کا لفظ کچھ میں اس کی روح سب سے پہلے تھی۔ وہ توحید کا آدم ہے۔ اور آدم کی پیدائش سے بھی پہلے اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے۔ (۱۶) خدا کی مخلوق کے لئے اپنی جان دینا اس کی فطرت میں تھا۔ وہ شکتہ دل پر اپنی جان قربان کرنے والا اور بیدلوں کا غمی اور تھا۔ (۱۷) اس وقت جبکہ دنیا شرک اور کفر سے بھری ہوئی تھی۔ اس سرور عالم کے دل کے سوا اور کسی کا دل رنج اور غم سے نگہیں کر خون نہ ہو (۱۸) کوئی شخص بھی شرک کی ناپاکی اور بت پرستی کی پلیدی سے واقف نہ ہوا۔ اس بات کا صدف احمد کو پتہ لگا۔ جو عشق سے نڈھال تھا۔ (۱۹) کسی کو اس آہ و زاری کی کیا خبر اور کیا علم۔ جو اس شفیعہ الموزنی نے لوگوں کے لئے غار حرا کے گوشہ میں کی۔

۷۰	کندر آں غارے در آورش جزین دلفکار	من نمیدانم چه درک بود و اندوه و غم
۷۱	نے ز مردن غم نہ خوف کشر دم دے بیم مار	نے ز تاریکی توخش نے ز تنہائی ہراس
۷۲	نے بچم خویش میلش نے بنفس خویش کار	کشتہ قوم و فدائے خلق و قربان جہاں
۷۳	شد تضرع کار او پیش خدا لیل و نہار	نعرہ ہر درد سے زدا زپئے خلق خدا
۷۴	قدسیاں رانیز شد چشم از غم آں اشکبار	سخت شوئے بر فلک افتاد ز آل عجز و دعا
۷۵	شد نگاہ لطف حق بر عالم تار یک و تار	آخر از عجز و مناجات و تضرع کردشش
۷۶	بود خلق از شرک و عسایاں کور و کور ہر دیار	در جہاں از معصیت با بود طوفان عظیم
۷۷	بیمج دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار	ہمچو وقت نوح دنیا بود پیر از ہر فساد
۷۸	پس تسلی کرد ہر روح محمد کردگار	سر شیا طیس را تسلط بود ہر روح و نفس
۷۹	آنکہ ہر نوع انسان کرد جان خود متار	مستبث او پریمہ سرخ و سپاہر ثابت است

(۷۰) میں نہیں جانتا کہ وہ کیسا درد اور دکھ اور غم تھا۔ جو اس کو اس غار میں ٹپکن اور دلفکار بنا کر لایا (۷۱) نہ تار کی کی وجہ سے کچھ گھبراہٹ ہوئی نہ تنہائی کی وجہ سے کچھ ڈر پیدا ہوا۔ نہ جان کے خطرہ کی کوئی پروا کی۔ اور نہ راسخ یا بچھوکا خوف کیا (۷۲) غم مخلوق کا کشتہ ملک پر خدا اور خلق خدا پر قربان نہ اسے اپنے جسم کا خیال تھا نہ اپنی جان کی پروا تھی (۷۳) خدا کی مخلوق کے لئے درد سے بھرے نعرے مارتا تھا۔ خدا کے آگے رات دن گواہ و نااسکا کام تھا (۷۴) اس عاجزی اور دعاؤں سے آسمان پر سخت شور مچا گیا۔ اس کے غم سے فرشتے بھی رونے لگے (۷۵) آخر کار اسکی عاجزی اور آہ و زاری اور دعاؤں سے خدا اٹھانے نے اپنی مہربانی کی نگاہ اندھیری دنیا پر ڈالی (۷۶) دنیا میں گناہوں کا بہت بڑا طوفان آیا ہوا تھا۔ ہر ملک کے لوگ خدا اٹھانے کی نافرمانی اور شرک کی وجہ سے اندھے اور بہرے ہو رہے تھے (۷۷) نوح کے زمانہ کی طرح دنیا ہر ایک خرابی سے بھری ہوئی تھی۔ کوئی دل بھی تاریکی اور گرد و غبار سے نہ تالی نہ تھا (۷۸) ہر ایک روح اور جان پر شیطانوں کا ہی قابو تھا۔ ایسے حال میں خدا اٹھانے نے محمد کی روح پر اپنی تجلی کی (۷۹) دنیا کے تمام لوگوں پر اس کا احسان ثابت ہے۔ اس نے انسان کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔



۳۰	یا نبی اللہ توئی خورشید رہے مائے ہدیٰ	۳۰	بے تونار دروہرا ہے عارف پر سیرگار
۳۱	یا نبی اللہ لب تو چشمہ جان پر وراست	۳۱	یا نبی اللہ توئی در راہ حق آموزگار
۳۲	آں یکے جوید حدیث پاک تو ازید و عمر	۳۲	وال دگر از خود ولانت بشنود بے انتظار
۳۳	زندہ آں شخصے کہ نوشد جرعه از چشمہ است	۳۳	زیرک آں مرویکہ کرد است اتباع اختیار
۳۴	عارفان را ہتہائے معرفت علم برخت	۳۴	صادقان را منتہائے صدق بر شقت قرار
۳۵	بے تو ہرگز دولت عرفان نئے یا بد کے	۳۵	گر چہ میرد در ریاضت لا وجہ بے شمار
۳۶	نیکہ براعمال خود بے عشق رویت اپنی است	۳۶	غافل از رویت نہ بیند روئے نیکی زینہار
۳۷	در دمے حاصل شود نوے ز عشق رسو تو	۳۷	کاں نباشد سالکاں را حاصل اندر روزگار
۳۸	از عجائب کئے عالم ہر چہ محبوب خوش است	۳۸	شان آں ہر چیز بنیم در وجودت آشکار
۳۹	نوشتر از دوران عشق تو نباشد سیح دور	۳۹	خوشتر از وصف و مدح تو نباشد سیح کار

(۳۰) اے اللہ کے نبی تو ہی ہدایتوں کی راہوں کا سورج ہے۔ تیرے بغیر کوئی بھی عارف اور پر سیرگار رستہ نہیں پاسکتا (۳۱) اے اللہ کے نبی تیری باتیں جان بچھنے والا چشمہ ہے۔ اے اللہ کے نبی خدا کی راہ کا تو ہی دکھانے والا ہے (۳۲) ایک وہ شخص ہے جو تیری باتیں زید اور عمر کے پاس سے ڈھونڈتا ہے۔ ایک وہ شخص ہے جو بغیر انتظار کے تیرے منہ سے خود سنتا ہے (۳۳) وہی آدمی زندہ ہے جو تیرے چشمہ سے پانی پیتا ہے۔ وہی آدمی عقلمند ہے جس کی تیری اتباع اختیار کی ہے (۳۴) عارفوں کی معرفت کا انتہا تیرے حسن کا علم ہے۔ سچوں کی سچائی کا کمال تیرے عشق پر استقامت ہے (۳۵) معرفت کی دولت تیرے بغیر کوئی بھی نہیں پاتا۔ خواہ کتنی ہی محنت اور کوشش کرے (۳۶) تیرے عشق کے بغیر اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا بیوقوفی ہے۔ جو تجھ سے غافل ہے وہ نیکی کا منہ ہرگز نہیں دیکھیگا (۳۷) تیرا عاشق ہو کر فوراً ایسا نور حاصل ہوتا ہے۔ جو سالکوں کو اپنے طور پر ساری عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتا (۳۸) دنیا کے مجاہدات میں سے جو چیز بھی اچھی ہے۔ اس کی شان تیرے وجود میں نہیں کھل پاتا (۳۹) جو وقت تیرے عشق میں گزرے اس وقت سے بہتر اور کوئی وقت نہیں۔ تیری شان اور تعریف سے اچھا اور کوئی کام نہیں۔

منکہ رہ بردم بخوبی ہائے بے پایان تو ۱۰ جاں گدازم بہر تو گر دیگرے خد متگذار  
 ہر کے اندر نماز خود دعائے مے کند ۱۱ من دعا ہائے برد بابر تو لے باغ دیہار  
 یا بنی اللہ فدائے ہر سرسروئے تو ام ۱۲ وقف راہ تو کنم گر جاں دہندم صد سزار  
 اتباع عشق رویت از رہ تحقیق حسیست ۱۳ لکھیمائے ہر دے اکسیر ہر جاں فگار  
 دل اگر خون نیست از بہت چہ چیز است آندے ۱۴ ورنہ تونگر دد جاں کجا آید بہ کار  
 دل نئے ترسد بمہر تو مرا از موت ہم ۱۵ پایداری مابین خوش میروم تپائے دار  
 راغب اندر رحمتت یا رحمتہ اللہ آدمیم ۱۶ ایک چوں ما بردر تو صد ہزار امیدوار  
 یا بنی اللہ تشار روئے محبوب تو ام ۱۷ وقف راہت کردہ ام این سرکہ بروش است بار  
 تابن نور رسول پاک را بنمودہ اند ۱۸ عشق او در دل ہی جوشد چو آب از آبشار  
 آتش عشق از دم من بجوہرتے مے جہد ۱۹ ایک طرف اے ہمد ماں خام از گرد و جوار

۱۰) چونکہ مجھے تیری بے انتہا خوبیوں کا علم حاصل ہو گیا ہے۔ اس لیے اگر دوسرا خد متگذار ہے۔ تو میں تیرے لئے اپنی جان پیش کر دینا ہوں (۱۱) ہر شخص اپنی نمازیں کوئی نہ کوئی دعا کرتا ہے۔ لیکن اسے باغ و بہار میں تو تیرے ہی پھولوں پھولوں کے لئے دعا کیا کرتا ہوں (۱۲) اے اللہ کے نبی میں تو تیرے روئیں روئیں پر قربان ہوں۔ اگر مجھے لاکھ جانیں بھی ملیں تو تیری راہ میں وقف کر دوں (۱۳) تحقیقات کے بعد یہ بات پختہ طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ تیری اتباع اور تیرا عشق ہر ایک دل کے لئے کیمیا ہے اور ہر ایک کچلی ہوئی جان کیلئے اکسیر ہے (۱۴) جو دل تیرا عاشق نہ ہو وہ کس کام کا۔ اور جو جان تجھ پر تشار نہ ہو وہ کس کام کی (۱۵) تیری محبت میں میرا دل موت سے بھی نہیں ڈرتا۔ میری ثابت قدمی دیکھ کہ کس طرح خوش خوش رسول کی طرف جا رہا ہوں (۱۶) اے اللہ کی رحمت ہم تیری رحمت امیدوار ہیں کہ تیری طرف آئے ہیں۔ تو وہ ہے۔ کہ ہم جیسے لاکھوں امیدوار تیرے دروازے پر پڑے ہیں (۱۷) اے اللہ کے نبی میں آپ کے پیائے چمکے پتھر پر قربان ہوں۔ میں نے اپنا سر جو میرے کندھوں پر ہے۔ تیری راہ میں وقف کر دیا ہے (۱۸) جبکہ رسول پاک کا نور مجھے دکھلایا گیا ہے تب سے میرے دل میں اسکا عشق ایسا جوش مارتا ہے جیسے آبشار کا پانی (۱۹) اس عشق کی آگ میری سانس سے اس طرح شعلہ مارتی ہے جیسے بجلی۔ آپ کے عاشقوں میرے پاس سے ہٹ جاؤ (ایسا نہ ہو کہ جھلے جاؤ)

بر سرِ وجد است دل تا دید روئے او بخواب ۵۰  
 صد ہزاراں یوسف بنیم دریں چاہِ ذوق ۵۱  
 تاجدارِ ہفت کشور آفتابِ شرق و غرب ۵۲  
 کامراں آں دل کہ زد در راہ او از صدقِ کام ۵۳  
 یانہی اللہ جہاں تار یک شد از کفر و شرک ۵۴  
 مینم افوارِ خدا در روئے تو اے دلبرم ۵۵  
 اہل دل ہمند قدرتِ عارفان دانند حال ۵۶  
 ہر کسے دارد سرے باد برے اندر جہاں ۵۷  
 از ہمہ عالم دل اندر روئے خوبت بستہ ام ۵۸  
 زندگانی چیت جان کردن براہ تو فدا ۵۹  
 ابراہن کے دوش سرش جان و سر و رویم نثار  
 فالِ مسیحِ ناصری شد از دم او بیخمار  
 بادشاہِ ملک و ملت ملجا و ہر خاکسار  
 نیک بخت آں سر کہ میداد سر آں شہسوار  
 وقت آں آمد کہ بنائے رخ خورشید دار  
 مست عشقِ روئے تو بنیم دل ہر ہوشیار  
 از دوشتم شیراں پنہاں نورِ نصف النہار  
 من فدائے روئے تو لے دستانِ گلخوار  
 برو وجود خویش تن کردم وجودت اختیار  
 رشکاری چیت در بند تو بودن میدوار

۵۵) جبکہ یہ رسولِ خوب میں اسکی شکل دیکھی ہے تب سے دھڑک رہا ہے۔ میرا سر اور میری جان اور  
 منہ تیرے سر اور منہ پر قربان ہیں لاکھوں یوسف اسکی چاہِ ذوق میں دیکھ رہا ہوں۔ اور لاکھوں  
 اسکی دم سے مسیحِ ناصری بن گئے ۵۶) وہ سات ولایتوں کا تاجدار اور مشرق اور مغرب کا آفتاب  
 ہے۔ ملک اور ملت کا بادشاہ ہے۔ اور ہر ایک خاکسار کی جائے پناہ ۵۷) کامیاب ہے وہ دل  
 جسے سچائی سے اس کی راہ میں قدم مارا۔ خوش نصیب ہے وہ سر جس میں اس شہسوار کا شوق بھرا ہوا  
 ہے ۵۸) اے اللہ کے نبی دنیا کفر اور شرک سے تار یک ہو گئی۔ اب وقت آگیا ہے کہ آپ سورج سا چمکا  
 اپنا چہرہ دکھلائیں ۵۹) اے میرے پیارے میں آپ کے منہ پر خدا تعالیٰ کے افوار کچھ رہا ہوں۔ ہر ہوشیار  
 کا دل میں آپ کے عشق میں مست دیکھ رہا ہوں ۶۰) آپ کا مرتبہ اور آپ کا حال اہل دل اور عارفان  
 ہی جانتے ہیں۔ چمکا ڈروں کو دوہر کا سورج نظر نہیں آتا ۶۱) دنیا میں ہر کسی کا کوئی مذکوئی معشوق ہے  
 لیکن اے خوبصورت چہرے واسے معشوق میں تو مجھ پر ہی فدا ہوں ۶۲) سارے جہان سے  
 اپنا دل ہٹا کر میں نے آپ کے ساتھ ہی لگایا ہے۔ اور اپنے وجود پر آپ کے وجود کو میں نے مقدم کر لیا  
 ہے ۶۳) آپ کی راہ میں جان کو فدا کرنا اصل جینا ہی ہے۔ شکار کی طرح تیری قید میں رہنا اصل  
 آنا دی ہی ہے۔

تا وجودم هست خواہد بود عشقت در دلم ۶۰ تا دلم دوران نخل دارد بہ تو دار و مدار  
یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار ۶۱ عشق تو دارم ازاں روزے کہ بودم شیر خواہ  
ہر قدم کاندر جناب حضرت بیچوں زدم ۶۲ دیدمت پنہاں معین حامی و نصرت شعار  
در دو عالم نسبتے دارم بہواز بس بزرگ ۶۳ پرورش دادی مرا خود بھیچو طفلی در کنار  
یا دکن و قتیکہ در شغم نمودی شکل خویش ۶۴ یاد کن ہم وقت دیگر کا مدی مشتاق دار  
یا دکن آں لطف و رحمتہا کہ با من داشتی ۶۵ دال بشارتہا کہ میدادی مرا از کردگار  
یا دکن وقتے چو بنمودی بہ بیداری مرا ۶۶ آں جمائے آں نئے آں صورتے رنگ بہار  
ایضاً در عظمت شان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد است امام و چراغ ہر دو جہاں ۱ محمد است فرو زندہ زمین و زماں  
خدا نگویش از ترس حق مگر خدا ۲ خدا نااست وجودش برائے عالمیہاں

(۶۰) جب تک میرا وجود ہے آپکا عشق میرے دل میں رہے گا۔ جب تک میرے دل میں فانی گردن کرتا رہے گا  
آپکا ہی عاشق رہے گا (۶۱) اے اللہ کے رسول میں پختہ عہد کے ساتھ آپ کے چہرے کا فانی ہوں۔ میں  
تو اسدن سے آپکا عاشق ہوں جیکہ ماں کی گود میں دودھ پیتا تھا (۶۲) جو قدم بھی میں نے خدا تعالیٰ کی نگاہ  
کی طرف اٹھایا ہے۔ اس میں میں نے آپ کو پوشیدہ طور پر (پنا) حامی اور مددگار پایا ہے (۶۳) دونوں  
جہانوں میں میں آپ کے ساتھ بہت بڑی نسبت رکھتا ہوں آپ نے خود مجھے پنچے کی طرح اپنی گود میں  
پالا ہے (۶۴) اس وقت کو یاد کرو جیکہ آپ نے کشت میں مجھے اپنی شکل دکھائی۔ اس دوسرے وقت  
کو بھی یاد کرو جب آپ مشتاق کی طرح میرے پاس آئے (۶۵) اپنی ان عنایتوں اور مہربانیوں کو بھی یاد کرو  
جو آپ مجھ پر کیا کرتے تھے۔ اور ان بشارتوں کو بھی یاد کریں جو آپ مجھے خدا کی طرف سے دیا کرتے تھے  
(۶۶) اس وقت کو بھی یاد کریں جب آپ جگنے کی حالت میں مجھے اپنا رنگ بہار چہرہ اور جمال اور اپنی  
صورت دکھلائی تھی۔

ایضاً ان محمد دونوں جہان کا امام اور چراغ ہے۔ محمد زمین و زمان کو روشن کرنے والا ہے۔ (۶۲) میں  
خدا کے خوف کی وجہ سے اُسے خدا تو نہیں کہہ سکتا لیکن خدا کی قسم اس کا رجوع تمام مخلوق کے لئے خدا

ایضاً در برکات محبت و اتباع و عظمت شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عجب نوریت در جان محمد	۱	عجب لعلیت در کان محمد
ز ظلمتہا دلے آنکہ شود صاف	۲	کہ گردد از محبت ان محمد
عجب دارم دل آں ناک نازا	۳	کہ روتا بند از خوان محمد
ندانم هیچ نفسے در دو عالم	۴	کہ دارد شوکت و شان محمد
خدا ز آل سینہ بیز ارست صدار	۵	کہ بہت از کینہ داران محمد
خدا خود سوز دآں کرم دنی را	۶	کہ باشد از عدوان محمد
اگر خواہی نجات از مستی نفس	۷	بیا در ذیل مستان محمد
اگر خواہی کہ حق گوید شنایت	۸	بشو از دل ثنا خوان محمد
اگر خول ہی دیلے عاشقش باش	۹	محمد بہت بر مان محمد
سرے دارم فدائے خاک احمد	۱۰	دلم ہر وقت قربان محمد

(۱) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے۔ محمد کی کان میں عجیب لعل ہے۔ (۲) تاریکیوں سے دل اٹھو صاف ہوتا ہے جب محمد کے عاشقوں میں سے ہو جائے (۳) مجھے ان کینوں اور اذیتوں کے دل کی حالت پر عجیب آتا ہے جو محمد کے دسترخوان سے منہ پھرتے ہیں (۴) مجھے دونوں جہان میں ایسا انسان کوئی نظر نہیں آتا جو محمد کی شان و شوکت رکھتا ہو (۵) خدا تعالیٰ اس آدمی سے بالکل بیزار ہے جو اپنے دل میں محمد کا کینہ رکھتا ہو (۶) خدا تعالیٰ اس دلیل کیڑے کو خود ہی تباہ کر دیگا جو محمد کا دشمن ہو (۷) اگر تو نفس کی بدستی سے نجات پانا چاہتا ہے تو محمد کے متوں کے ذیل میں آ جا (۸) اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تیری تعریف کرے تو تو جان و دل سے محمد کا ثنا خوان ہو (۹) اگر تو ایسا بات کا شوق چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا کیونکہ محمد اپنی دلیل آپ ہے (۱۰) میرا سر محمد کا پاؤں کے برابر خدا ہے۔ میرا دل ہر وقت محمد پر قربان ہے۔

۱۱	بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم	۱۱	نشارِ روئے تابانِ محمد
۱۲	دریں رہ گر گشندم در بسوزند	۱۲	نتابم روزِ ایوانِ محمد
۱۳	بکارِ دین نترسم از جہانے	۱۳	کہ دارم رنگِ ایمانِ محمد
۱۴	بسے سہلست از دنیا بریدن	۱۴	بیادِ حسن و احسانِ محمد
۱۵	فدا شد در ریش ہر ذرۂ من	۱۵	کہ دیدم حسنِ پنهانِ محمد
۱۶	و گر استادِ رانامے ندانم	۱۶	کہ خواندم دردِ بستانِ محمد
۱۷	بدیگر دلبرے کارے ندارم	۱۷	کہ ہستم کشتہ آں محمد
۱۸	مرا آں گوشہ چشمے بباید	۱۸	نخواہم جز گلستانِ محمد
۱۹	دل زارم بہ پہلوئم مجوید	۱۹	کہ بستیمش بدامانِ محمد
۲۰	من آں خوش مرغ از مرغانِ قدیم	۲۰	کہ دارد جا بہ بستانِ محمد
۲۱	تو جانِ مامنور کردی از عشق	۲۱	فدایت جانم اے جانِ محمد

۱۱) رسول اللہ کے زلفوں کی قسم کہ میں محمد کے رنجِ تابان پر شمار ہوں (۱۲) اس راہ میں خواہ مجھے قتل کیا جائے خواہ جلایا جائے۔ میں محمد کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیر دینگا (۱۳) دین کے کام میں میں ستم جہان کے لوگوں سے بھی ہنسی ڈالتا۔ کیونکہ مجھ پر محمد کے ایمان کا رنگ بڑھا ہوا ہے (۱۴) دنیا کی آلودگی سے رنجات پاؤ اور اس سے قطع تعلق کر۔ محمد کے حسن اور احسان کی یاد سے بالکل آسان ہو جاتا ہے (۱۵) میرا ہر ذرہ اس کی راہ میں فدا ہو گیا۔ کیونکہ میں نے محمد کے پوشیدہ حسن کو دیکھ لیا (۱۶) میں کسی دوسرے سے کافانام نہیں جاتا۔ سونگو میں نے محمد کے مدرسہ میں ہی تعلیم پائی ہے (۱۷) مجھے کسی دوسرے معشوق سے واسطہ نہیں۔ میں تو محمد کی ادھاکا کستہ ہوں (۱۸) میں تو اس کی ایک انگڑی کا طالب ہوں۔ خواہ گوشہ چشم سے ہی کول رہو۔ محمد کے رانگ کے سوا مجھے کسی اور رانگ کی ضرورت نہیں (۱۹) بے غصہ حال دل کو ہر ستم میں مت ڈسو۔ کیونکہ مجھ نے محمد کے لیے سب باندھ دیا ہوا ہے (۲۰) میں فارغ ہوں۔ میں نے ہر ستم سے پرہیز کر رکھا ہے۔ آفتاب محمد کے باطن میں ہی (۲۱) آفتاب نے محمد کی جاؤٹ لینے میں سی تاریکیوں کو برباد کر دیا۔ میں نے ہر ستم سے پرہیز کر رکھا ہے۔

درینا گرد ہم صد جاں دریں راہ ۲۷ نباشد نیز شایان محمد  
 چہ بیست با بد و نداین جوان راہ ۲۸ کہ ناید کس بہ میدان محمد  
 الاے دشمن نادان و بے راہ ۲۹ بترس از تیغ بران محمد  
 رہ مویں کہ گم کردند مردم ۳۰ بجو در آل و اعوان محمد  
 الاے منکر از شان محمد ۳۱ ہم از نور نمایان محمد  
 کر امت گر چہ بے نام و نشان است ۳۲ بی سنگ ز غلبان محمد  
 ایضا در عظمت شان و افاضت ۳۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جان و دلم فدائے جمال محمد است ۳۴ خاتم نثار کو چہ آل محمد است  
 دیدم بقیہ قلب و شنیدم بگوش ہوش ۳۵ در ہر مکان ندائے جمال محمد است  
 ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دم ۳۶ یک قطرہ ز بحر کمال محمد است  
 ایں آتش ز آتش مہر محمدی است ۳۷ دین آب من ز آب زلال محمد است

(۲۲) تائے حسرت اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں اور پھر زندہ کر کے اس کے لئے مارا جاؤں اور اسی طرح  
 سو بار اس برحان فدا کروں تو بھی یہ محمد کی شان کے مناسب حال نہیں (۲۳) اس جوان کی کیسی بیست  
 ہے کہ آپ کے مقابل پر میدان میں آپ کے ڈر کے مارے کوئی نہیں آتا (۲۴) اسے نادان اور گمراہ دشمن  
 ہوش میں آئے۔ محمد کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر جا (۲۵) خدا تعالیٰ کا رستہ جو لوگوں نے گم کر دیا ہے  
 اب اسکو محمد کی آل اور اس کے مددگاروں میں ڈھونڈ (۲۶) اسے وہ شخص جو محمد کی شان کا اور آپ کے  
 بالکل ظاہر نور کا منکر ہے اس سے (۲۷) کہ کر امت اگر چہ بے نام و نشان ہو چکی ہے۔ اگر محمد کے غلاموں  
 کے پاس سے دیکھ لے ایضا (۲۸) میری جان اور دل محمد کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمد کی آل  
 کے کوچے پر نثار ہے (۲۹) میں منہ دل کی آنکھ سے دیکھا ہے اور ہوش کے کان سے سنا ہے۔  
 کہ ہر ایک مقام میں محمد کے جمال کی ندا کی گونج ہے (۳۰) یہ جاری چشمہ جو میں کوکوں کو پلا رہا ہوں۔ محمد کے کمال  
 کے سمندر کا ایک قطرہ ہے (۳۱) یہ میری آگ محمد کی محبت کی آگ سے روشن شدہ ہے۔ اور  
 یہ میری پانی محمد ہی کے معصفا پانی سے حاصل شدہ ہے۔

ایضاً عظمت و رفعت شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شان احمد را کہ داند جز خداوند کیم ۱ | آنچنان از خود جدا شد کہ می افتادیم  
 زان نخط شد محو دلبر کز کمال اتحاد ۲ | بیکر او شد سرا سر صورت رب رحیم  
 بوئے محبوب حقیقی میدزدان روئے پاک ۳ | ذات حقانی صفاتش منظر ذات قدیم  
 گر چه منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال ۴ | چون دل احمد نمی بینم دگر غرضش عظیم  
 منت ایزد را کہ من بر رستم ای روزگار ۵ | صد بلا را میغرم از ذوق آں عین انعم  
 از عنایات خدا و فضل آں داد اربابک ۶ | دشمن فرعونیا نم بہر عشق آں کلیم  
 آں مقام و تربت خاشک بر من شد عنیا ۷ | گفتم گردیتے طبع دریں را ہے سلیم  
 در رہ عشق محمد ایں سرو جانم رود ۸ | ایں تمنا ایں دعا ایں درد دلم عزم صمیم

۱) احمد کی شان کو خدا تعالیٰ کے سوا اور کون جانتا ہے۔ وہ خودی سے ایسا جدا ہوا کہ اس وصف میں  
 یکتا ہو گیا، ۲) وہ دلبر میں کچھ ایسا محو ہوا کہ اس کا کوئی الگ وجود نہ رہا حتیٰ کہ کمال اتحاد کی وجہ سے اس کا  
 وجود خدا تعالیٰ ہی کا وجود ہو گیا، ۳) اس پاک چہرہ سے محبوب حقیقی کی خوشبو آتی ہے۔ اسکی خدائی صفات  
 والی ذات خدا تعالیٰ کی منظر ہے، ۴) خواہ کوئی مجھے ملحد اور گمراہ ہی کیوں نہ کہے میں تو یہی کہوں گا کہ  
 میں احمد کے دل جیسا کوئی اور غرضش عظیم نہیں جانتا، ۵) خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں تمام بدخوا  
 لوگوں کے ارادوں اور خواہشوں کے خلاف اس نعمتوں کے چشمہ کے مزے حاصل کر رہا ہوں اور  
 اسکی لئے ہر ایک طرح کی مصیبت کو عین راحت سمجھ کر اسے اختیار کر رہا ہوں، ۶) خدا تعالیٰ کے فضل اور  
 اسکی عنایتوں سے میں اس مونے کے عشق کی وجہ سے خود مونے بن کر فرعون کی گروہ کے مقابل پر کھڑا ہوں  
 ۷) اسکا وہ مقام اور خاص رتبہ جو مجھ پر ظاہر ہوا ہے۔ میں بتلا دیتا اگر اس راہ میں کوئی سید طبع والا نہ ہو  
 ۸) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق میں میرا یہ سر اور جان چلی جائے۔ یہی میری مناسب ہے یہی میری  
 دعا ہے اور یہی میرے دل کا پکا ارادہ ہے۔

۱) اھدیت سے مراد خدائی یا وحدت وجود نہیں۔ بلکہ اس وصف (از خود جدا شد) میں یکتائی مراد  
 ہے۔ (از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بروایت حکیم مولوی محمد الدین صاحب گوجرانوارہ حال قادیان)



## ایضاً در عظمت شان برکات اتباع نبویؐ

۱	آن شبہ عالم کہ نامش مصطفیٰ	۱	سید عشاق حق شمس الضحیٰ
۲	آنکہ بہ نور کے طفیل نور اور ست	۲	آنکہ منظور خدا منظور اور ست
۳	آں کہ بہر زندگی آپ رواں	۳	در معارف، ہجو بحر بیکراں
۴	آنکہ ہر صدق و کمالش در جہاں	۴	صد و لیل و حجت روشن عیاں
۵	آنکہ انوار خدا پر روئے او	۵	منظر کار خدائی کوئے او
۶	آنکہ تبتہ انبیا و راستاں	۶	خادمانش ہجو خاک آستاں
۷	آنکہ مہر شمس مے رساند تا سما	۷	میکند چوں ماہ تاباں در صفا
۸	مے دیدہ فرغونیاں را ہر زماں	۸	چوں ید بیضاے موسے صد ثناء
۹	در شبے پیدا شود روزش کند	۹	در خزاں آید دل افروزش کند

را، وہ تمام جہان کا بادشاہ جگانام مصطفیٰ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عاشقوں کا سردار اور شمس الضحیٰ ہے۔ ۱۰، سر ایک نور جس کے طفیل سے ہے۔ آپ کی یہ شان ہے کہ آپ کا منظور نظر خدا کا نظریہ نظر ہے۔ ۱۱، جو زندگی کے لئے آپ حیات ہے اور حقائق اور معارف میں ناپید کنا۔ ۱۲، آپ کی سپاہی اور آپ کے کمال پر دنیا میں صد ہا روشن دلائل اور ثبوت موجود ہیں۔ ۱۳، آپ کے چہرہ پر خدا تعالیٰ کے انوار بکسور ہے ہیں۔ آپ کا کچھ خدا کی کامیابی کا منظر ہے۔ ۱۴، تمام انبیاء اور راستہ باز خادم بنکر دہلیز کی مثل کی طرح آپ کے دروازہ پر ہرگز نہیں آتے۔ آپ کی امت انسان پر پہنچی دینی ہے اور صدق و صفائیں چمکنے والے چاند کی مانند ہیں۔ ۱۵، آپ کی سیرت و اہل کو کہ ہر دم موسیٰ کے ید بیضا کی طرح ہے۔ ۱۶، انسان دکھاتے ہیں۔ ۱۷، جب آپ راستہ کے وقت (یعنی تاریکی کے زمانہ میں) اپنا چہرہ دکھائیے تو وہ دن بنا دیتے ہیں۔ اور خزاں کی موسم میں اگر راستہ ہمارا دکھائیے بنا دیتے ہیں۔

منظہر انوار آن بچوں بود	۱۰	در خرد از ہر بشر افزوں بود
اتباعش آن دہد دل را کشاد	۱۱	کش نہ بیند کس بصد سالہ جہاد
اتباعش دل فرزد جاں دہد	۱۲	بسوہ از طاقت یزدان دہد
اتباعش سینہ نورانی کنند	۱۳	با خبہ از یار پنهانی کنند
منطق او از معارف پُر بود	۱۴	ہر بیان او سرا سہر دُر بود
از کمال حکمت و تکمیل دین	۱۵	پانہد بر اولین و آئمہ دین
وز کمال صورت و حسن اتم	۱۶	جمہ خویہاں را کنند زیر قدم
تا بکش چوں انبیا گردد ز نور	۱۷	نور کش افتد بر ہمہ نزدیک و دور
شیر حق پر میت از رب جلیس	۱۸	و دشمنان پیشش چو رو باہ ذلیل

بر این مضمون ۵۲۰-۵۳۰

### ایضا در اثبات حیات نبوی

(ماخوذ از کتاب علوم بنام مولی اللہ صاحب استاد صاحبزادگان مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ)

کے کرشمے بود مصطفیٰ رہنما | اسے سخت او باشد اندر سما

۱۔ وہ خدا تعالیٰ سے انوار کا مظہر ہے۔ اور دانی میں ہر انسان سے بڑھ کر ہے (۱۱) اسکی اتباع دل کو ایسی نشانی عطا کرتی ہے جو کسی کو سویرے کے مجاہدہ سے بھی حاصل نہیں ہوتی (۱۲) اسکی اتباع دل کو روشن کرتی ہے اور درون میں جان ڈال دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طاقت کا ایک جلوہ دکھاتی ہے (۱۳) اسکی اتباع سینہ کو نور کرتی ہے اور اسے بار آور دیتی ہے (۱۴) اسکی اتباع میں تہذیب کی راہیں بتا دیتی ہے (۱۵) اسکا نظام عقائد و معارف بہر جواہر بنا ہے۔ اسکا علم بیان اور اسرار موتیوں کی طرح ہوتا ہے (۱۶) اسکی حکمت کے کمال اور دین کی تکمیل کے دو سے تمام اولین اور آخرین اسکی قدم کے نیچے ہیں (۱۷) اسکی اتباع میں ایمان اور کمال صحت کی وجہ سے تمام بیماریاں اسکی آگے اسکی پاؤں کے نیچے کی جاتی ہیں (۱۸) اسکی اتباع میں ہر کوئی ایمان کی طرف جوتا ہے۔ اسکا نور نزدیک والوں کو اور دور والوں کو سب کو روشن کرتا ہے (۱۹) خدا تعالیٰ کا پروردگار شیعہ ہے۔ اسے ہمیں اسکی آگے دلیل و ثبوت کی طرح ہیں۔ ایضا راہیں ہر مہرہ مصطفیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کے لیے کہ اسے بھی بلندی کی وجہ سے آسمان پر پہنچاؤ، ہوتا ہے۔

۱	جہاں جسد مرده قنادر است و زار	۲	یکے زندہ اوہست از کردگار
۳	چین است ثابت بقول سروش	۴	اگر راز معنی نیابی خموش
۵	اگر در ہوا ہیمچو مرغیاں پیری	۶	وگر بر سر آب با بگدزی
۷	وگر ز آتش آئی سلامت بروں	۸	وگر خاک راز رکنی از قسوں
۹	اگر منبری از حیات رسول	۱۰	سراسر زیاں است و کاری فضول
۱۱	خدایش چو خواندہ گواہ جہاں	۱۲	چرا و اندش عاقل از غائبان
۱۳	بمہر منیرش خطاب از خدا است	۱۴	در دنیا ازین پس گمانہا چراست
۱۵	بعد از خدا بعشق محمد مخمرم	۱۶	اگر کفر این بود بخدا سخت کافرم
۱۷	ہر تار و پود من بسراید بعشق او	۱۸	از خود تہی و از غم آں دلستاں پررم
۱۹	جانم فدا شود برہ دین مصطفیٰ	۲۰	این است کام دل اگر آید میسر

از اہل انام

۳۔ تمام جہان مردہ اور خستہ حال پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے زندہ کیا ہوا ایک وحی ہے (۳) جبرائیل کی لائی ہوئی وحی الہی سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر تم حقیقت سے نا آشنا ہو تو اس معاملہ میں خاموش رہو (۴) اگر تو پرندوں کی طرح ہوا میں جی اڑے۔ یا (میدان کی طرح) پانی کی سطح پر چل کر دکھائے (۵) یا آگ میں پڑ کر اس سے صحیح سلامت نکل آتا ہو۔ یا کوئی منتر پڑھ کر مٹی کو سونا بنا دیتا ہو (۶) تاہم اگر تو حیات رسول سے خفا ہے۔ تو یہ سب کار روائی سراسر فضول اور موجب نقصان ہوگی (۷) جب خدا تعالیٰ نے اسکا نام گواہ جہاں رکھا ہے۔ تو کوئی نقلندہ شخص اسے غائب کیوں سمجھنے لگا۔ (۸) خدا تعالیٰ نے اس کو بہر منیر فرمایا ہے۔ پھر اس قسم کی بدگمانیاں کیوں کی جاتی ہیں۔ ایضاً (۹) خدا کے بعد میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر کفر ہی ہوتا ہے تو وہ اکی قسم میں سخت کافر ہوں (۱۰) میرا ہر گز وریشہ اس کے عشق کے داگ گاتا ہے۔ میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے بھرا ہوا ہوں (۱۱) میری جان مصطفیٰ کے دین کی ماہ میں فدا ہو جائے۔ یہ ہے میرا دلی مقصد خدا کرے پورا ہو۔

ایضاً در عظمت شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 محمد مہین نقش نور خدا است ۱ کہ ہرگز چنویں بگیتی نخواست  
 تہی بود از راستی ہر دیار ۲ بگردار آں شب کہ تاریک و تار  
 خدائش فرستاد و حق گترید ۳ زمیں را بداراں مقدمے جاں دمید  
 نہالیت از باغ قدس و کمال ۴ ہمہ آں او بچو شکمے آں  
 (برہنہ اعدیہ ۹۶)

ایضاً در عظمت شان و برکات عشق و اتباع نبویؐ  
 سید شان آنکہ نامش مصطفیٰ است ۱ رہبر ہر زمرہ صدق و صفا است  
 مے درخشاں روئے حق در روئے او ۲ بولے حق آید ز بام و کوئے او  
 ہر کمال رہبری بروئے تمام ۳ پاک روڈ پاک رؤیاں را امام  
 لے خدا اے چارہ آزار ما ۴ کن شفاعت مانے او در کار ما

(۱) محمد خدا تعالیٰ کے نور کا سب سے بڑا نقش ہے کہ آپ جیسا کوئی فرد کبھی دنیا میں پیدا نہیں ہوا  
 (۲) ہر ایک ملک سچائی سے خالی تھا۔ اور اس رات کی طرح تھا جو بالکل تاریک ہو رہا تھا۔ خدا تعالیٰ  
 نے اسکو بھیجا اور سچائی کو پھیلایا۔ جس (راستی مجسمہ) آمد سے (مردہ) زمین میں جان اگئی (۳) آپ  
 قدس اور کمال کے باغ کا ایک پودا ہیں۔ آپ کی تمام اولاد سرخ پھولوں کی طرح ہے۔

ایضاً (۱) ان کا سردار جس کا نام مصطفیٰ ہے۔ ہر ایک صدق و صفادار نے گیدہ کا سردار  
 ہے (۲) آپ کے چہرہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ چمکتا ہے۔ آپ کے درود و بار سے خدا تعالیٰ کی خوشبو  
 آتی ہے (۳) مادی و دنیوی ہونے کا ہر ایک کمال آپ پر ختم ہے۔ آپ پاک وہیں اور پاک  
 لوگوں کے امام ہیں (۴) اے خدا اے ہمارے دکھوں کے علاج۔ ہمارے معاملہ میں آپ  
 کی شفاعتیں قبول فرما۔

ہر کہ ہر شش در دل و جانش قد ۵ ناگہاں جانے در ایامش قد  
آنکہ اورا غلطی گیسرد براہ ۶ نیستش چوں روئے احمد مہر و ماہ  
ماباشش بحر معانی مے شود ۷ از زمینی آسمانی مے شود  
ہر کہ در راہ محمد زد قدم ۸ انبیا را شد منیل آں محترم  
ایضا در مستان ذکر عشق و اوصاف عشق نبویؐ  
رہبر ماسید ماسطے است ۱ آنکہ ندیدست ز نیش سر دشمن  
آنکہ خدا مثل رخس نافرید ۲ آنکہ ہشش مخزن ہر عقل و ہوش  
دشمن دین محمد بروے کند ۳ حیث بود گر بنشینم خموش  
آں نہ مسلمان بزار کافر است ۴ کش نبود از پے آں پاک بوش  
جہاں شود اندر رہ پاکش فدا ۵ مژدہ ہیں است گر آید بکوش

وہ جس کے جان و دل میں آپکی محبت داخل ہو جائے۔ فوراً اسکی ایمان میں جان پڑ جاتی ہے۔  
۱) ہر شخص کو دیکھ کر اسے یہی قسم کی طاقت رکھو اسکی احمد کی ہرے جیسا نوکش نہ کوئی سحر ہو سکتا ہے نہ چاند اس  
کا منبع باطنی علوم کا سمندر بن جاتا ہے اور زمینی ہونے کی حالت سے نکل کر آسمانی بن جاتا ہے۔  
۲) جس نے محمدؐ کی راہ میں قدم مارا۔ وہ واجب الاحترام شخص نبیوں کا مثل بن گیا۔

ایضا ۱) ہمارا رہنا اور ہمارا سردار مصطفیٰ ہے۔ جس کا منیل و نظیر (فرستہ وحی) جبریلؑ نے نہیں  
دیکھا ۲) آپ جیسا کوئی چہرہ اللہ تعالیٰ نے یہ انہی کیا۔ آپ کا رستہ ہر عقل و خرد کا خزانہ ہے  
۳) دین کا دشمن آپ پر محمدؐ کرتا ہے۔ یہ افسوس کا مقام ہو گا اگر میں خاموش بیٹھا رہوں۔  
۴) وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر سے بدتر ہے۔ جس کو اس پاک کے لئے بوش نہ ہو ۵) آپکی  
پاک رہ میں میری جان خدا ہو جائے۔ اسکی بڑھ کر اور کوئی خوشخبری نہیں ہو سکتی کاش مجھے یہ مژدہ  
مل جائے اور اس کا سنا مجھے نصیب ہو۔

سرکہ نہ در پائے عزیزش رود ۱ بار گراں است کشیدن بدوش  
 تمام انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میں  
 موسیٰ وغیرہ ہمہ تحصیل تو اند جسمہ درس راہ طفیل تو اند  
 ایضاً عظمت شان و برکات اتباع و ذکر عشق نبوی

آں رسولے کش محمد ہست نام ۱ دامن پاکش بدست مدام  
 مہر اور باشیر شد اندر بدن ۲ جاں شد و با جاں بدر خواہ شدن  
 ہست او نیر الزل غیر الانام ۳ ہر نبوت را برو شد اختتام  
 ما از نو شیم ہر آبے کہ ہست ۴ زوشده سیراب سیرابے کہ ہست  
 آنچه مارا وحی و ایمائے بود ۵ آں نہ از خود از ہماں جائے بود  
 ما از دیاتم ہر نور و کمال ۶ دصل دلداریزل بے او محال

یہ تمام کلمات ہیں۔ (ایضاً) را، موسیٰ اور عیسیٰ (اور دوسرے تمام انبیاء) آپ کے فضل کی بھڑک  
 یا آپ کی فوج کے چابک سوار ہیں۔ اور اس راہ میں آپ کے طفیل۔

ایضاً (ادہ) سون بکانام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسکا پاک دامن ہر وقت ہمارے ماتھے میں ہے (۲) آپ کی  
 محبت ماں کے دود کیسا تو یعنی پیدائش کے دن میرے وجود کے اندر داخل شدہ ہے۔ اسکی آب کی محبت جان  
 بن گئی ہے اور نر کے وقت جان کے ساتھ ہی (۳) آپ تمام رسولوں اور تمام خلقت سے بہتر ہیں۔ نبوت  
 ہر ایک شعبہ آپ پر ختم ہے۔ فیضان الہی، ایک پانی ہم آپ کے طفیل پیتے ہیں۔ جو بھی سیراب ہوا ہے آپ ہی ہوا  
 ہے (۵) جو بھی ہیں وحی یا اشارہ ہوتا ہے۔ وہ براہ راست نہیں بلکہ آپ ہی کے فیضان سے ہوتا ہے (۶) ایک  
 نور اور کمال ہم آپ ہی سے پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا دصل بغیر آپ کے ناممکن ہے۔

۷	اقتدائے قول اور در جان ماست	۷	ہر چہ زو ثابست شو و ایمان ماست
۸	الغرض فرقاں مدار دین ماست	۸	او انیس خاطر نگین ماست
۹	بچیں عشقم بروئے مصطفیٰ	۹	دل پر دچوں مرغ سوئے مصطفیٰ
۱۰	تامر ادا دند از حسنش خبر	۱۰	شد دلم از عشق او زیر و زبر
۱۱	منکہ بے بینم رخ آں دلبر سے	۱۱	جاں فشانم گردید دل دیگر سے
۱۲	ساقی من ہست آں جاں پرور سے	۱۲	ہر زمان مستم کند از ساغر سے
۱۳	محور وئے او شد است این رو من	۱۳	بوئے او آید ز بام و کوئے من
۱۴	بسکہ من در عشق او ہستم نہاں	۱۴	من ہانم من ہانم من ہماں
۱۵	جان من از جان او یا بد غذا	۱۵	از گریب نام عیاں شد آں ذکا
۱۶	احمد اندر جان احمد شد پدید	۱۶	اسم من گردید آں اسم و حید

۷) آپ کے فرمودہ کی پیروی کرنا ہماری جان میں داخل ہے۔ جو بات آب کی حرفت سے ثابت ہو جائے اسے ہر تبار ایمان (۸) الغرض قرآن شریف پر ہمارے دین کا دار و مدار ہے۔ وہ ہمارے نگین دل کا انیس ہے۔ (۹) اسی طرح مصطفیٰ علی اللہ علیہ وسلم کا مجھے عشق ہے۔ میرا دل مصطفیٰ کی طرف پرندہ کی طرح پرواز کرتا ہے (۱۰) جب سے میں آپ کے حسن سے آگاہ ہوا ہوں۔ تب سے میرا دل آپ کے عشق سے پریشان اور سرسبز ہے۔ (۱۱) چونکہ میں اس دلبر کا چہرہ دیکھ رہا ہوں۔ اس لئے دوسرا اگر صرف عاشق ہوتا تو میں اپنی جان بھی قربان کرتا ہوں (۱۲) میرا ساقی وہی جان پرور ہے۔ وہ ہر وقت مجھے نیا جام پلا کر مست کر رہا ہے (۱۳) میرا منہ آپ کے چہرہ کے دیدار کیلئے وقف ہو گیا ہے۔ میرا درود دیوار سے آپ کی خوشبو آ رہی ہے (۱۴) چونکہ میں آپ کے عشق میں اپنے وجود کو فنا شدہ ہوں۔ اس لئے میں وہی ہوں وہی ہوں۔ اور بالکل وہی ہوں (۱۵) میری جان اس کی جانگذا پاتا ہے۔ وہ آفتاب میرے گریبان کا ظہر ہوا ہے (۱۶) وہ احمد اس احمد میں ہوا ظاہر ہوا ہے اور اس کیلئے کا نام میرا ہی نام بن گیا ہے۔

مدح نبوی دروہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزبان اردو

”پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سر دار“

برائے صفحہ ۵۲۲

ایضاً

برتر گمان وہ ہم سے احمد کی شان ہے | جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(حقیقۃ الوحی ص ۲۷)

مدح نبوی از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزبان اردو

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا  
سب پاک میں پیما رک دو سر سے بہتر  
پہلوں سے تو تر ہے خوبی میں اک قمر ہے  
پہلے تورہ میں ملے پارا سس میں اتارے  
پرے جو تھے ہٹائے دلبر کے راہ دکھائے  
وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی  
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مہر میں ہے  
حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے  
آنکھ اسکی دور میں ہے دل یار قر میں ہے  
عوراز دیں تھے بھارے اس نے تباہے سا  
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں  
وہ دلبر گمانہ علموں کا ہے خزانہ  
سب ہم نے اس کی پایا شاہد ہے تو خدا یا  
ہم تھے دلوں کے اندھے سوہو دلوں پہ پھندے

نام اس کا ہے محمد دلبر مرزا ہی ہے  
لیک از خدا ہے برتر خیر الوری ہی ہے  
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجی ہی ہے  
میں جاؤں اسکے واسے بس ناخدا ہی ہے  
دل یار سے ملائے وہ آشنا ہی ہے  
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس تنہا ہی ہے  
وہ طیب و امین ہے اس کی ثنا ہی ہے  
جو راز تھے تباہے نعم العطا ہی ہے  
ملحقوں میں شمع دیں ہے عین الضیاء ہی ہے  
دولت کا دینے والا فرماں روا ہی ہے  
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ ہی ہے  
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا ہی ہے  
وہ جس حق دکھایا وہ مہ نقا ہی ہے  
پھر کھوئے جس نے خندے وہ مجتبیٰ ہی ہے

دھیان کے آریہ اور ہم



## ایضاً

اس سے یہ نور لیا بارِ خدا یا ہم نے  
دل کو وہ جام لب لباب سے پلایا ہم نے  
لاجرم غیر دل سے دی اپنا پھڑا انہر نے  
تیری خاطر سے یہ سب بارِ اٹھایا ہم نے  
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے  
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے  
تیرے چاہنے کی ہی اس ذات کیلایا ہم نے  
آج کو ہم در پہ ترے سر کو تکیا یا ہم نے  
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے  
جب سے دل میں یہ ترانہ شجایا ہم نے  
نور سے تیرے شیا میں کو جلایا ہم نے  
تیرے بڑھنے ت قدم نگے بڑھایا ہم نے  
مدح کی تیری وہ گاتے میں جو گایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵ و ۲۶)

مصطفیٰ پر تیرا تکیہ ہو سلام اور رحمت  
رہتا ہے جان محمد سے تری جان کو مدد  
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں  
تیرے من کی سچا قسم میرے پیائے احمد  
تیری الفت سے ہے مسرور ہر ہر ذرہ  
نقش ہستی تیری الفت سے مٹایا ہم نے  
شان حق تیرے شان میں نظر آتی ہے  
چھوٹے کا حق تیرا ہر دم سے ملتی ہے رحمت  
دلبر محمد کو قسم ہے تیری یکتائی کی  
بہند اول سے فرشتے کے سب پر کو نقوش  
دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا  
ہم تو نے خیر ائمہ نجد سے ہی نے خیر رسل  
ادی زاد تو کیا خیر فرشتے بھی تمام

## ایضاً

کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے  
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے  
میں استاں کلام احمد ہے  
اس سے بہتر غلام احمد ہے

زندگی بخش جام احمد ہے  
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا  
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا  
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - و علی آلہٖ و سلم - یا مسیح الموعود مع التسلیم  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

## درود شریف

### درود شریف کے متعلق قرآن کریم میں حکم

۱۔ خدا اور اس کے حکم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَكْتُبُوْنَ عَلٰی  
النَّبِيِّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا  
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا) ۲۵

یجئے ہیں۔ لہذا یہ انداز و رسم آپ پر ہر روز بھیجیے اور ہم  
اطاعت اور بیعت سلام کرو۔ (براہین احمدیہ ج ۲ ص ۲۵)

و اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال ایسے  
تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا وصاف کی محمدیہ کرنے سے لئے کوئی لفظ خاص نہ  
فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے۔ لیکن خود استعمال نہ سکتے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف  
محمد پر سے بیرون تھی۔ اس فتح کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح  
میں درود صدق و صفا تھا۔ اور آپ کے اعمال اور ان کی نگاہ میں اس قدر پر سندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ  
نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزار ہی کے طور پر درود بھیجیں۔ ان کی ہمت  
اور صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں۔ تو اسکی نظیر نہیں ملتی۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخوانے اخبار الحکم جلد ۲۵

پرچہ ۱۰ (جلد لائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

## وحی و کشوف و رویائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام در بارہ درود شریف

(۱) "وَأَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَإِنْهَادًا  
الْمُنْكَرِ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ - الصَّلَاةُ هُوَ الْمُرْتَبِ  
(برابری احمدیہ جمعہ سوم صفحہ ۲۴۲)

نیک کاموں کی طرف رہنمائی کر۔ اور بُرے  
کاموں سے روک۔ اور محمد اور آل محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم پر درود بھیج۔ درود ہی تربیت کا ذریعہ  
ہے۔

(۲) "صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
سَيِّدٍ وَلَدٍ أَدْنَمَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ"

"درود بھیج محمد اور آل محمد پر جو سردار ہے آدم  
کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کی طفیل  
سے ہیں۔ اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ سبحان اللہ! اس سرور کائنات کے حضرت  
احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں۔ اور کس قسم کا قرب ہے۔ کہ اس کا محبوب خدا کا محبوب  
بن جاتا ہے۔ اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے۔

پسچ محبوبے نہ ماند پیچو یا رہد لبرم  
آن کجارو کردارد پیچو رویش آب و تاب

مہر و مہر انیسیت قدر در دیار دلبرم  
وال کجا باغے کرے دارد بہار دلبرم

اس مقام پر مجھ کو یاد آیا۔ کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا  
کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی ٹسکیں پر نور کی تسکیں  
اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا۔ کہ یہ وہی برکات ہیں۔  
جو تو نے محمد کی طرف بھیجے تھے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ الہام ہوا۔ جس کے معنی یہ تھے

کہ ملا اعلیٰ کے لوگ خصوصیت میں ہیں۔ یعنی ارادہ الہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملا اعلیٰ پر شخص مجبیٰ کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا۔ کہ لوگ ایک مجبیٰ کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا۔ اور اشارہ سے اس نے کہا۔ هَذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے۔ جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔

اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالائیں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی ستر ہے۔ کہ افاضہ انوار الہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احمدیت کے مقررین میں داخل ہوتا ہے۔ وہ انہیں طہیین ظاہرین کی دراشت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں ان کا دارث ٹھہرتا ہے۔

اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت جس سے جو خیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا۔ کہ پہلے یکہ فزع چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جسے بہ سرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم و حضرت علی و حسین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے ماور مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا۔ کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علیؑ نے تالیف کیا ہے۔



آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی۔ اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا۔ وہ آٹھویں دن راہی ملک تھا ہو گیا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی کہ جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا، تو اس دن بکلی حالات یا اس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یسین سنائی گئی۔ اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ بخیرہ تعبیر تھی کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا۔

تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے بچانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھائی تھیں۔ مجھے بھی نہ اسے الہام ہوا۔ نہ اسے سنائی۔ اور وہ یہ ہے۔  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریبت رہی ہو۔ مائتہ ال۔ اور یہ کلمات طیبہ پڑھ۔ اور اپنے سینہ اور پشت پر سینہ اور دونوں ماتحتوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس کے گوشہ پائے گا۔ چنانچہ ہلدی سے دریا کا پانی منہ ریبت منگو۔ یا گیا۔ اور میں نے اس طرح عمل کرنا شروع کیا۔ جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی۔ اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرا ایک بال سنہ رنگ نکلتی تھی۔ اور تمام بدن میں دردناک جھرن تھی۔ اور بے اختیار طبعیت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو۔ تو بہتر تھا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا۔ تو مجھے اس خدا کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ ایک دفعہ ان ہمراہیوں سے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھرنے سے میں محسوس کرنا تھا کہ وہ انک اندر سے نکلتی جاتی ہے۔ اور جائے اس کے ٹھنک اور آرام پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ انہی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی۔ اور میں سولہ دن

کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی۔ تو مجھے یہ الہام ہوا:-  
 وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِشَفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهِ  
 یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو۔ جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا۔ تو تم اس کی نظیر کوئی اور  
 شفا پیش کرو۔ (تاریق القلوب صفحہ ۳۸۳ و ۳۸۴۔ نشان نمبر ۱۵)

۶) نشان ۷:- تاریخ ۱۸۸۷ء ”ایک مرتبہ میں ایسا سخت بیمار ہوا۔ کہ میرا آخری وقت  
 سمجھ کر محکوم مسنون طریقہ سے تین دفعہ سورہ یسین سنائی گئی۔ اور میری زندگی سے سب  
 مایوس ہو چکے تھے۔ اور بعض عزیز دیواروں کے پیچھے روتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے  
 اِلٰہَامًا مجھے یہ دعا سکھائی۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيمِ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ۔ اور القا ہوا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ  
 ریت بھی ہو۔ ہاتھ ڈال۔ اور یہ کلمات ہتھ پڑھ۔ اور اپنے سینے اور پشت سینہ اور دونوں  
 ہاتھوں اور منہ پر اس کے پھر رکھ تو اس سے شفا پائے گا۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ اور ابھی  
 پیالہ ختم نہ ہونے پایا تھا۔ کہ مجھے بکلی صحت ہو گئی۔ پھر یہ الہام ہوا۔ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ  
 مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِشَفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهِ۔ یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک  
 ہو۔ جو ہم نے شفا دیکر دکھایا ہے۔ تو تم اس کی نظیر پیش کرو۔ (نزول المبیح صفحہ ۲۰۸ و ۲۰۹)  
 ۷) (۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء) ”دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں۔  
 ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے۔ وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد  
 میں نے بہ آواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اترا  
 آیا۔ اور اس نے کہا کہ سید محمد علی شاہ آگے ہیں۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بڑے زور  
 سے زلزلہ آیا ہے۔ اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے۔ جس طرح دودی دھننی جاتی ہے۔  
 (انبار ہدایہ نمبر ۱۱۰ پتہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰)۔

## درود شریف کے الفاظ حضرت مسیح موعودؑ کی وحی الہی میں

۱) جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھائی۔ اور وہ یہ ہے:-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ (ترویج القلوب صفحہ ۳۷)

۲) ”اللہ تعالیٰ نے الہام مجھے یہ دعا سکھائی۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ“ (نزول المسیح ص ۲)

۳) ”مَلِكُ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَارِكُ مَنْ عِلْمٌ وَعِلْمٌ“

۴) ”ایک بکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرست ہے جس میں بارک ہے برکتی ہے اور جس سے تقدس پائی ہوگی“ (۲۴)

۵) ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہو قلعہ ہند میں“ (اخبار البدن جلد ۳ ص ۶)

نوٹ:- درود شریف متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی الہی کے کلمات ذیل میں بھی من وجہ الفاظ درود شریف کی تعلیم پائی جاتی ہے:-

۱) ”صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدٍ وَلِدَانِهِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ“ (ایضاً ص ۵)

۲) ”صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ“ (ایضاً ص ۵۵) نوٹ:- بہت بزرگ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

صحابہؓ بالاتفاق شہادت دیتے ہیں کہ مسجد مبارک کی دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے لکھوائے ہوئے درود شریف کے الفاظ درج تھے۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَسْبُكَ مَجِيدٌ۔ اور ان میں اکثر سے میں یہ بھی سنا ہے کہ یہ الہامی الفاظ ہیں۔ مگر جب میں نے ان سے کھوکھوریاں کیا۔ تو انہوں نے اس کی کوئی یقینی سند یا حوالہ نہیں بتایا۔ خاک مرتب سال ۱۲۸۵



تعلیمات و ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
بعض آیات در بارہ درود شریف

## شرائط بیعت میں درود شریف کے التزام کی تاکید

ارشاد، سو مہر کہ بلانہ خجوتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتیٰ انوس نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ سے احسانوں کو یاد کرے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ درود بنائے گا۔

(اشتراک ۱۲ ہجری ۱۸۸۹ء)

## عملی طریق کی تعلیم اور اس میں درود شریف کے التزام کی تاکید

(کتوبہ بنام حضرت میرزا اب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم فہم علیٰ رسولہ الکریم

کریم ابوہم میر صاحب سلامہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ جو آپ نے اپنے عملی طریق کے لئے دریافت کیا ہے۔ وہ سچی امر ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیقی اتباع کی غرض و رغبت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال پر نہایت درجہ اہمی محبت ظاہر فرمائی ہے۔ وہ دو ہیں۔ ایک نماز، ایک جہاد۔ نماز کی نسبت آسمان سے صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ قسما علیّی فی الصلوٰۃ۔ یعنی میری جگہ کی جگہ نماز میں رکھی گئی ہے۔ اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ میں کار و رکعتا ہوں۔ نہضت قاضی بہ ایمان میں کیا جاوے

اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ سو اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلاء کلمۃ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دینی متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلا دیں۔ آنحضرتؐ کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت، دنیا میں ظاہر کرے۔

اور نماز اسی پہلی حالت پر ہے کہ نہائیں خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہیں۔ اور اٰھٰدِ الصَّلٰۃِ الْمُسْتَقِمَّ کا سکرار کریں۔ خواہ غماشِ وقت کے ساتھ وہ تکرار سو مرتبہ تک پہنچ جائے۔ سجدے میں اکثر یا حی یا قیوم پر رحمتِ استغیثہ تواتر عجز کہا کریں۔ مگر ناری قنوت میں عربی عبارتیں ضروری نہیں۔ قنوت ان دعاؤں کو کہتے ہیں۔ جو مختلف وقتوں میں مختلف صورتوں میں پیش آتی ہیں۔ سو بہتر ہے کہ ایسی دعائیں اپنی زبان میں کی جائیں۔ قرآن کیم اور ادعیہ ماثورہ اسی طرح پڑھنی چاہئیں۔ جیسا کہ پڑھی جاتی ہیں۔ مگر جدید مشکلات کی قنوت اگر اپنی زبان میں پڑھیں۔ تو بہتر ہے تا اپنی مادری زبان نماز کی برکت سے بے نصیب نہ رہے۔ قنوت کی دعاؤں کا اللہ ام حبیب سے ثابت ہوتا ہے۔ بعض پانچ وقت کے، قابل ہیں۔ اور بعض صبح سے مخصوص رکھتے ہیں اور بعض ہمیشہ کے لئے۔ اور بعض کبھی کبھی ترک بھی کر دیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ قنوت مصائب اور حاجات جدیدہ کے وقت یا ناگہانی حورث کے وقت ہوتا ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے لئے یہ دن مصائب اور نوازل کے ہیں۔ اس لئے کم سے کم صبح کی نماز میں قنوت ضروری ہے۔ قنوت کی بعض دعائیں ماثور بھی ہیں۔ مگر مشکلات جدیدہ کے وقت اپنی عبارت میں استعمال کرنی پڑیں گی۔ غرض نماز کو مغز دار بنانا چاہیے۔ جو دعا اور تسبیح و تہلیل سے بھری ہوئی ہو۔ اور دعا اور استغفار اور درود شریف کا التماس رکھنا چاہیے۔ اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سے

نیک کاموں اور نیک خیالوں اور نیک ارادوں کی توفیق مانگنی چاہیے۔ کہ بجز اسکی توفیق کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہستی سخت ناپائیدار اور بے بنیاد ہے۔ غفلت اور غافلانہ اسائنش کی جگہ نہیں۔ ہر سال اپنے اندر بڑے بڑے انقلاب پوشیدہ رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہیے۔ اور ہر سال اور ترساں رہنا چاہیے کہ وہ دنیاویوں پر رحم کرتا ہے۔ اگرچہ وہ گنہگار ہی ہوں۔ اور چالاکوں اور خود پسندوں اور ناز کرنے والوں پر اس کا قہر نازل ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ کیسے ہی اپنے تئیں نیک سمجھتے ہوں۔ واللہ اعلم۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۱ جنوری ۱۹۲۳ء

(انفوار البدن جلد ۲ صفحہ ۳۳۹ پرچہ ۱ اگست ۱۹۰۳ء)

## درود شریف کے پڑھنے کا صحیح طریق اور اسکی غرض

مدآپ اتباع طریق مسنونہ میں یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی الودگی سے پاک ہو جائے۔ اور دلی محبت کے پاک خوارہ سے جوش مارے۔ مثلاً درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ غلط طریق پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے۔ اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیے۔ کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درست کیا جیسا ہے۔ کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے۔ کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد پیش کر دے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ یا کوئی ایسا فرد آئے زمانہ۔ جو اس مرتبہ کی گئی۔

اور قیام ان مذہب کا اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ جو کچھ محبان صادق آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں۔ یا آئندہ اٹھاسکیں۔ یا  
 جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے۔ وہ سب کچھ اٹھانے کیلئے دلی  
 صدق سے حاضر ہو۔ اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوتِ واہمہ پیش نہ کر سکے۔ کہ جس کے  
 اٹھانے سے دل رک جائے۔ اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے۔ کہ جسکی اطاعت دل میں کچھ  
 روک یا انقباض پیدا ہو۔ اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو۔ جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔  
 اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا۔ تو درود شریف ... اس غرض سے پڑھنا چاہیے۔ کہ  
 تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے۔ اور اسکو تمام عالم کے لئے  
 سرچشمہ برکتوں کا بنا دے۔ اور اسکی بزرگی اور اسکی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم  
 میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضورِ تام سے ہوئی چاہیے۔ جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت  
 حضورِ تام سے دعا کرتا ہے۔ بلکہ اسکی بھی زیادہ تضرع اور التجا رکھی جائے۔ اور کچھ اپنا  
 حصہ نہیں رکھنا چاہیے۔ کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہو گا۔ یا یہ درجہ ملے گا۔ بلکہ خالص یہی  
 مقصود چاہیے۔ کہ برکاتِ کاملہ الہیہ حضرت رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل  
 ہوں۔ اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔ اور اسی مطلب پر التفادِ مہم ہونا  
 چاہیے۔ اور دن رات دوامِ توجہ چاہیے۔ یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس  
 سے زیادہ نہ ہو۔

پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا۔ تو وہ رسم اور عادت سے باہر  
 ہے۔ اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔

اور حضورِ تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو  
 اور یہاں تک یہ توجہ رک اور ریشہ میں تاثیر کرے۔ کہ خواب اور بیداری یکساں

ہو جائے۔ (ماخوذ از مکتوب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مورخہ ۱۵ اپریل  
مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ منقول از الحکم جلد دوم ۲۸۵۲۷ صفحہ ۷۷ مکتوبات احمد  
جلد اول صفحہ ۱۲ و ۱۳)

## درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی محبت کی بنیاد پر پڑھنا چاہئے

”آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیالے  
کے لے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم  
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے برکت چاہیں۔ اور بہت بے تشریف چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا  
میں کچھ بناو نہ ہو۔ بلکہ پائے کہ حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سچی دوستی اور محبت  
ہو۔ اور فی الحقیقت دوست کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے لئے مانگی جائیں۔ کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں..... اور ذاتی محبت کی یہ  
نشانی ہے۔ کہ انسان کبھی نہ تھکے۔ اور نہ بولتا ہو۔ اور نہ اعراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور  
محض اسی غرض کے لئے پڑھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر  
ہوں۔“ (مکتوبات احمدیہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۴ و ۲۵)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بروحانی بخش دیکھیں آج۔ ورو کی حکت

”اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک  
نہایت ہمیق بعید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے  
وہ باعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیض

شخص مدعو لہ پر ہوتا ہے۔ وہی فیضان اُس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضانِ حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بھر پور اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ گزلیہ روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۶۲ تا ۲۷۱)

## درود شریف کو لذت اور انشراح سے پڑھنے کی ہدایت

درود شریف کے پڑھنے کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ لکھ چکا ہوں۔۔۔۔۔ کسی تعداد کی شرط نہیں۔ اس قدر پڑھا جائے کہ کیفیتِ صلوٰۃ سے دل ملو ہو جائے۔ اور ایک انشراح اور لذت اور حیات، قلب پیدا ہو جائے۔ اور اگر کسی وقت کم پیہا ہو۔ تب بھی بیدل نہیں ہونا چاہیئے اور کسی دوسرے وقت کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور انسان کو وقت صفا ہمیشہ میسر نہیں آسکتا سرجہ بقدر میسر آوے۔ اس کو کبریتہ اتم بھیجے۔ اور اس میں دل و جان سے مصروفیت اختیار کرے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۶)

## نمازیں درود وغیرہ اذکار دینی جو شش پڑھنے کی ہدایت

وہ جہاں تک ہو سکے۔ پاک اور صاف ہو کر اور نفیِ نظرات کر کے نماز ادا کریں۔ اور کوشش کریں کہ نماز ایک گرمی ہوئی حالت میں نہ رہے۔ اور اس کے بقدر ارکانِ حمد و ثناء حضرت عزت اور توبہ و استغفار اور دعا اور درود ہیں۔ وہ دلی جوش سے صادر ہوں۔ (حقیقۃ انوحی صفحہ ۱۲۵)

بہ خطراتِ بینی اور دھوکے غیالات۔ نفیِ دور کرنا۔ بینی بیرونی ممالک کو ہٹانا (خاکِ رتبہ رسالہ)

## نماز میں درود وغیرہ اذکار اپنی زبان میں بھی پڑھنے کی ہدایت

”نمازوں میں دعائیں اور درود ہیں۔ یہ عربی زبان میں ہیں۔ مگر تم پر حرام نہیں۔ کہ نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو۔ ورنہ ترقی نہ ہوگی۔ خدا کا حکم ہے کہ نماز وہ ہے جس میں تضرع اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں۔“ (الحکم جلد چہارم، ص ۱۰۰)

## معذوری کی حالت میں نماز تہجد کی بجائے درود وغیرہ اذکار

”اگر کوئی شخص بیمار ہو۔ یا کوئی اور ایسی وجہ ہو۔ کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے۔ تو وہ اٹھ کر استغفار۔ درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔ (ڈاکٹری یکم نومبر ۱۹۸۰ء)  
(منقول از البدر جلد ۲ ص ۳۳۵)

## دعا ستخارہ میں درود شریف

(۱) میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اول تو یہ نصوص کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورہ یسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مغتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے

ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو میسج موعود اور مہندی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا حال ہے۔ ..... سوا اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے۔ تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ۔ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کریگا جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دھنن نہیں ہوگا۔ (نشان آسمانی طبع اول صفحہ ۱۴۰ داکم)

ترجمہ: پچھلی رات کو اٹھ کر وضو کر کے گریہ و زاری اور سجدہ و تضرع کے ساتھ چند رکعت نماز پڑھو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پر درود ادا فرمادے۔ اس کے بعد اپنے حق میں استغفار کرو۔ اور اس کے بعد خدا تعالیٰ سے حقیقت حال دریافت کرو۔ اور چالیس روز تک برابر روزانہ ایسا ہی کرو اور تھکو نہیں۔ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور وہ امر کھول دیا جائے گا۔ جو تمہیں حق کی طرف لے جائیگا۔

وَقُوْضُوْا فِیْ اَدْبَحِیْہِ الْاَلْبَیْیٰی وَتَوَضَّعُوْا  
تَمَرَّسُوْا رِکْعَیْہِ وَابْکُوْا وَاَنْشُرُوْا  
وَمَسُوْا عَلَی الْبَیْہِ الْکَرِیْمِ وَتَسْلَمُوْا  
تَمَّ اسْتَغْفِرْہِمْ وَاَلَا تَنْفِسْکُمْ وَاَسْتَغْفِرْہِمْ  
وَدَاوَسُوْا عَلَی ہٰذَا الرَّبِّعِیْنِ یَوْمًا  
وَاَلَا تَسْلَمُوْا فَسَتَجِدُوْنَ  
مِنْ اللّٰہِ اَمْوَالَیْکُمْ وَاَنْتُمْ  
رَآئِی الْحَقِّ۔

دائیدہ کلمات اسلام صفحہ ۴۰۶ و ۴۰۷

کسی کو شرمہ قدرت کی دیکھنے کے وقت دُشمن پٹھن کی تعلیم

در انانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل جبکہ کہ مومن کسی ذوق کے وقت اور کسی مشاہدہ کرشمہ قدرت کے وقت درود بھیجتا ہے۔ (اربعین ص ۱ صفحہ ۷ حاشیہ)



## مجاہد تذکرہ نبویؐ میں درود شریف

مجلس مولود کی نسبت ایک شخص نے حضرت اقدس سے بذریعہ خط کے استفسار کیا۔ اسکا جواب جو آپ نے تحریر فرمایا۔ وہ یہ ہے:-

”میرا سہم یہ مذہب ہے کہ اگر صالح اعلیٰ علیہ السلام و تذکرہ نبویؐ کی نسبت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہؐ بلا ذکر جو اور نہایت ندرتی اور صحت و جلال سے اس تقریر کو مسخر کیا جائے کہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور طرح پر بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جو رجحانات کھارکھارکھ تعالیٰ کامیاب ہو گئے۔ اور کسی نہ انعام نے اپنے اس مقبول بندہ کی وقتاً فوقتاً تائیدیں کیں۔ اور آخر کار نور سے اس دین کو مشرق و مغرب میں پھیلا دیا۔ اور اس تقریر میں کچھ کچھ فہم نہ ہو۔ اور پھر درود و روضہ بیان ہو۔ اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ اور کوئی علت اور بدعت درمیان میں نہ ہو۔ تو ایسا جلسہ صرف جائز نہیں بلکہ میری نظر میں موجب ثواب فہم ہے۔ کیونکہ اس میں یہ نیست کی گئی ہے کہ تاسواً مخدسہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تازہ طور پر لوگوں کو سناسہ جائیں۔ اور مشتاقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھادی جائے۔ اور لوگوں کو عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حرکت دی جائے۔ اور ناواقفوں پر عظمت اس انسان کامل اور مرد فانی فی اللہ کی کھول دی جائے۔ جس نے دنیا میں تنہا اگر اور تمام دنیا کو شکر اور غفلت میں گرفتار پا کر بڑی مروی سے اپنی جان کو پھیلی پر رکھ کر ہر ایک قوم میں توحید کی صدا بلند کی۔ اور ہر ایک کان میں لا الہ الا اللہ کی آواز پہنچائی۔ غرض سوانح نبویہؐ کو خوش آوازی سے لوگوں پر ظاہر کرنا حقیقی مقصود ہے۔“

کا فرض ہے۔ وہ مومن کا ہے کا ہے۔ جس میں سوارخ نبویہ کی عزت نہیں۔ دوسرے  
لفظوں میں اسی جلسہ اظہار سوارخ کا نام مجلس مولود ہے۔ اس جلسہ اظہار سوارخ میں  
درحقیقت بڑے فوائد ہیں۔ ان سوارخ کے سننے سے محبان رسول کا وقت خوش ہوگا۔  
اور ہر ایک مرد ظالم جب ان سوارخ کے ذریعہ سے بہت اور صدق اور استقامت  
کے کام سیکے گا۔ تو اس کو بھی بہت اور صدق اور استقامت کی طرف شوق پڑھیکے گا۔ اور انکی  
غلبہ زیادہ ہوگی۔ اور سنان کہندہ کہ جو کچھ دین کی راہ میں کسل اور ضعف اور بزدلی رکھتا ہے  
سوارخ نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خوش ہوگا۔ اور اپنے اسلام پر افسوس کرے گا۔  
اور خدا تعالیٰ سے چاہے گا۔ کہ بس جی کے اقتدار اس کو دعوایہ سپہ۔ اس کا سرگرمی اور  
اس کا عشق اور اسکی ہمدردی اس کو بھی نصیب ہوا۔ اور بس طرح ایک شخص جو ایک انگلی  
میں اکیلا بیٹھا ہو۔ اور درندوں اور دوسری بالوں سے مارا ہو۔ اور نگاہ اسکو ایک طرف  
نظر آیا۔ جس میں صدائے چاہو پی۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ شخص اس فائدہ کو یا اگر کس طرح  
قوی دل ہو جائے گا۔ ایسا ہی سوارخ غیبیہ نبویہ ایک لشکر سلج کی مانند ہیں۔ جس سے سننے سے  
دل قوی ہو جاتا ہے۔ اور کیفیات شیدائی سے نجات ملتی ہے۔ اور حدیث مجمع میں ہے  
کہ عند ذکر الصدیقین تشکرک الراحۃ یعنی ذکر صالحین کے وقت رحمت الہی نازل  
ہوتی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت کس قدر نازاں ہوگی۔ ان اس  
جلسہ کو بدعات سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ تا بجائے ثواب کے گناہ پیدا نہ ہو۔ صرف  
سوارخ نبویہ کا ذکر ہو۔ اور درود شریف اور تسبیح ہو۔ اگر کسی قسم کا شرک یا  
بدعت درمیان ہو۔ تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ لیکن جو میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ نہ صرف جائز بلکہ میری  
سمجھ میں ضروریات سے ہے۔ (اخبار البدیع جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ پیرہن دوم جون ۱۳۱۵ھ)

## دلائل الخیرات وغیرہ کتب اذکارِ درود شریف

کو بطور درود پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

ایک صاحب آمدہ از امر وہمہ نے دریافت کیا کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفوں کی ہے۔ اگر اسے پڑھا جاوے۔ تو کچھ حرج تو نہیں۔ کیونکہ اس میں آنحضرتؐ پر درود شریف ہی ہے۔ اور اس میں آنحضرتؐ ہی کی تعریف جا بجا ہے۔ فرمایا:-

”انسان کو چاہیے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے۔ تو دعا کرے۔ اور خود بھی خدا سے وہی چاہے۔ جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔ اور جہاں عذاب کا مقام آوے۔ تو اس سے پناہ مانگے۔ اور ان بد اعمالیوں سے بچے۔ جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا عدد و جی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے۔ وہ اس شخص کی ایک رائے ہے۔ جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے۔ اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو۔ وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ

ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے۔ وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاؤ۔ دل کی اگر سختی ہو۔ تو اسکے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے۔ کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے۔ وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے۔ کہ یہ رحمت الہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے۔ کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چننا ہے۔ پھر آگے چل کر اور قسم کا چننا ہے۔ پس چاہیے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال

ہوگا۔ کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے۔ کہ کہے۔ فلاں ماہ سے اگر سورہ یسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک صوری اور ایک معنوی۔ صوری یہ کہ کبھی کلام الہی کو پڑھا ہی نہ جاؤ۔ جیسے بگ اکثر مسلمان کہلاتے ہیں، مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے۔ مگر اس کے برکت والوار و رحمت الہی پر ایمان نہیں ہوتا۔ پس دونوں اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

امام جعفر کا تون ہے۔ و انتہ اعلم کہاں تک صحیح ہے۔ کہ میں استقدر کلام الہی پڑھتا ہوں کہ ساتھ ہی الہام الہی شروع ہو جاتا ہے۔ مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک جنس کی شے دوسری شے کو اپنی عرف کشش کرتی ہے۔

اب اس زمانہ میں لوگوں نے صد ہا حاشیہ پڑھائے ہوئے ہیں۔ شیعوں نے الگ بیروں نے الگ۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا۔ کہ میں ایک فقرہ بتلاتا ہوں۔ وہ پڑھ لیا کرو۔ تو پھر طہارت اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اسلام میں کفر۔ بدعت۔ الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہیں۔ کہ ایک شخص صاحب کی کلام کو استقدر عظمت دی گئی۔ جب قدر کہ کلام الہی کو دی جانی چاہیے تھی۔ بھابہ کرنا اسی لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے لگے۔ تو ایک بوڑھی عورت نے اٹھ کر کہا۔ حدیث میں یہ لکھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا میں ایک بڑھیا کے لئے کہتا ہوں اللہ کو ترک نہیں کر سکتا۔

راخبار الدرد جلد ۳ صفحہ ۴ پرچہ ۴ مئی ۱۹۰۵ء

## برکات درود شریف بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### درود شریف دنیا و آخرت کے مجموعہ ہونیک کا ذریعہ ہے

(مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحب)

”از طرف خاکسار غلام احمد۔ بہ اخویم نشی رستم علی صاحب سلمہ۔

بعد سلام مستون آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ بعض اوقات یہ عاجز بیمار ہو جاتا ہے۔ اس لیے ارسال جواب سے قاصر رہتا ہے۔ آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت مجموعہ کرے۔ بعد نماز عشاء درود شریف بہت پڑھیں۔ اگر تین سو مرتبہ درود شریف کا درود مقرر رکھیں۔ تو بہتر ہے۔ اور بعد نماز صبح اگر ممکن ہو۔ تو تین سو مرتبہ استغفار کا درود رکھیں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد غنی عنہ ۱۸ ستمبر ۱۸۸۷ء“

(مکتوبات جلد ۵ صفحہ ۳)

### درود شریف انوار نبویہ کے نزول کا ذریعہ ہے

”ما خود از خطبہ حضرت مولانا عبد الکیم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور (اسکی) کثرت سے یہ درود خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نورانی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لانتہا نائیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر تقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

اور فرمایا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے۔ جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسکو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔ تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔ (اخبار الحکم ج ۷ ص ۷۷ پرچہ ۲۸ فروری ۱۳۹۵ء)

### درود شریف زیارت نبوی اور تنویر باطن کا ذریعہ ہے

(مکتوب بنام پودھری کریم علی صاحب رضی اللہ عنہ)

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ فَمَدَّ وَنَصَحَ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ  
 مشفقِ کریمی السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ بعد نماز مغرب و عشاء یہاں تک ممکن ہو۔  
 درود شریف بکثرت پڑھیں۔ اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر کیا تو سو دفعہ روز و رات  
 مقرر کریں۔ یا سات سو دفعہ ورد مقرر کریں۔ تو بہتر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی  
 اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهَیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهَیْمَ اِنَّکَ حَسْبُکَ مَرْحُوْمٌ  
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهَیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ  
 اِبْرٰهَیْمَ اِنَّکَ حَسْبُکَ مَرْحُوْمٌ یہی درود شریفِ پریم ہے۔ اگر اسکی دلی توفیق اور  
 محبت سے مدد امت کی جائے۔ تو زیارت رسولِ کریم بھی ہو جاتی ہے۔ اور تنویر باطن  
 اور استقامت دین کے لئے بہت موثر ہے۔ اور بعد نماز صبح کم سے کم سو مرتبہ استغفار  
 دلی تفرغ سے پڑھنا چاہئے والسلام .... خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۔ اکتوبر ۱۳۹۵ء

(مکتوبات جلد ۵ نمبر ۵ سفر ۷۷)

## درود شریف قبض روحانی کا علاج ہے

ہر انسان پر قبض اور ببط کی حالت آتی ہے ببط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انتشار پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ برحق ہے۔ نماز میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بغیر وقتہ ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے جب یہ صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ کونکے ساتھ استغفار کرے۔ اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھیں قبض کے دور کو ناسخ کر دیں۔  
(الحمد للہ رب العالمین)

## درود شریف نساء الہی کا اور زیارت نبوی کا ذریعہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ      تَحْمِیْدٌ وَنُصْلٰی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

از عاجز عابد باللہ محمد غلام احمد - بہ انجیم منشی طفر احمد صاحب۔

بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ آپ کا پہنچا۔ حرون حرون اسکا پڑھا گیا۔ اور آپ کے لئے دعا کی گئی..... غور سے ترجمہ قرآن شریف دیکھا کرو..... صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مناسبت و پیروی و محبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے۔ یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کے بعد آسانی یہ امور طے ہو جاتے ہیں۔ والسلام۔ خاک از غلام احمد انقادیان ضلع گورداسپور۔ ۱۱ مئی ۱۸۹۹ء  
(اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۳۵ پرچہ ۳ جون ۱۹۰۹ء صفحہ ۳)

## درود شریف حصول استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ ہے

(ماخوذ از خلاصہ تقریر مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۹۹ء منقول از دیوار دو جلد ۳ علامہ ۱۵۱۴ھ)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے اذیاد اور تجدید کے لئے ہر نمازیں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا۔ تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ملے۔“

بجہ زیارت کے متعلق ایک حوالہ صفحہ ۲۱۱ پر دیکھا جائے۔





عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز دعا میں بدستور مشغول تھا اور انشاء اللہ القدر اسی طرح مشغول رہے گا جب تک آثار خیر و برکت ظاہر ہوں۔ دیر آید درست آید۔ میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ بھی اس تشویش کے وقت اکیس مرتبہ کم سے کم استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے لئے دعا کر لیا کریں۔ اور اب سے مجھے یہ بھی خیال آیا ہے کہ آپ مگر اس تردد کے وقت میں قادیان تشریف لائیں۔ تو غالباً دعا کی قبولیت کے لئے یہ تکلیف بخشی اور بھی زیادہ مؤثر ہوگی۔ سو اگر موافق اور حاجت پیش نہ ہوں تو بعد استغفار مسنون ان دنوں میں جو سفر کے بہت مناسب حال ہیں تشریف لائیں۔ لیکن اگر راہ میں بوجہ بیماری طاعون کے تکلیف قرینہ پیش ہو۔ اور کچھ تکلیف دہ روکیں ہوں۔ جس کی مجھے اطلاع نہیں ہے۔ تو اس امر کو خوب دریافت کر لیں۔ غرض تشریف لانے کے یہی دن ہیں۔ شاید آپ کا یہ کام ہی جناب الہی میں قابلِ رحم تصور ہو۔ مگر میں بار بار آپ کو ہمیشہ کہتا ہوں۔ کہ یہ تکالیف خدا اٹانے کے نزدیک کچھ چیز نہیں ہیں۔ صرف ثواب اور اجر دینے کے لئے خدا اٹانے امتحان میں ڈالتا ہے۔ اس لئے آپ بہت استقلال اور مردانہ شجاعت اور بہادری سے بڑے قوی منبر کے ساتھ روزِ کائنات کے منتظر رہیں۔ کہ جب وہ وقت آئیگا۔ تو ایک دم میں فضل الہی شامل ہو جائے گا۔ آپ کے لئے اس غلوں اور توجہ کے ساتھ دعا کر رہا ہوں۔ کہ بس سے بڑھ کر متھور نہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۳ نومبر ۱۹۰۷ء

(۲) ایضاً (۱) مخدومی مکریمی سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آج آٹھ گھنٹے کا دوسرا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے اضطراب پر دل نہایت دردمند ہوتا ہے۔ خدا ایسا کرے کہ مجھے جلد تر خوشخبری کا خطا پہنچے۔ میں سہ گری سے دعا میں مشغول ہوں۔ اور میری وہ مثال ہے کہ جیسے کوئی نہایت احتیاط سے کسی نشانہ پر تیر مار رہا ہے۔ کہ امید ہے کہ

جلد یا کچھ دیر سے تیر بہوت ہو۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں آپ سے زیادہ اس غم میں آپ  
 کا شریک ہوں۔ آپ خدا کے کریم و رحیم پر پورا پورا اصرار رکھیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ  
 ایک دن خدا تعالیٰ ہماری دعا سن لے گا۔ **إِنَّا لَنَبْتَئِشُ بِكَ رَوْحَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمَ الْكَافِرُونَ**  
 امید کہ حالات سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔ اور میری نصیحت یہی ہے کہ آپ نہ گھبرائیں  
 اور نہ مضطرب ہوں۔ اور رحیم و کریم پر پورا یقین رکھیں کہ اس کی ذات عجیب و غریب قدرتیں رکھتی  
 ہے۔ جن کو صبر کرنے والے آخر کار دیکھ لیتے ہیں۔ اور بے صبر شامت بے صبری سے محروم  
 رہ جاتے ہیں۔ بلکہ ان کا ایمان بھی معرض خطر میں ہی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو  
 آمین ثم آمین۔ میرے نزدیک بہتر خیال ہے کہ ان دنوں میں آپ لپٹے ستھڑے اور درود شریف  
 کا التزام بہت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد تر کامیاب کرے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

فلک رمر غلام احمد از قادیان ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

رسالہ مکتوب بنام فاضل ضیاء الدین صاحب **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** بخمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
 کریم انجم فاضل ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ  
 آپ کا پروردگار غم و غم خط مجھ کو ملا۔ آپ صبر کریں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے صابر بندے صبر کرتے  
 رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان نعموں اور ان پریشانیوں سے نجات دے گا۔ اور درود شریف بہت  
 پڑھیں۔ تا اس کی برکات آپ پر نازل ہوں۔ .. اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔  
 اور اگر طبیعت پریشان ہے۔ تو چند ماہ کے لئے میرے پاس آجائیں۔ زیادہ خیریت ہی۔ والسلام

فلک رمر غلام احمد از قادیان ۵ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ منقول از تشیخہ الامان رحمہ اللہ

رسالہ مکتوب بنام چودھری ادا صاحب مرحوم **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** بخمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
 السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ص۔ صادق آل باشد کہ ایام بنا۔ میں گذار دو با محبت با وفا

ہر ایک مرضی اپنی پر صبر کرنا اور اپنے مولا سے کامل تعلق اور گٹھ جوڑنا چاہیے۔ اور  
مذہبِ نبوی کی کوئی پروا نہ کرنی چاہیے۔ متوکل علی اللہ رہنا چاہیے۔ درود - استغفار و تائید  
قرآن مجید میں لگے رہنا بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے۔ کہ مخالف رو سیادہ اور موافق  
مسدود و مسرف و مبہول گے۔ آپ کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر بلا سے نجات دلائی  
جو ۱۹۹۵ء دالید جلد ۲ نمبر ۳۶ صفحہ ۲۸۷

(۵) روایت حضرت شاہزادہ حاجی عبدالحمید خان صاحب لدھیانوی مبلغ طہران ملک ایران  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماخوذ از مکتوب شاہزادہ صاحب مکتوب بطرف حضرت پیر منظور محمد صاحب  
مستغنی قاعدہ یسرنا القرآن - مدہ از طہران مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء۔

حضرت شاہزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

"جیب یہ عاجز حضرت سرسید بنو غود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر چکا۔ تو منور نے فرمایا کہ  
مشکلات کے وقت بعد از نماز عشاء و دو رکعت نماز قضا کے حاجت ادا کر کے سو دو سو دفعہ  
یا اس سے کم و بیش استغفار اور یا سیاہی سو دو سو دفعہ یا کم و بیش درودِ فہدین پڑھ کر خوب  
نا انگو اللہ تعالیٰ حاجتوں کو ہمیں انکا دے گا۔

چنانچہ ہر رات بندہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خواب میں کھم ایشی فی انکھو  
اللہ تعالیٰ کے ماتحت حل مشکلات اور قضاے حاجات کی بشارت دے دیتا ہے۔ اور دس  
بار انکا ظہر ہو جاتا ہے۔ فالحمد لله علی ذلک"

اور روایتِ محوفی بنی بخش صاحبِ مطہر رولہندی محوفی بنی بخش صاحب سابق کلرک ریلوے لاہور نے  
میرے پاس بیان کیا۔ کہ مجھے ۱۹۸۵ء میں ایک مشکل کے وقت نماز عشاء کے بعد تین سو بار  
درود شریف پڑھنا اہم بنا دیا گیا۔ جس پر عمل کرنے سے امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی۔ اس کے

بعد جلد ہی بیعت کرنے پر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس کے ساتھ تین سو بار استغفار کا اضافہ کریں۔ اور عشاء کی نماز کے بعد اسے پڑھا کریں۔ میں نے کچھ دن تو ایسا کیا۔ مگر اس طرح سے رات کو نیند پوری نہیں ہوتی تھی۔ اور ملازمت کی وجہ سے دن کو سو۔ نے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ اس لئے میں نے اس مشکل کو حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اسکا اصل وقت تو وہی بعد از نماز شام ہے۔ مگر آپ صبح کی نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ اور انہی ایام میں میں نے مسجد مبارک میں مغربی دیوار پر مَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا - آیت اِنَّا السَّابِقُونَ عِنْدَ اللّٰهِ اِزْ سَلَامٌ - وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا (پوری آیت) اور پھر درود شریف بِالْفَاظِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ لکھا ہوا دیکھا (جو حضورؐ نے خود لکھا ہوا تھا) اس محل میں اس وقت سے یہی درود پڑھتا ہوں۔ اور اس وقت اس مسجد کے غسل خانہ کی مشرقی دیوار پر (جواب حجرہ بنا ہوا ہے۔ اور جس کی یہ مشرقی دیوار گول کمرہ کے اوپر کی مغربی دیوار ہے) الہامی فقرہ مُبَارَكٌ وَّ مُبَارَكٌ وَّ مُبَارَكٌ وَّ كُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٌ یَجْعَلُ فِیْہِ لکھا ہوا تھا۔

فاک درمذب رسالہ ہذا عرض کرتا ہے۔ کہ مسجد مبارک کی مغربی اور مشرقی دیوار پر لکھے ہوئے کلمات طببات، اور آیات کریمہ کے متعلق کرمی سو فی بخش صاحب کے اس بیان کی تصدیق، کرمی پیر سررائہ الحق صاحب نعمانی۔ میر مہدی حسینی صاحب۔ حافظ مختار احمد صاحب جمالی پوری اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ذریعہ سے بھی ہو گئی ہے اور یہ بات حقیقی تک پہنچ گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مغربی دیوار پر درود شریف بِالْفَاظِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ لکھا ہوا تھا

## درود شریف کے فضائل - بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### درود شریف و استغفار اور نماز بہترین وظیفہ ہے

ایک شخص نے بیوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ نمازوں کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی ہی کنجی ہے۔ اور اس میں ساری لذت اور خزانے چھپے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کر دو۔ (الحکم جلد ۲، پرچہ ۲، فروردی ۱۹۰۳ء)

### درود شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کی شکرگزاری ہے

پس اسے لوگو اس رسول پر درود اور سلام بھیجو۔ جس کا قدم پر تمام لوگوں کو جمع کیا گیا۔ اور وہ اپنے خداوند پر ایم و منان کی طرف کھینچے چلے آئے۔ جس نے بہت سی مخلوق کو مہلک اور پریشقت جنگوں سے نکال کر امن و امان کے سبزہ زاروں اور باغوں میں پہنچایا۔ اور وہ بہشت زدہ دلوں کو دلیری اور بہادری بخشی۔ اور کھل کر چور ہو چکی ہوئی ماندہ ہتھول کو قوی کیا اور مفلوج ہو چکے ہوئے الوار کو سوجھ کر دیا۔ اور حقانی و سار

فایمہ انشاؤہ صلوٰۃ علی رسول  
کرمہ و اس علی خدمت و جزیو الی  
الرحیم الممتان۔ الذی کھج  
خاقا کثیرا من النفا و زانہما  
الہ۔ برحمتہ الی روضات الامد و الام  
و شجہ قلوبا مروڈۃ۔ و قوی جمعا  
سجورۃ و بدع انوارا مفتودۃ و  
جاء باہمی الدروا بیواقیت والمرجا

وَأَقْلَ الْأَصُولِ وَادَّبَ الْعُقُولَ وَنَجَّى  
 كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ مِنْ سَلَاسِلِ الْكُفْرِ  
 وَالضَّلَالَةِ وَالطَّغْيَانِ - وَسَقَى الْمُؤْمِنِينَ  
 الْمُسْلِمِينَ الرَّاغِبِينَ فِي خَيْرِ مَا حَسَّ  
 الْيَقِينَ وَالسَّكِينَةَ وَالْإِلَاحِيَّةَ  
 وَعَصَمَهُمْ مِنْ طَمَقِ الشَّرِّ وَالْفُسَادِ  
 وَالْخُمُرَانِ - وَهَذَا هَمُّ الْمُنِجِّعِ  
 سَبِيلَ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْإِحْسَانِ.  
 (آپ کا اس ملام صفریہ)  
 فَصَلُّوا عَلَى هَذَا النَّبِيِّ الْمُحْسَنِ  
 الَّذِي هُوَ مظهر صفات الرَّحْمَنِ  
 الْمَنَّانِ - وَهُوَ جِزَاءُ الْإِحْسَانِ لَا  
 إِلَّا حَسَنًا - وَالْقَلْبَ الَّذِي لَا يَدْرِي  
 إِحْسَانَهُ فَلَا إِيمَانَ لَهُ - أَوْ يَضِيعُ  
 إِيمَانُهُ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى هَذَا الرَّسُولِ  
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي سَقَى الْأَخْيَرِينَ كُنَا  
 سَقَى الْأَوَّلِينَ - وَصَبَّغَهُمْ بِمَبْنِغِ نَفْسِهِ  
 وَأَوْخَلَهُمْ فِي الْمَطَهِّسَرِينَ - (بجائے مٹا)

کے نہایت درخشاں اور خوشنور موتی اور یاقوت اور درخشا  
 لایا۔ اور اصول قائم کئے۔ اور عقل کو آداب میں مزیں کیا اور لوگوں  
 کو کفر اور کراہی اور سرکشی کی زنجیر سے نکالا۔ اور مومنوں  
 اور مسلمانوں کو جو آپ کی خیر و برکات کے طالب تھے یقین اور جمعیت  
 اور اطمینان کا پالہ پلایا۔ اور انہیں شر اور فساد اور خسار  
 کی راہوں سے بچایا۔ اور خیر اور سعادت اور نیکو کاری کی تمام  
 راہوں کی طرف رہنمائی کی۔

دلے لوگو! اس محسن نبی پر درود بھیجیے۔ جو خداوند  
 رحمان و منان کی صفات کا منہم ہے۔ کیونکہ احسان  
 کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جس دل میں آپ کے احسان  
 کا احساس نہیں۔ اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں  
 اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے  
 لے اللہ اس امی رسول اور نبی پر درود بھیجے جسے آخرین  
 کو بھی پانی سے سیر کیا ہے۔ جس طرح اس شخص اولین کو سیر کیا  
 اور انہیں اپنے رنگ میں رنگیں کیا تھا۔ اور انہیں پاک  
 لوگوں میں داخل کیا تھا۔

ہم ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مدد و مدافعت بھیجیے۔ آپ  
 نے ہر ایک قسم کی بدعت و بدعتیہ کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائیں۔ لیکن پروا نہ کی

یہی صدق و صفا تھا۔ جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو فرمایا :-

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَمُسُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ  
يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا  
تَسْلِيْمًا (احزاب ۵۶)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس  
نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس  
پر درود اور سلام بھیجو

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان  
کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے  
لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس  
قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں استغفار  
پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری  
کے طور پر درود بھیجیں۔ ان کی ہمت اور صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں۔ تو  
اس کی نظیر نہیں ملتی۔ (اخبار الکرم جلد ۷ صفحہ ۲ پرچہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

نماز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل دعا درود شریف  
”ہر کسے اندر نماز خود دعائے مے کند من دعائے برو بار تو اے بلغ و بہار“  
ترجمہ :- ہر شخص اپنی نمازوں میں اپنے لئے دعائیں کرتا ہے۔ مگر اے موسم بہار اور بلغ میں  
آپ ہی کے پھولوں اور پھولوں کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ (آئینہ کلمات اسلام صفحہ ۲۶)

## درود شریف میں تمام دعائیں آجاتی ہیں

درود حضرت مفتی محمد صاحب (مفتی ہنوز میں لاہور کے دفتر کوٹنٹ جنرل میں ملازم تھے) ۱۹۸۹ء

یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا۔ اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ اپنی ایام میں میں نے ایک حدیث میں پڑھا۔ کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کیا۔ کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہو کر رہ گئیں۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پر زور خواہش پیدا ہوئی۔ کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جبکہ میں قادیان آیا ہوا تھا۔ اور مسجد مبارک میں حضور مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میری یہ خواہش ہے۔ کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں حضورؑ نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی۔ تب سے میرا اس پر عمل ہے۔ کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعائیں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔ اور یہ قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ میرے تجربہ میں آیا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ محمد صادق ۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء

## درود شریف ہی کا ہدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا ہے

### درود شریف صدقہ کی کمی کی تلافی کا ذریعہ ہے

”مجھے اخویم مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کا خط پڑھا۔ میں انشاء اللہ الکریم آپ کے لئے دعا کروں گا۔ تا یہ حالت بدل جائے۔ اور انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ مگر میں آپ کو ابھی صلاح نہیں دیتا۔ کہ اس تنخواہ پر آپ دس روپیہ ماہوار بھیجا کریں۔ کیونکہ تنخواہ قلیل ہے۔ اور اہل و عیال کا حق ہے۔ بلکہ میں آپ کو تاکید می طور پر اور حکماً لکھتا ہوں۔ کہ آپ اس وقت تک کہ خدا تعالیٰ کوئی یا گنجائش اور کافی ترقی بخشے۔ یہی تین روپیہ ماہوار مفتی صاحب کی تنخواہ سب سے کم ماہوار تھی۔“



بھیج دیا کریں۔ اگر میرا کانشنس اس کے خلاف کہتا۔ تو میں ایسا ہی لکھتا۔ مگر میرا نور قلب ہی مجھے اجازت دیتا ہے کہ آپ اس ہتھوڑہ چنہ پر قائم رہیں۔ ہاں بجائے زیادہ کچھ درود شریف بہت پڑھا کریں۔ کہ وہی بدیہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا ہے مکئی ہے۔ کہ اسس بدیہ کے ارسال میں آپ سے سستی ہوئی ہو۔ والسلام  
خاک مرزا غلام احمد غنی عنہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء

## ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درود شریف پہنچاتے ہیں

”سوال۔ السلام علیکم یا اہل القبور جو کہا جاتا ہے۔ کیا مردے سنتے ہیں؟  
جواب۔ دیکھو وہ سلام کا جواب و علیکم السلام تو نہیں دیتے۔ خدا تعالیٰ وہ سلام ان کو پہنچا دیتا ہے۔ اب ہم جو آواز سنتے ہیں۔ اس میں ہوا ایک واسطہ ہے۔ لیکن یہ واسطہ مردہ اور تمہارے درمیان نہیں لیکن السلام علیکم میں خدا تعالیٰ نے ملائکہ کو واسطہ بنا دیا ہے۔ اسی طرح درود شریف ہے۔ کہ ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیتے ہیں۔“  
(انخبار البدر جلد ۳ عن پیر پور ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

برکات الہیہ انہی پر نازل ہوتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں  
دواؤ الایمان کے اس بارہ میں کلام کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے تصدیق جہاد آیات قرآن کریم  
”ہاں صاحب ایک شہد گزشتہ میں فرماتے ہیں:-

پیر پیغمبر سالک شہیدے اور شہید شیخ مشائخ قاضی ملا در درویش رسید  
برکت تن کو اگلی پڑھتے رہیں درود

یعنی جس قدر پیغمبر اور سالک اور شہید گذرے اور شیخ مشائخ اور قاضی ملا اور نیک درویش

ہوئے ہیں۔ ان میں سے انہیں کو برکت ملے گی۔ جو جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

یہ اشارہ اس آیت کی طرف ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا اَسْلِمًا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ یعنی اللہ اور تمام فرشتے اس کے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایماندار ہو۔ تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔ اے نبی ان کو کہہ دے۔ کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو۔ تو اؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا ابی تم سے پیار کرے۔ اور تمہارے گناہ بخش دیوے۔ (دست بخن صفو ۱۰۳)

### بعض الفاظ درود شریف از ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”اے درود شریف وہی بہتر ہے۔ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔“

ترجمہ اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا ہے۔ تو بہت ہی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکات عطا فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر برکات نازل کیں۔ تو بہت ہی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

اس درود کی فیضیلت جو الفاظ ایک پر سہیزگار کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ان میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔ پس خیال کر لینا چاہیے کہ جو پر سہیزگانوں کا سردار اور نبیوں کا سپہ سالار ہے۔ اس کے منہ سے جو لفظ نکلتے ہیں۔ وہ کس قدر متبرک ہوں گے۔ غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔ یہی اس عاجز کا ورد ہے۔

تعداد کی پابندی ضروری نہیں | اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہیے۔ اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں۔ کہ جب تک ایک حالت رقت اور بیخودی اور تاثیر کی پیدا ہو جائے۔ اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔ ”مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۸“ موزوں تروقّت | ”بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو۔ درود شریف بکثرت پڑھیں۔ اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر گیارہ سو دفعہ روز و رات مقرر کریں یا سات سو دفعہ روز و رات مقرر کریں تو بہتر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یہی درود شریف پڑھیں۔

اس درود شریف اگر اسکی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے۔ تو زیارتِ رسول کے بعض برکات اکرم بھی ہو جاتی ہے۔ اور تنویرِ باطن اور استقامتِ دین کے لئے بہت

مؤثر ہے۔ ”مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ صفحہ ۷۶“

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ! حضرتِ رسول و اہلِ حضرت کی آل پر درود اور برکات اور سلام بھیج۔ تو بہت ہی تعریف والا اور بزرگی والا ہے

جو عداوت میں پیشگی دشمنی کا مرتب رسالہ

نوٹ ۱۔ یہ الفاظ درود شریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد مبارک کے اندر مغربی دیوار پر مع بعض آیات قرآن کریم بہ ترتیب ذیل لکھوائے ہوئے تھے جیسا کہ بہت سے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی بلا اختلاف معلوم ہوا ہے۔ جیسے صوفی نبی بخش صاحب متوطن راولپنڈی سابق کلرک محکمہ ریلوے لاہور پیر سراج الحق صاحب نعمانی حضرت مولوی شیر علی صاحب، میر مہدی حسین صاحب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہم رضی اللہ عنہم وارضاهم اجمعین۔

## سورت کتبہ

مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا

اِنَّ اَيُّدِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ وَمَنْ يَسْعَ عِزَّ الْاِسْلَامِ يَنَالْ اَيْمَنُ مَنَّهُ وَهُوَ فِي الْاَمْرِ سَيِّدٌ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَيُّدٌ مَّجِيدٌ

اس درود شریف پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے میرے پاس بیان کیا ہے۔ کہ حضرت کے بعض برکات مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ اس درود شریف کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ مجددیت سے قبل بھی اور اس کے بعد بھی ہزار بار مرتبہ پڑھا۔ اور اس کو پڑھنے سے حضور پر بہت برکات اور معارف نازل ہوئے۔

۱۔ اس کتبہ کے علاوہ اس مسجد کی مشرقی دیوار پر یعنی اس کے غسل خانہ والے کمرے کی مشرقی دیوار پر جسے بعد میں کسی قدر تہہ بن کے ساتھ مسجد کا حجرہ بنا دیا گیا مشرقی طرف یہ اہام الہی لکھا ہوا تھا۔ مَبَارَكٌ وَّمُبَارَكٌ، وَكَأَنَّ اَمْرًا مُّبَارَكًا يَجْعَلُ فِيْكَ

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَافْضِلْ الرُّسُلَ وَخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۷ و ۲۴۸)

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ

(سردہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۰)

(۵) رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَآلِہِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاصْحَابِہِ عَمَائِدِ الْمِلَّةِ وَالدِّیْنِ وَعَلَى جَمِیْعِ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ (سردہ خلافت صفحہ ۲۵۰)

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ (براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۰)

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (کشتی نوح صفحہ ۲۵۰)

ترجمہ: اے اللہ اپنے نبی اور اپنے محبوب اپنے تمام انبیاء کے سردار اور تمام رسولوں میں سے افضل اور تمام سفیروں کے برگزیدہ اور تمام انبیاء کے خاتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر درود اور برکات اور سلام بھیج۔ (۱) اے اللہ ہمارے سردار اور خاتم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی تمام آل اور اصحاب پر درود بھیج (۲) اے میرے رب اپنے نبی اور اپنے محبوب خاتم النبیین خیر المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی آل الطیبین الطاہرین پر اور آپ کے صحابہ کرام پر جو ملت اور دین کے ستون ہوئے ہیں۔ اور اپنے تمام نیک بندوں پر درود اور سلام اور برکات بھیج۔ (۳) اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج (۴) اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود اور برکات اور سلام بھیج۔

نوٹ :- پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے میرے پاس بیان کیا کہ اوائل ایام دعوت مسیحیت و مہدویت میں جبکہ حضور لدھیانہ میں تشریف فرما تھے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ درود شریف بہت پڑھا کریں میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے خود اپنی زبان مبارک سے درود کے الفاظ پڑھا کر بتائیں تاکہ میں اپنی الفاظ میں درود پڑھا کر لوں۔ اس میں زیادہ برکت ہوگی۔ میری اس درخواست پر حضور نے درود شریف کے الفاظ دو طرح پر پڑھا کر مجھے سنائے۔ اور فرمایا کہ ان دونوں میں سے کوئی سا درود شریف پڑھ لیا کریں۔ ان میں سے پہلا درود تو وہی تھا جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ (اور ادبر علی میں بیان ہو چکا ہے) اور دوسرا درود شریف حضور نے یہ ارشاد فرمایا جو اوپر کے نیچے کشتی نوح کے حوالہ سے بیان ہو چکا ہے،

”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ“ (راستہ باربر این زبان اردو و انگریزی ضخیمہ سمرمہ ششم آریہ وغیرہ)

(۹) میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی نے میرے پاس بیان کیا کہ میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کن الفاظ سے درود بھیجا کروں۔ تو حضور نے مجھے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ سَلِّ اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ۔

(۸) اسے اللہ اپنے تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجے۔ (۹) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود اور سلام بھیجے۔

(۱۰) رَبِّ ... صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ - وَهَبْ  
لَهُ مَرَاتِبَ مَا وَهَبْتَ لِغَيْرِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ - رَبِّ أَعْطِهِ مَا أَرَدْتَ أَنْ تُعْطِيَنِي  
مِنَ النِّعَمَاءِ ثُمَّ اغْفِرْ لِي بِوَجْهِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحْمَاءِ (اعجاز المصحف صفحہ ۲۰۰)  
(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْدَ دَهَيْتِهِ وَغَيْبِهِ وَحُزْنِهِ  
لِهَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِ الْوَارِثَ رَحْمَتَكَ إِلَى الْأَبَدِ (برکات الدعا صفحہ ۲۸)  
(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ (تمام المعجم صفحہ ۲۸)  
(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مُحَمَّدٌ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسْبُكَ

نوٹ ۱: درود شریف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے کہ:-  
”وہ کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہیے  
اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں۔ کہ جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو  
جائے۔ اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے“ دکن پناہ ص ۱۸ نیز ارشاد:-  
”وہ کسی تعداد کی شرط نہیں۔ استدر پڑھا جائے۔ کہ کیفیت صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے۔ اور ایک انشراح اور لذت  
اور ریاضت قلب پیدا ہو جائے“ (ایضاً صفحہ ۲۶) ظاہر ہوتا ہے کہ جن ارشادات میں حضور نے درود شریف کی  
کوئی خاص تعداد (مثلاً ۱۰۰-۲۰۰-۳۰۰-۴۰۰ یا ۱۱۰۰ روزانہ) بتائی ہے۔ اس اصل مقصود کثرت پڑھنا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۰) (اے میرے رب) تمام رسولوں میں سے برگزیدہ اور تمام متقیوں کے پیشوا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درود  
بھیج۔ اور آپ کو وہ مراتب بخش جو نہ کسی اور نبی کو نہیں بخشے۔ اے میرے رب بونعمتیں تو نے مجھے دیئے  
تو کارادہ کیا ہے۔ وہ بھی آپ کو ہی دے۔ اور میرے اپنے وجہِ کرم کے طفیل بخش دے۔ اور تو تمام کرم گروہوں سے  
بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (۱۱) اے اللہ! آپ پر اور آپ کی آل پر اسقدر درود اور سلام امد و برکات بھیج  
جسقدر آپ نے اس امت کی خاطر ہم دُعا کیا۔ اور ابد الابد تک آپ پر اپنی رحمت کے انوار نازل فرما۔  
(۱۲) اے اللہ! آپ پر اور آپ کی تمام آل اور اصحاب پر درود اور سلام اور برکات بھیج۔ (۱۳) اے میرے  
رب اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیج۔ اس دنیا میں بھی اور بعثت ثانی میں بھی۔

# احادیث نبویہ در بارہ درود شریف

## فضائل و برکات درود شریف

جو آنحضرت پر درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے

را، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَمَحَ مِجْمَحًا  
 (ترمذی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔)

یعنی اللہ تعالیٰ اسکی کوتاہیاں معاف کر دیگا۔ اور ان کے شر سے اسے محفوظ رکھے گا۔ اسے عظمت و رفعت بخشے گا۔ اسے تیر و برکت نصیب کرے گا۔ اسکی اپنے متناہد کو پورا کرے گا۔ اس کے مستقبل کو سنوار دے گا۔ اسے اپنی رحمت کا نورد بنائے گا۔ اور اسے ناپسندیدہ باتوں سے پاک کر کے اور پسندیدہ امور سے آراستہ کر کے خود اسکی مدح و ثنا کرے گا۔ اور اپنے ملائکہ اور اپنے پاک بندوں کی زبان سے بھی اسکی ستائش کہے گا جیسا کہ اس لفظ کے معنی سے ظاہر ہے، اسی کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

اگر خواہی کہ حق کو مد ثنا یست | بشوازل ہشتاخوان محمد

یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدح و ثنا کرے۔ تو تم سچے دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ثنا خواں بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدح و ثنا کرے گا اور کرے گا



اس حدیث کی تصدیق قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْخَبَرَةِ  
فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَاتٍ (انعام ۷۰: ۷۱) جو شخص نیک کام کرے گا۔ اسے اس کے  
نیک کام کے ہر نیک دس گنا اجر ملے گا۔ پس جو خیر و برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے لئے کوئی شخص چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ وہی خیر و برکت خود اسے ہی عطا کرے گا۔

اس حدیث میں اور ایسا ہی دوسری احادیث میں دس سے مراد یہ نہیں کہ ہر ایک  
درود خواں کو اس کے درود کی تعداد کے مطابق نیکیاں اجر ملے گا۔ بلکہ جو درود خدا تعالیٰ  
کا خطاب میں قبولیت کے لائق ہو۔ یا اللہ تعالیٰ کی سناری اور کرم سے جس درود کو خیر  
قبول ہوتا ہے۔ اس کا کم سے کم اجر یہ ہوگا۔ اور اس کے زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ جبکہ  
زیادہ محبت اور اخلاص سے۔ اور پابندی شرائط کے ساتھ درود بھیجا جائے گا۔ اس میں  
اجر زیادہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (موقوفاً) مروی ہے  
کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت عذگی کے ساتھ (ایک بار) درود  
بھیجے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اس کے بدلہ میں ستر بار درود بھیجیں گے۔

... ان چاہتے۔ تو اس میں کمی رکھے۔ اور چاہے۔ تو زیادہ کرے۔ دَعَاءُ الْاَنْبِيَاءِ بِحَمْدِ اللَّهِ  
ذُو الْعَرْشِ الْعَظِيمِ کے ستر دعاؤں کے نہیں۔ بلکہ اس کے ستر سن ثناء اور تعظیم و تحکیم کے ہی  
میں۔ اس لئے درود کی دعاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی صفت  
حَمِيدٌ عَزِيزٌ کے ساتھ کہتے کیا ہے۔ نیز درود ایک دعا ہے۔ اور دعا کی  
قبولیت کے لئے بموجب آیتِ اِيَّاكَ تَعْبُدُ وَاِيَّاكَ تَسْتَعِينُ نیز آیتِ اِنَّا  
لَذِينَ اٰمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالتَّوْبَةِ وَالْعَمَلِ اِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ  
(بقرہ ۵۷) ان تک کوشش اور عملی عبادت بھی عمر بھر ہے۔ اس آنحضرت صلی اللہ

علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ علی اور پیر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء میں آپ کی عظمت شان کے اظہار میں اور آپ کے عقائد کی پیروی میں کوشاں رہے۔

اس حدیث میں یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیے۔ اور درود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ سے زیادہ خیرات، وبرکات، اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئیں۔ اور اس دعا کے دائرہ کو بہت وسیع کرنا چاہیے۔ و بانشاء التوفیق۔

### درود شریف غفور ذلّٰب حصولِ حسن اور دفعِ درجہ کا ذریعہ

ترجمہ۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو تشریف لائے تو حضور کے چہرہ پر خاص غور پر بشارت تھی صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آج حضور کے چہرہ انور پر خاص غور پر خوشی کے آثار ہیں فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ نے آکر مجھے کہا ہے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک بار الحمد للہ سے درود بھیجے گا۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اسکی

(۱) عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ  
رَوَيْتُ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ أَمَّهَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا  
حَبِيبَ نَفْسٍ يُرَى فِي وَجْهِهِ الْبَشَرُ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَبَحَثْتَ  
الْيَوْمَ حَبِيبَ النَّفْسِ يُرَى فِي  
وَجْهِكَ الْبَشَرُ قَالَ أَجَلُ. أَتَانِي  
أَيُّ وَرَقَةٍ قَدْ قَالَ مَنْ صَلَّى  
عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَوَاتًا  
كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَسْرَ

حَسَنَاتٍ وَمَعَافٍ عَشْرَ  
سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ  
وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا.  
جلالہ الافہام مؤلفہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ  
علیہ بحوالہ مسند امام احمد حنبل رحمہ اللہ

دس نیکیاں نکلے گا۔ اور اسکی دس  
بدیاں معاف فرمائے گا۔ اور اسے دس  
درجے بلند کرے گا۔ اور ویسی ہی رحمت  
اس پر نازل کرے گا۔ جیسی اس نے  
تمہارے لئے مانگی ہوگی

یہ حدیث کسی قدر تفسیر الفاظ کے ساتھ اور بھی کئی طریقوں سے مروی ہے۔ چنانچہ  
سنن نسائی میں بھی آئی ہے۔ اور ترمذی تقریباً اسی مضمون کی ایک حدیث جلالہ الافہام  
میں بحوالہ کتاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف قاضی اسماعیل بن اسحاق  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس طرح ایک حدیث اس بارہ میں حضرت  
عبد الرحمن بن عبد بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی جلالہ الافہام میں بحوالہ مسند امام احمد حنبل  
ومن عبد الحمید مذکور ہے۔

اس حدیث میں درود شریف کے جو برکات بیان ہوئے ہیں۔ ان کی طرف خود لفظ  
صلوٰۃ کے لغوی معنی بھی رہنمائی کرتے ہیں۔ کیونکہ لغت میں اس کے معنی استغفار  
کے اور مغفرت کے بھی ہیں۔ اور اسی طرح اس کے معنی عظمت و رفعت بخشنے کے  
اور اس عا کے لئے دعا کرنے کے بھی ہیں۔ اور اس حدیث میں اس بات کی بھی تعلیم دی گئی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر درود پوری توجہ اور عقد ہمت سے ادا حقیقی  
محبت اور السوزی کے ساتھ بھیجنا چاہیے۔ اگر یہ کہ محض کثرت شمار کوئی خاص فضیلت  
کی بات نہیں۔ بلکہ اصل فضیلت اس بات میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی  
آلہ وسلم پر بہتر سے بہتر طور پر درود بھیجا جاوے۔ اس بارہ میں اور بھی کئی احادیث آئی ہیں۔

## درود شریف باطنی پاکیزگی اور حافی ترقی اور اعلیٰ کمالات کے حصول کا ذریعہ ہے

(۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ صَلَوَاتُكُمْ عَلَيَّ زَكَاةُ كَلِمَةٍ رَجُلًا أَلْفَاهُمْ بِهِ لَكَ كِتَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْمَاعِيلَ بِهَا اسْمُاقُ

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ درود شریف ایک اہم و تمام روحانی آلاتوں میں سے پاک کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اعلیٰ سے اعلیٰ کمالات انسانی پر پہنچاتا ہے۔ درود شریف کی اس خاصیت کی طرف قرآن کریم میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے کہ آیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا میں درود شریف کا حکم دے کر آیت: مَا كَانَ لِأَنْتُمْ أَنْ تَتْلُوا آيَاتَهُ اسْمًا إِلَّا أَنْتُمْ تَتْلُوهُنَّ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ میں بتایا ہے۔ کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔ اور آیت: هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ عَلَى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ میں بتایا ہے۔ کہ جو شخص درود شریف پڑھے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجتا ہے۔ وہ دس بار درود بھیجتا ہے۔ اور انوار الہیہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ اور یہ رحمت اس پر بار بار اپنا فیضان کرتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت اس پر ایسا آجاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا خاص مقرب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ

اسے خداوند تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کی بشارتیں آنے لگتی ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا اجر اور کرامت پاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے درود بھیجنا ان برکات کا ذریعہ ہے۔ اور جب اس آیت کے ماقبل کو دیکھا جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فیضانِ اہلِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کے برکات میں سے ہے۔ اور یہ کہ جتنے رکوعی شخص اللہ تعالیٰ کی اس رحمت اور اس احسان کو یاد کر کے استغاثہ بجالائے گا۔ اسی قدر اس پر یہ فیضان زیادہ ہو گا۔ سبحان اللہ! اس سرور کائنات حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِدَعْوَةِ الْغُرَبَاءِ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا یعنی قربت کا ذریعہ ہے زیادہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود بھیجنے کا التزام رکھو۔ کیونکہ آپ ہی کا وجود حقیقی مرنے سے۔ اور اس فیضان کا حصول آپ پر درود دینے سے (اللہ سے) اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک مکتوب بنام چودھری شمس علی صاحب روضۃ الدین درود شریف کو تنویر باطن اور استقامت کا ذریعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”یہی درود شریف (یعنی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ ناقل، پڑھیں اسکی دلی ذوق اور محبت سے امداد و امت (یعنی ہیلگی۔ ناقل) کی جائے۔ تو زیارت رسول کریم بھی ہو جاتی ہے۔ اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بھی بہت مؤثر ہے۔“ (مکتوبات احمیہ جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۷)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے والا شخص اقرب راہ سے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ تشریف لے جائے۔  
 الْمَلِئُكَ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَالْبَشْرُ إِلَى الْجَنَّاتِ الَّتِي كُنْتُمْ تُؤْمَدُونَ (خم سجدہ) کے مطابق اسی زندگی میں جنت کی نشانتیں ملنے لگیں گی بلکہ خود بہشت کو پایا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ محض کثرت تعداد کوئی چیز نہیں جب تک اس کا

ساقہ جرش محبت نبوی اور دلسوزی نہ ہو۔ وَمَا التَّوْفِيقُ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط۔

## درود شریف نجات اخروی کا ذریعہ ہے

آنحضرت پر درود بھیجنے میں خود درود بھیجنے والے کی بہتری اور بہبودی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اس کے خطر ات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا۔ جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ (تیسرے تواتر) اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے۔

۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَنْجَمَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ وَالْمَوَاطِنِهَا أَكْثَرُكُمْ عَمَلًا فِي الدُّنْيَا صَلَوَاتِي فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ كِفَايَةً وَلَكِنْ خَصَّ الْمَوْءِنِينَ بِذَلِكَ فَيُسَبِّحُونَهُ عَلَيْهِ دُونَ سَائِرِ الْمَوءِنِينَ

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ درود گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور وہ حدیث یہ ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے ایک کفارہ ہے

۵) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً مَلَأَتْهُ اللَّهُ مَلَكُوتًا وَكَثُرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ دُونَ سَائِرِ الْمَوءِنِينَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا اَجْلًا وَالْاَهْلَامُ بِحَوْلِهِ  
كَمَا الْقَلْبُ عَلَى الذِّهْنِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ لَا بِنِ ابْنِ عَالَمٍ

جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا۔ اس  
پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر  
درود بھیجا جائے۔ اس سے اٹھنے سے قبل درود بھیجنے والے کے گناہ بخشے جاتے ہیں  
اور وہ حدیث یہ ہے۔

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ بَيْنَهُ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ  
إِذَا مَرَّوْ بِعَلَى السَّابِكِ قَالَ  
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اقْعُدُوا  
فَإِذَا دَعَا الْقَوْمُ آمَنُوا عَلَى  
دُعَائِهِمْ فَإِذَا صَلُّوا عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلُّوا مَعَهُمْ حَتَّى يَقُولُوا  
ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ  
لِبَعْضٍ طُوبَى لِمُؤَلَّاهِ  
يَرْجِعُونَ مَقْمُورًا لَّهُمْ  
وَعَلَّا الْاَهْلَامُ مِنْهُ بِحَوْلِهِ ابْنِ عَالَمٍ ابْنِ عَالَمٍ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ  
آلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں  
کی ایک جماعت اس کام پر مینیں ہے کہ وہ  
پھرتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ اللہ تعالیٰ  
کے ذکر کی کسی مجلس کے پاس پہنچتے ہیں۔  
تو وہاں ٹھہر جاتے اور ایک دوسرے کو ٹھہر  
لیتے ہیں۔ پس جب وہ لوگ دعا کریں۔ تو فرشتے  
آمین کہتے ہیں۔ اور جب وہ خدا کے نبی صلی اللہ  
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ تو وہ فرشتے  
بھی درود بھیجنے میں الٰہ کی تائید میں شامل ہو جاتے ہیں  
اور جب لوگ اس کام فارغ ہو کر واپس جاتے ہیں تو  
فرشتے ایک دوسرے کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہ لوگ کیا  
ہی خوش نصیب ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مغفرت  
اور بخشش پا کر واپس جا رہے ہیں۔



اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ درود شریف بھی ذکر الہی ہی ہے۔ ذکر الہی اسی بات کا نام نہیں ہے کہ تسبیح و تقدیس اور تحمید الہی کی جائے۔ بلکہ دعا اور درود شریف بھی ذکر الہی ہی ہے۔

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے موقوفہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنا انسان کو گناہوں سے بالکل پاک کر دیتا ہے اور وہ روایت یہ ہے:-

<p>ترجمہ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنا اس کو کبھی بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے۔ جتنا کہ ٹھنڈا پانی دیاس کو، اور آپ پر سلام بھیجنا اگر دنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فیصلت رکھتا ہے۔ اور آپ کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔</p>	<p>عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَفْضَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ لِلْخَطَايَا مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ - وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرَةِ الرِّقَابِ - وَحُبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ مَخْرَجِ الْأَنْفُسِ - أَوْ قَالَ مِنْ مَرْبِ السَّيِّئَاتِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَفْذِيرُ مَشْرُوحِ التَّارِيخِ خَلِيلٌ وَتَرْغِيبٌ اِمْتِنَانِي</p>
--	--

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ درود اور سلام کی بنا محبت نبویؐ پر ہونی چاہیئے اور اسی صورت میں وہ گناہوں سے بھی نجات دلاتا ہے۔ جب کسی دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت جاگزیں ہو۔ اور اس محبت کی بنا پر اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حق میں درود اور سلام نکلتے۔ تو اس دل میں کوئی گناہ نہیں

ظہر سکتا۔ اور محبت نبوی کے بغیر درود کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

## درود شریف قیامت کے روز آنحضرت کے ساتھ خاص تعلق اور قرب فریج ہوگا

۹، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَنِّي مَسْلُوكًا (مسند اللہ علیہ سلم)  
(جامع ترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے روز میرے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ تعلق اور قرب رکھنے والا شخص وہ ہوگا۔ جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے والے کو آپ کے ساتھ روحانی مناسبت اور خاص تعلق حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں ہے۔

۱۰، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُنُوبِي أَكْثَرُكُمْ عَنِّي مَسْلُوكًا فِي الدُّنْيَا (تفسیر ترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اس دن کے ہر ایک (پہلوئاک) مقام میں تم میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا۔ جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا ہوگا۔

حوالہ شعب الایمان للبیہقی و تاریخ ابن عساکر

## درود شریف قیامت کے روز شفاعت نبوی کا ذریعہ ہوگا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا۔ قیامت کے روز میں اسکی شفاعت کروں گا۔

روایع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص میرے لئے یہ دعا کریگا  
اللَّهُمَّ الْخِزَانَةَ لِي وَأَنَا أَسْأَلُكَ عَنْهَا  
عیدِ دسم پر درود بھیج اور آپ کو قیامت کے روز اپنے خاص قرب کے مقام میں جگہ دیجیو، اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

## درود شریف تمام دعاؤں کی جامع اور سب سے افضل دعا ہے

ترجمہ۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رات کا دو تہائی حصہ گزر چکے کے وقت اٹھ کر اپنے گھر والوں اور ارد گرد کے لوگوں کو

(۱۱) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (جلاء الافہام صفحہ ۵۷ بحوالہ بن شابر)

(۱۲) عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْمُقْعَدِ الْمُقَرَّبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. (جلاء الافہام صفحہ ۵۸ بحوالہ معجم کبیر طبرانی)

(۱۳) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا ذَهَبَ ثَلَاثًا اللَّيْلُ قَامَ فَقَالَ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ  
اِذْكُرُوا اللَّهَ. جَاءَتْ  
السَّارِجَةُ تَتَّبِعُهَا  
السَّارِدَةُ. جَاءَ الْمَوْتُ  
بِمَا فِيهِ. جَاءَ الْمَوْتُ  
بِمَا فِيهِ. قَالَ أَبِي فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ  
السَّلَوةِ عَلَيْكَ فَكَمْ  
أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوةٍ  
قَالَ مَا شِئْتُ. قُلْتُ  
الرُّبْعُ؟ قَالَ مَا شِئْتُ  
فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لِي  
قُلْتُ النِّصْفُ؟ قَالَ مَا  
شِئْتُ. وَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ  
خَيْرٌ قُلْتُ فَالثَّلَاثِينَ؟  
قَالَ مَا شِئْتُ. فَإِنْ زِدْتُ  
فَهُوَ خَيْرٌ. قُلْتُ أَجْعَلُ  
لَكَ صَلَوةً كُتْمًا

نماز تہ کے لئے جگہ کا کہ نہیں) فرمایا کرتے تھے  
کہ اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کو یاد کرو۔ وہ  
ہو لہاک (زلزلہ آور) گھڑی سر پر آہنچی ہے  
جبکہ بعد ساتھ ہی دوسری (اور بھی زیادہ  
ہو لہاک) گھڑی آجائے گی۔ موت مع ان  
آفات کے ہوا سکتی ہے کہ ساتھ آجاتی  
ہیں۔ سر پر آہنچی ہے۔ ہاں وہ موت مع  
اپنے ساتھ کی آفات کے بس آہی پہنچی ہے۔  
اس حدیث کے راوی، اُتی کہتے ہیں۔ میں نے  
ایک مات حضور کے جگہ سے پر اٹھ کر عرض  
کیا یا رسول اللہ۔ میں اپنی دعا کا ایک بہت بڑا  
حصہ حضور کے لئے مخصوص کر دیا کرتا ہوں مگر  
بہتر ہو کہ حضور ارشاد فرمادیں کہ میں اپنی دعا  
کا کتنا حصہ حضور کے لئے مخصوص کیا کروں۔ فرمایا  
جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا ایک چوتھائی، فرمایا  
جتنا چاہو اور اگر اس سے زیادہ (حصہ میرے لئے مخصوص  
کیا کرو۔ تو زیادہ بہتر ہو گا۔ میں نے عرض کیا۔  
نصف حصہ؟ فرمایا۔ جتنا چاہو۔ اور اگر اس سے بھی  
بڑھا دو۔ تو اور بھی بہتر ہو گا۔ میں نے عرض کیا

قَالَ إِذَا تَكُنَّى حَمَلًا  
بِغَفَرَتِكَ ذَنْبُكَ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ  
(جامع ترمذی)

دو تہائی افرمایا جتنا چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرو  
تو اور بھی بہتر ہو گا۔ بچے غرض کیا کہ میں اُنہ اپنی تمام دعاؤں  
مضمون کے لئے ہی مخصوص رکھا کر دینگا۔ فرمایا اے میں تمہارا سب  
منور تیں اور حاجتیں آجائیں گی۔ اور اللہ تمہارے سارے کام دے  
کر دینگا۔ اور تمہارا سارا رازیں پوری کر دینگا اور تمہارا سارا کام

اس حدیث کے مضمون کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فعل  
سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

ہر کسے اندر نماز خود دعا می کند من دعا مانے بر و بار تو ابلغ و بہار  
یعنی دوسرے لوگ تو اپنی نمازیں اپنے ذاتی مطالب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ مگر میں  
محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے اور حضور  
کے رفیع درجات کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔

اور اس حدیث میں یہ بھی تعلیم پائی جاتی ہے۔ کہ سچے مومن کے لئے منوری ہے۔ کہ  
اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دعائیں کرنے پر اسلام کی ترقی کے لئے۔ اعلیٰ کلمۃ اللہ کے  
لئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے تمام مقاصد کے پورا ہونے کے لئے۔ آپ کی  
حقیقی شان کے لوگوں پر روشن ہونے کے لئے اور آپ کے فیوض و برکات سے سب  
لوگوں کے کامل طور پر فیض یاب ہونے کے لئے اور اسی طرح دین اسلام کی ترقی کے لئے  
دعائیں کرنے کو ہمیشہ اور ہر حال میں مقدم رکھے۔ اور اپنے تمام مقاصد کو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وعلی آلہ وسلم کے مقاصد کے تابع کر دے۔ اور کوئی ایسا مقصد اپنا نہ بنائے۔ جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مقاصد سے خارج ہو۔ اور اپنی تمام دعاؤں کا مرکزی  
نقطہ درود شریف کو بنائے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو شخص یہ مسلک

اختیار کرتا ہے۔ اسکی تمام ضرورتوں کے پورا کرنے کا اللہ تعالیٰ آپ ہی متکفل ہو جاتا ہے۔ وَمَا الشَّيْءُ فِیْ ظِلِّ الْاَیَّامِ بِاللّٰهِ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اسی طرح اس حدیث سے یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنا حسن خاتمہ اور بہترین سوت نصیب ہونے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے کیونکہ اس حدیث میں بڑے انجام سے ڈرا کر اس سے بچنے کا یہ ذریعہ بتایا گیا ہے کہ آدھی رات کے بعد اٹھ کر نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کی جائیں۔ (دیکھی طرف آیت وَمِنْ اَللَّیْلِ فَتَمَجِّدْہِ نَافِلَہٗ لَکَ۔ عَسٰی اَنْ یَّعْزَلَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْسُوْدًا اِسْرَآئِیْل ۹۹) بھی رہنمائی کرتی ہے۔ اور ان دعاؤں میں سے بہترین اور جامع دعا اس حدیث میں درود شریف کو بتایا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ درود شریف دنیا و آخرت کے محمود ہونے کا اور انجام کے بہتر ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور اس بات کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے۔

وہ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔ بعد نماز عشاء، درود شریف بہت پڑھیں۔  
دکھوتات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ صفحہ ۳

اس حدیث کی بنا پر ایک دفعہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت اقتدا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عہد کیا تھا کہ میں باقی سب دعاؤں کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود ہی بھیجا کروں گا۔ جس پر حضور نے ہاتھ اٹھا کر حضرت مفتی صاحب کے لئے دعا کی۔ اور اس طرح سے اس حدیث کی تصدیق فرمائی۔ اور اس بات کو بہت پسند فرمایا۔ حضرت مفتی صاحب کا اب تک اسی پر عمل ہے۔

## درود شریف قبولیت دعا کا ذریعہ ہے

(۱۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْشٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ كَفَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنْتُ أَصِيَّ وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ  
فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالنَّشَاءِ  
عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ.

(جامع ترمذی جلد ۱ صفحہ ۷۶)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنه سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں  
(مسجد میں) نماز (نفل) پڑھ رہا تھا۔ اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دوپہ (تشریف لے کر)  
تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ حضور  
کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب میں (آخری تشہد  
کیلئے) بیٹھا۔ تو میں نے اپنے لئے دعا شروع  
کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اور  
اسکے بعد اپنے لئے دعا کرنے لگا۔ اس پر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم نے فرمایا۔ اب خدا تعالیٰ ہی  
جو مانگا ہو، مانگو تمہیں دیا جائیگا۔ مانگو تمہیں دیا جائیگا

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حمد و ثناء الہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیہ  
آلہ وسلم پر درود بھیجنا قبولیت دعا کا ذریعہ ہے۔ اور بعض احادیث میں یہ بھی آتا ہے  
کہ تشہد کے اذکار کے بعد یعنی التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ سے لیکر عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ تک پڑھنے  
کے بعد جو دعا چاہیں۔ کر سکتے ہیں۔ اور اسکا مطلب بھی دراصل یہی ہے۔ کیونکہ تشہد  
کی۔ عا میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تعظیم بھی موجود ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم

کے حق میں سلام۔ رحمت اور برکات کی دعا یعنی درود بھی۔ اور اس کی قریب المینہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی منہ درجہ ذیل حدیث ہے۔

(۱۵) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِيعٍ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعَةً  
 إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ عَجَلْتُ أَيُّهَا الْمُمْسِي  
 إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَأَحْمَدِ  
 اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَمَنْ  
 عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ  
 صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ  
 فَحَمِدَ اللَّهَ وَمَنْ عَلَى  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُمْسِي  
 ادْعُ تُجَبِّبَ - هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ  
 در جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۸۴

حضرت فضالہ بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے کہ ایک دفعہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ہمراہ میں محسوس فرمایا ہے۔ اسی دوران میں ایک شخص  
 آکر نماز پڑھنے لگا۔ اور جب اس نے نماز پڑھ کر تشریف  
 لے کر اترتا ہوا اور درود کے بعد یہی ایوں دعا کرنے  
 لگا کہ اے اللہ مجھے بخش دے۔ اور مجھ پر رحم فرما اور  
 درود نماز کے بعد تو انھیں صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اسے فرمایا کہ اگر تیری قوم نے درجائے میں سے کسی کو  
 جہاد میں بھیجا تو اسے (اس کے لئے) سب سے پہلے اللہ تعالیٰ  
 کی حمد و ثناء کرے۔ تو اس کی شایستگی اور  
 مجھے درود بھیجو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور پر دعا کرنا  
 (جو کہ وہ اس حدیث کے بعد فرمایا) کہ تو اس کے بعد ایک اور  
 شخص کو نماز پڑھنے لگا۔ اور اس نے اپنے دعا کرنے کے بعد  
 اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے  
 علیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے  
 اسے فرمایا کہ تماری قوم میں سے کسی کو بھیجا تو اس کو



غرض دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنا دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ حمد و صلوة درحقیقت شکرِ نعمت ہے۔ اور شکرِ نعمت بموجب آیت لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ شَكَرُكَ لَا زَيْدٌ لَّكَ زَيْدُكَ نَمُّكَ زیادتِ نعمت کا ذریعہ ہے۔ اور قبولیت دعا نعمِ الہیہ میں سے ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ پس حمد و صلوة قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نیز اس طرح سے وہ دعا درود شریف کا ایک منہمکہ بن کر شرف قبولیت پانے کے قابل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ درود قبول کی جانیوالی دعا ہی نوٹ ۱۔ یہاں پر اس بارہ میں بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ جب تک دعائیں آنحضرت صلی علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔ اس وقت تک وہ آسمان پر نہیں پہنچتی (بلکہ نیچے ہی رہتی ہے)

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جامع ترمذی)

اس کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ دعا سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنا دعا کی قبولیت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ اس میں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ دعا کا حقیقی مدعا جو اپنی عاجزی اور کمزوری کے اعتراف کیساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گرجانا اور اس سے مدد چاہنا ہے۔ اور جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ انسان کو اس قدر رفعت بخشتا ہے کہ اسے زمینی سے آسمانی بنادیتا ہے، اسی صورت میں حاصل ہوگا کہ انسان کا اصل مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظمت اور رفعت اور آپ کے مقاصد میں آپ کی کامیابی

چاہتا ہو۔ اور دعا کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقاصد کو اپنے مقاصد پر مقدم رکھ کر اور اپنے مقاصد کو آپ کے مقاصد کے تابع کر کے دعا کرے

اور اسی کے ہم معنی ایک روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔  
(۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتَّى يُمْسِيَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّكَرَ أَنْصَجَابٌ وَأَسْتَجِيبَ الدُّعَاءُ (جلال الاہمام)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے طریق دعا کے متعلق روایت ہے۔

(۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَرَوْتَ أَنَّ سَأَلَ اللَّهُ حَاجَةً فَأَبْدُ بِالْمَدْحَةِ وَالْتِحْمِيدِ وَالتَّثْنَاءِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ - ثُمَّ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَدْعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَوْ لَيْسَ أَنْ يُمِيبَ حَاجَتَكَ (جلال الاہمام منہ ۳۵)

ان احادیث اور روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا شروع میں ہی درود پڑھنا چاہیے اور اسکے آفریں بھی

## درود شریف قضاے حاجات کا ذریعہ ہے

### نماز قضاے حاجات اور درود شریف

(۱۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو جس کے پورا ہونے کے ظاہری اسباب نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہی پوری ہو سکتی ہو۔ یا اسپس کسی انسان کا بھی دخل ہو۔ تو اسے چاہیے کہ خیر الہی طرح وضو کر کے دوکوت نفل پڑھے۔ اور ان میں (سَلَامٌ قَبْلَ اللَّهِ قَالِ) کی حمد و ثناء بیان کرے۔ اور خدا کے صلی اللہ علیہ وسلم کی اَلْہٰدِیْمِ پر درود بھیجے اور اس کی بعدیوں دعا کرے۔

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى شَيْءٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فليُحْسِنِ الوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُتِنَّ عَلَى اللَّهِ وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيُتِمَّ.

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ الْكَرِيمُ - سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق ہستی نہیں۔ وہ علیم اور کریم ہے۔ (دیں، اللہ کی تسبیح و ثناء) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - آمَنَّا بِكَ مُوَجِّباتِ رَحْمَتِكَ جَوْعَ شَرِّ غَلِيمٍ كَامِلٍ ہے۔ ہر ایک رنگ میں کامل تعریف اللہ ہی کی شان کے لائق ہے۔ جو تمام مخلوقات کا ربِّ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَ (اے اللہ) میں تجھے ہی تیری رحمت کے معمول، کے ذرائع۔ تیری کامل اور دائم بخشش کے لقبی وسائل السَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُنِي ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ ہر ایک نیکی کی توفیق اور ہر ایک گناہ کی بات سے سلامتی پاتا ہوں۔ تو میرا ہر ایک گناہ بخش دے۔ اور کوئی

وَلَا حَمَإٌ لَّا تَنْزَجُهُ. وَلَا حَاجَةٌ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَفَيْتَهَا  
باقی نہ چھوڑے۔ اور میری ہر ایک مشکل کو حل کر دے۔ اور میری ہر ایک حاجت کو جو میری نظر  
یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ (جلال الانہام صفحہ ۵۸ بحوالہ جامع ترمذی)

میں پسندیدہ ہو۔ پورا کر۔ اسے وہ ذات جو ارحم الراحمین تمام رحمت کرنے والوں پر مہک رحمت کرنے والی

## درود شریف تنگی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے

حضرت جابر بن اسمہ سوانی رضی اللہ عنہ  
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ علی  
الہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد  
کرنا اور مجھ پر درود بھیجنا تنگی کے دور پہنچو  
کا ذریعہ ہے۔

(۱۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السَّوَانِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالْعَلْوَةُ عَلَيَّ تَنْفِي  
الْفَقْرَ (جلال الانہام بحوالہ علیہ ابی نعیم افتخار)

## درود شریف دماغی پریشانی کا علاج ہے

حضرت عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ آزاد فرمود  
آنحضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم سے روایت  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم فرمایا جو  
عبد میں سے کسی شخص کو دماغی پریشانی کے باعث ہونے  
پریشان سی آواز کے (جو کہ بیکار کی گنجینا ہٹ کی سی ہوتی ہے)  
اور کچھ سمجھائی نہ دے۔ تو وہ میرے تعلق (اور میرے احسان کا کوہ یاد  
کر کے) تجھ پر درود بھیجے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی ہر پریشانی  
کو دور کرے اسے میں بخشید گا

(۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ  
مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَنَّتْ  
أُذُنُ أَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِي  
وَيُكْمِلْ عَلَيَّ (جلال الانہام بحوالہ طبرانی)

## درود شریف بھولی ہوئی بات کے یاد آنی کا ذریعہ ہے

(۱۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَسِيتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوا عَلَيَّ تَذَكُّرُوا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ  
 (جلاوا الاہام صفحہ ۳۵۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں کوئی بات بھول جائے۔ تو اس کا خیال جھوڑ کر، پھر درود بھیجو۔ اسکی برکت اللہ تم پر پائے گا۔ تو تمہیں وہ بات بھی یاد آجائیگی۔

## درود شریف کئی صدقہ و خیرات کی تلافی کا ذریعہ ہے

(۲۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَدَقَّةٌ فَيَقْلُ فِي دَعَائِهِ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو۔ تو وہ مجھ پر یوں درود بھیجے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ. وَمَلَائِكَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ -  
 اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرا ایکتا بندہ اور تیرا نیکار رسول ہے۔ درود المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات پر بھی درود بھیجے۔

فَإِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ. (جلاوا الاہام صفحہ ۳۶۳)  
 یہ دعا واجب آیت تَلْهُمُہُمْ وَتَرْکُہُمْ بِکَما کہ اس کے لئے پاکیزگی اور حرقی درجات کا ذریعہ ہے۔

نوٹ :- اس حدیث کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے۔ جو حضور نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو فرمایا تھا کہ آپ اس مقولہ چنڈہ پر قائم رہیں۔ ہاں بجائے زیادت کے درود شریف بہت پڑھائیں۔ کہ وہی ہدیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچتا ہے“ (دیکھو رسالہ ۱۰ صفحہ ۹۰)

## ہر ایک درود خواں کی طرف سے آنحضرت کو درود لکھنے کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں۔ جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ اور وہ مجھے میرا امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

(۲۱۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ - (علاء الافہام صفحہ ۳۰ بحوالہ سنن نسائی)

نوٹ :- سلام میں درود بھی آجاتا ہے۔ اسی لئے درود شریف کے بارہ میں حکم دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فعل صَلَّوْا کی الگ تاکید نہیں بیان فرمائی۔ بلکہ سَلِّمُوا کے مصدر سے صَلَّوْا اور سَلِّمُوا دونوں کی تاکید کا کام لیا گیا ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص مجھے ایک بار درود بھیجے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایک فرشتہ دس شوق پائے (موجود ہوتا ہے تاکہ وہ مجھ اس کی طرف درود پہنچائے)

(۲۲۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مِثْلَ مَوْكَلٍ بِهَا حَتَّى يُبَلِّغَنِيهَا (علاء الافہام بحوالہ صحیح بخاری)

عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ كَثْمٍ فَقُلُوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ  
تُتَبَّعُ عَلَيَّ (طحاوی) ہمارا ہر دعا کے بعد اے اللہ تم میری دعا کو

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اللہ سے دعا فرمایا کہ تم جہاں بھی ہو مجھے درود  
بھیجا کرو۔ تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید اور اس کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا خدا تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے

وَمَنْ كَتَبَ مِنْ عِبَادَةِ رَبِّهِ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضَرُوا فَحَضَرْنَا  
فَلَمَّا ارْتَقَى الرَّجُلُ الرَّجْعَةَ قَالَ (أَمِينُ  
تُهُ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ التَّائِيَةَ  
فَقَالَ: أَمِينُ. ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ  
التَّالِيَةَ فَقَالَ: أَمِينُ. فَلَمَّا فَرَغَ  
نَزَلَ عَنْ الْمِنْبَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ  
لِلَّهِ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا  
مَا كُنَّا نَسْمَعُ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ  
عَزَّ وَجَلَّ نَقَلَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ

مَنْ كَتَبَ مِنْ عِبَادَةِ رَبِّهِ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضَرُوا فَحَضَرْنَا  
فَلَمَّا ارْتَقَى الرَّجُلُ الرَّجْعَةَ قَالَ (أَمِينُ  
تُهُ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ التَّائِيَةَ  
فَقَالَ: أَمِينُ. ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ  
التَّالِيَةَ فَقَالَ: أَمِينُ. فَلَمَّا فَرَغَ  
نَزَلَ عَنْ الْمِنْبَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ  
لِلَّهِ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا  
مَا كُنَّا نَسْمَعُ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ  
عَزَّ وَجَلَّ نَقَلَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ

رَمَعَانٌ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ  
 اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ  
 بَعْدَ مَنْ ذِكْرَتُ عَنْدَا فَلَمْ  
 يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا  
 رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ اَذْرَكَ  
 اَبُو يَهْ اَكْبَرُ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلِ  
 الْجَنَّةَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ - رجلا واللاهنام  
 بحوالہ مستدرک حاکم

جسے رمضان کا مہینہ ملا۔ اور اسے بخشا نہیں  
 گیا۔ اس کے لئے دوسری ہو جس میں اس نے کہا کہ آمین  
 اور جب میں دوسری سیرھی پڑھا۔ تو اس نے کہا۔  
 جس شخص کے پاس آپ ذکر آیا۔ اور اس نے آپ پر درود  
 پڑھا۔ اس شخص بھی دوسری ہو جس نے کہا۔ آمین۔ پھر جب میں  
 تیسری سیرھی پڑھا۔ تو اس نے کہا جس شخص کی موجودگی میں  
 اس کے والدین یا ان میں سے کسی ایک پر پڑھایا آیا اور اس کی نعت  
 کر کے ختم کیا یا نعت پڑھا اس شخص بھی دوسری ہو جس نے کہا آمین

نوٹ ۱۔ بَعْدَ کے معنی میں (خدا تعالیٰ کی جناب سے) دور ہوا۔ خدا کی لعنت کے نیچے آیا۔ ہلاک ہوا۔  
 لیکن جب یہ لفظ دعا میں طور پر کہا جائے۔ تو اس کے معنی ”دور ہوا“ وغیرہ کی بجائے ”دور ہو“ وغیرہ  
 کئے جائیں گے۔ اس حدیث کی بعض دوسری روایات میں بَعْدَ کی بجائے شَقِیٰ آیا ہے۔  
 جس کے معنی میں بد بخت ہوا۔ محروم ہوا۔ ناکام ہوا۔ اور بعض روایات میں رَغِمَ اَلْفُ رَجُلٍ  
 آیا ہے۔ جس کے معنی میں۔ اس کی ناک مٹی سے آلودہ ہو گئی۔ یعنی وہ ذلیل اور رسوا ہوا۔  
 اور اس حدیث کی بعض روایات میں یہ بھی مذکور ہے۔ کہ ہر بار مجھے جبریل نے آمین کہنے کے لئے  
 کہا۔ جس کی بنا پر میں نے تینوں بار آمین کہا۔

نوٹ ۲۔ درود شریف کے متعلق اس حدیث سے صرف یہی نہیں ثابت ہوتا۔ کہ جب آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر آئے۔ تو آپ پر درود بھیجنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اور خصوصاً  
 اس وقت آپ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اسی طرح بخش دیتا ہے۔ جس طرح  
 والدین کی حقوق شناسی اور خدمت سے یا رمضان شریف کے روزوں سے۔ اور اس کے



متعلقہ دیگر مجاہدات و عبادات سے بچنے جاتے ہیں۔ اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر آنے پر آپ پر درود بھیجنے میں بخل سے کام لیتا ہے۔ اور اس کی پروا نہیں کرتا۔ وہ اپنے لئے خدا تعالیٰ کی جناب سے دوری۔ اپنی ہلاکت۔ شقاوت و محرومی اور ذلت و رسوائی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنا خدا تعالیٰ کے قرب کا۔ ہلاکت اور لعنت سے بچنے کا۔ بد بختی، محرومی اور ناکامی سے امن پانے کا۔ اور دنیا و آخرت کی ذلتوں اور رسوائیوں سے محفوظ رہنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ خواہ آپ کا ذکر کرنے یا سننے یا پڑھنے کے موقع پر ہو یا کسی بدلہ خوٹ ۳۔ اس حدیث سے یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ درود شریف والدین کی حق شناسی اور ان کی خدمت کے برکات اور رمضان کے برکات بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے والدین کی خدمت اور حق شناسی سے محروم رہا ہے۔ یا وہ سمجھتا ہے۔ کہ مجھ سے اس معاملہ میں کوتاہی ہوئی ہے۔ تو اسے چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ کثرت سے درود شریف بھیجے۔ اس طرح سے وہ اس سعادت کو حاصل کر سکتا ہے۔ جس سے وہ محروم ہو چکا ہے۔ یا اپنے آپ کو محروم پاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص رمضان کے برکات سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے سے محروم ہو یا وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں ان برکات سے اپنے آپ کو محروم کر رہا ہوں۔ یا کرچکا ہوں۔ تو اسے بھی چاہیے کہ وہ اسکی تلافی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے۔ اور اسی ذریعہ سے ان برکات کو پائے۔ (اور کئی درود کی تلافی کا ذریعہ بھی درود ہے)

والدین کی خدمت اور حق شناسی کا اور درود شریف کا تعلق بہت واضح اور روشن ہے قرآن کریم میں تمام مومنوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آل بتایا گیا ہے۔ اور

آپ کی ازواجِ مطہرات کا نام امہات المؤمنین رکھا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اور مومنوں کے باہمی رشتہ کو باپ اور بیٹے کے رشتہ سے نسبت دے کر ساتھ ہی اس نبوی رشتہ کو ابوت وبنوت کے رشتہ سے قوی تر اور قریب تر بیان کیا گیا ہے۔ پس درود شریف میں حقیقی باپ کی حق شناسی ہے۔ اس لئے وہ والدین کی خدمت کا بدلہ ہو سکتا ہے۔

علاوہ اس کے درود شریف میں اور والدین کی حق شناسی میں ایک یہ بھی مناسبت پائی جاتی ہے۔ کہ درود شریف کی حقیقت شکر گزاری ہے۔ اور انسانی تعلقات میں سب سے بڑا تعلق والدین کا ہوتا ہے۔ اور والدین کی شکر گزاری اور حق شناسی کی قرآن کریم میں دو صورتیں بتائی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔ یعنی والدین کے احسانات کو یاد کر کے ان کے احسانات سے بہت بڑھ کر ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ دیکھو کہ ان کے احسان کے برابر ان سے حسن سلوک کرنا احسان نہیں۔ بلکہ محض عدل ہو گا۔ اور اس میں کمی رکھنا ظلم میں داخل ہو گا۔ اور احسان اسی صورت میں ہو گا۔ کہ ان کے احسانات سے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کیا جائے۔ اور بموجب آیت وَآخِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّیْلِ مِنَ الرَّحْمَةِ (اسرار رکوع ۳) ان کے آگے اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ گرے رہنا۔ اور ان کی رحمت وشفقت کی انہیں بہترین جزا دینا۔ جس کا نام اس آیت میں بطریقِ مشاکلہ رحمت ہی رکھا گیا ہے) اور دوسری صورت یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ان کے احسانات کو یاد کر کے اور نظر کے سامنے لا کر ان کے بدلہ میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کرنا اور ان کے لئے دعائیں کرنا جیسا کہ فرمایا۔ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي فِي صَغِيرًا۔ یعنی اپنے والدین کے لئے دعا کیا

کو۔ کہ اے میرے رب جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ اسی طرح تو ان پر رحمت اور فضل کر۔

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا رشتہ والدین کے رشتہ سے بہت ہی بڑا ہے۔ اور آپ کے احسانات کے سامنے والدین کے احسانات کچھ بھی چیز نہیں تو جعفر والدین کی حقوق شناسی اور احسانندی ضروری ہے۔ اسے بدرجہا بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حقوق شناسی اور احسانندی ضروری ہوگی۔ اور اسکی بھی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جس کام کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ اسکے لئے اپنی زندگی وقف کر دی جائے۔ اور جس راستے پر آپ اپنی امت کو چلانا چاہتے تھے۔ اسے اختیار کر کے استقامت کے ساتھ آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے۔ اور ذکر الہی اور اعلائے کلمۃ اللہ کا شغل رکھا جائے۔ اور اس کے لئے ہر قدم پر آپ کے پاک نمونہ کی پیروی کی جائے۔ اور آپ کے محاسن اور محامد سے غافل لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ اور آپ کی شان ارفع کے خلاف جو باتیں کہی جاتی ہیں۔ اور آپ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ ان کا ابطال کیا جائے اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ آپ کے احسانات کو یاد کر کے آپ کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اور کثرت سے اور نہایت محبت اور خلوص سے آپ پر درود بھیجا جائے اور آپ کے رفع درجات اور آپ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے اور دین اسلام کے لئے اور انصار دین کے لئے دعائیں کی جائیں۔

اور رمضان شریف کا اور درود شریف کا بہم تعلق اور برکات کے لحاظ سے ان کی مناسبت بھی واضح ہے۔ قرآن کریم میں رمضان شریف کا اور نزول قرآن کریم کا

خاص تعلق بیان کر کے اس کی جو برکات بتائی گئی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ رمضان شریف انسان کو خدا تعالیٰ کی جناب میں ایسا قرب بخشتا ہے کہ اگر کوئی روک درمیان میں نہ ہو۔ تو وہ مکالمہ الہیہ اور وحی الہی سے بھی مشرف ہو سکتا ہے۔ اور اسے دعاؤں کی قبولیت کا اور ان کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے جواب پانے کا انعام بھی مل سکتا ہے۔ اور درود شریف کی بھی یہی برکات قرآن کریم سے اور احادیث نبویہ سے ثابت ہوتی ہیں۔

نوٹ نم۔ والدین کی خدمت حقوق العباد میں سے سب سے اہم حق ہے۔ اور روزہ حقوق اللہ میں سے وہ حق ہے جس کی نسبت ایک حدیث میں آتا ہے۔ اَلْقَوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیُّ بِہِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ محض مجھے پانے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور اس کا بدلہ بھی میری ہی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی روزہ حقوق اللہ میں سے ہے۔ جس کا شرف اللہ تعالیٰ کو پالینا ہے۔ اور درود شریف میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ اس میں حقوق العباد میں سے سب سے مقدم حق کی ادائیگی بھی ہے۔ اور حقوق اللہ کی ادائیگی بھی کیونکہ درود میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رفیع درجات کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ ان میں آپ کی حق شناسی اور شکر گزاری ہے۔ اور اس میں جو آپ کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حق شناسی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقاصد کا لب لباب اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی چاہنا اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ نیز درود میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی ہے۔ اور اس سے استعانت بھی۔ اور اسی میں اللہ تعالیٰ کی حق شناسی ہے۔ پس درود شریف والدین کی خدمت سے محروم رہنے کی صورت میں اس کی تلافی کا ذریعہ بھی ہے۔ اور رمضان کی برکات سے محروم رہنے کی حالت میں اس کی تلافی کا ذریعہ بھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انسان والدین کی

خدمت کرنی چھوڑ بیٹھے۔ اور رمضان کا احترام بھی نہ کرے۔ اور درود پڑھ چھوڑا کرے۔ بلکہ درود تو ان سعادتوں سے اپنی محرومی پر حقیقی ندامت اور افسوس کی حالت میں اس محرومی کے بذاتِ خود اور وبال سے مخلصی پانے کی ایک راہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عَنْهُ فَلَمْ يَمِلْ عَلَيَّ فَإِنَّهُ مِنْ مَثَلِي عَلَيَّ مَرَّةً مَثَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

وہا، الانہام صفحہ ۳۱۸ بحوالہ سنن نسائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے پاس میرا ذکر آئے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ وہ بڑا بخیل ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے۔ اس پر تو اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجتا ہے (پس ایسی کوتاہی کرنا اپنے آپ سے بخل کرنا ہی)

یعنی جو شخص مجھ پر جو مال باپ سے بڑھ کر محسوس ہوں۔ درود بھیجنے میں بخل کرتا ہے۔ اسے بڑھکر بخیل کوئی نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اس کے مجھ پر درود بھیجنے میں تو درود بھیجنے والے کا اپنا فائدہ ہے۔ کہ اس پر خدا تعالیٰ درود بھیجے گا۔ اور بھیجے گا بھی ایک بار کے بدلہ میں کم از کم دس بار۔ اور جس پر خدا تعالیٰ درود بھیجے۔ اسے بڑھکر خوش قسمت کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جس شخص کو خود اپنی بھلائی چاہئے سو بھی دروغ ہو۔ اس سے بڑھ کر بخیل کون ہو سکتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ درود شریف بہت ہی غلیظ الشان عطا کی دعا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم پر درود بھیج کر اس عطا کو حاصل کرنے والا شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ اور اس سے محروم رہنا بہت بڑی بد نصیبی ہے۔

اس حدیث کی بعض روایات میں الْبَخِيلُ کی بجائے ابْخَلُ النَّاسِ آتا ہے جس کے معنی میں سب سے بڑا بخیل۔ اور ایک روایت میں ہے۔ بِحَسَبِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْبَخِيلِ اَنَّ

اُذْکُرْ عِنْدَهُ فَلَا يُعْصِلِيْ عَلٰی۔ یعنی میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ بھیجنا۔ ایک مومن کے حق میں بہت بڑا نخل ہے۔ اور مومن کہلانے والے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر آنے کے وقت آپ پر درود نہ بھیجنا نہ صرف دعویٰ ایمان کے خلاف ہے۔ بلکہ خود اپنی بھی پرلے درجہ کی بدخواہی ہے۔ اور ایک روایت میں کُفٰی بِہِ شُحًّا آتا ہے۔ اور اس کے معنی بھی یہی ہیں۔ کہ یہ بہت بڑا نخل ہے۔ (جلاور الافہام)

<p>(۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُعْصِلْ عَلَيَّ فَلَا دِينَ لَهُ (جلاور الافہام بحوالہ محمد بن حمدان مردی)</p>	<p>حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ اس کا کوئی دین ہی نہیں۔</p>
--	--

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ دین لفظ پرستی یا ظاہر پرستی کا نام نہیں ہے بلکہ دین کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی محبت ہے۔ جس کی طرف اس حدیث نبوی میں بھی اشارہ ہے۔ کہ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ کوئی شخص مومن ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک اس کے دل میں باپ اور اولاد اور دوست و سرگب لوگوں سے بڑھ کر میری محبت نہ ہو۔ اور آپ کی محبت ایک بہت بڑا نشان اخلاص کے ساتھ اور کثرت سے آپ پر درود بھیجنا ہے پس جس شخص کے اندر آپ پر درود بھیجنے کا جذبہ نہیں۔ وہ صاحب ایمان اور دیندار ہی نہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

<p>(۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ</p>	<p>حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔</p>
--	---

وَسَلَّمَ مَنْ نَبِيَّ الْقَلَوَةِ عَلَيَّ خَطِيءٌ  
طَرِيقُ الْجَنَّةِ ذُنُوبِي ابْنِ مَاجِرٍ

اللہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص نے مجھ پر درود  
بیجنا چھوڑا۔ وہ جنت کی راہ کو کھو بیٹھا۔

یہ حدیث فضائل و برکات درود شریف کے ذکر میں بھی بیان ہو چکی ہے۔ اور اس سے  
درود شریف کی جستہ راہمیت معلوم ہوتی ہے۔ وہ کچھ محتاج بیان نہیں ہے۔

(۲۸) عَنْ قَتَادَةَ (رَبِّي) قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ الْجَفَاءِ أَنْ أَدْكُرَ عِنْدَ السَّجْدِ  
فَلَا يَصِلُ عَنِّي دَعْوَا الْإِنَامِ كَمَا أَلْفَعِي

حضرت قتادہ رحمہ عنہ سے روایت ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ  
ایک کچھ خلق اور بد اطواری کی بات ہے کہ ایک شخص  
کے پاس میرا ذکر ہو۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

نوٹ ۱۔ ان احادیث سے اس بات کی بڑی تاکید پائی جاتی ہے کہ تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر کیا جائے۔ تو آپ پر درود بھیجا جائے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وقت  
نے کراچ تک تمام مسلمانوں کا عمل جیسا آتا ہے۔ اور اس بات کی کوئی مثال ملنی مشکل ہے کہ  
کوئی مسلمان کہلانے والا جو کھلم کھلا بے دین نہ ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر کے  
وقت آپ پر درود نہ بھیجتا ہو۔ اور یہ تعامل ان احادیث کی محنت کا ایک بہت بڑا گواہ ہے۔

نوٹ ۲۔ ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کسی موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے  
اسم مبارک کا متعدد مرتبہ تکرار کیا تھ ذکر لے۔ تو ہر بار از سر نو اور فی الفور آپ پر درود بھیجا جائے  
بلکہ جس طرح سجدہ تلاوت کی کسی آیت کے تکرار کیا تھ سجدہ کا تکرار ضروری نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی یہ ضروری  
ہوتا ہے کہ ہر حالت میں فوراً ہی سجدہ بھی کیا جائے۔ بلکہ ایک ہی بار سجدہ کر لینا کافی ہوتا ہے۔ اور موقع  
کے مطابق اس میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ایسے رنگ میں  
تکرار کے موقع پر ایک ہی مرتبہ درود پڑھنا اور عند الضرورت کسی قدر وقفہ کے بعد پڑھنا بھی اس حکم پر

عمل کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسکی مثالیں عبادات میں بعد دینی عبارات میں  
بکثرت پائی جاتی ہیں۔ عبادات میں ایک مثال تو اسکی اذان ہی ہے جیسے کم اکرم دعوتاً آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر آتا ہے۔ لیکن اذان کے اندر درود ایک بار بھی نہیں پڑھا  
جاتا۔ بلکہ اذان کے ختم ہونے پر فاضل منون الفاظ میں درود بھیجا جاتا ہے۔ اسی طرح تکبیر  
اقامت میں بھی درود نہیں پڑھا جاتا۔ اقامت کے بعد یا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کا کلمہ کہا  
جانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے دعا کرنا بعض روایات سے ثابت  
ہے۔ اسکی علاوہ پھر تشہید نماز کے آخر میں کلمہ شہادت کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر آتا ہے۔ امداس موقع پر درود بھیجنا سنت سے ثابت نہیں۔ بلکہ  
وہی درود کافی ہوتا ہے۔ **بِوَالسَّلَامِ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ**  
کے الفاظ میں اسکی پہلے آچکا ہوتا ہے۔ امد بعض موقع پر تو یہ بھی ثابت نہیں ہوتا  
کہ آپ کے ذکر سے پہلے یا پیچھے کہیں درود پڑھا جاتا ہو مقلد صاحب صحابہ کرام آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہکر یا رسول اللہ کے الفاظ سے آپ سے  
کو مخاطب کرتے تھے۔ تو وہ ان الفاظ کے بعد درود نہیں پڑھتے تھے۔ پس ایسے رنگ  
میں ذکر آنے کے موقع پر درود کا بھیجنا ضروری نہیں ہوتا۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے  
تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصیدہ نغنیہ (عجب نورست در جان محمد)  
بھی اسی کی ایک مثال ہے۔ اور حضور کے کلام نشور میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسم مبارک کا بار بار ذکر آنے پر ہر بار درود کا  
اعادہ نہیں کیا گیا۔ جس کی ایک مثال میں اس جگہ پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

”اس احقر نے ۸۳۳ با ۸۳۴ میں۔ یعنی اسی زمانہ کے قریب جب یہ ضعیف اپنی



سمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیلِ علم میں مشغول تھا۔ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی۔ کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا۔ کہ تھنے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاک رنے عرض کیا۔ کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کہی۔ کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر معزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کامل استحکام کو پیش کوکے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ عرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی۔ تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک ہنایت خوش رنگ اور نورسورت میوہ بن گئی۔ کہ جو امرود سے شاد تھا۔ مگر بعد از بروز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے فاش فاش کرنا چاہا۔ تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا۔ کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک بترق مکہ شہد سے بھر گیا۔ تب ایک میوہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس راہز کے پیچھے اکھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے ایک مستغیث مکہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے حلا و جلال اور ماکانہ شانی سے ایک زبردست پہوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر غلامہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی۔ کہ تائیں اس شخص کو دوں۔ کہ جو نئے سوے سے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی۔ اور اس شخص کو دہی کھائی۔ پھر جب وہ نیاز زندہ اپنی قاش کھا چکا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں

چھوٹی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی۔ کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طوفان اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ واللہ اللہ علی ذالک! (برائینی احمد یہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸ و ۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ و)

خاک رعرعن کرتا ہے۔ کہ اس حوالہ کا آخری فقرہ اس لڑیا کی تعبیر کر کے بتاتا ہے۔ کہ وہ مردہ جو زندہ ہوا عقلمند دین اسلام تھا۔ اور یہ رویا اس مکاشفہ نبویہ کی بھی تعبیر کرتی ہے۔ جسکی طرف نواس بن سعلان کی اس حدیث میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ جس میں دجال کا مفصل ذکر ہے۔ اور جیسے آتا ہے۔ کہ دجال ایک مومن کو قتل کر کے اڑکھٹے ٹکڑے کر کے بڑے غرور سے اسکی لاش کو مخاطب کرتے ہوئے کہیگا۔ کہ اب ذرا اٹھ کر تو دکھا۔ جس پر وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اٹھ کر پوری طاقت اور قوت کے ساتھ کھڑا ہو جائیگا۔ اور اس کے بعد دجال ایسا کرنے پر قادر نہیں ہوگا۔ اس حدیث میں جس مردہ کے زندہ کئے جانے کا ذکر ہے۔ وہ دین اسلام ہی ہے۔ (جیسا کہ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے بھی سنا تھا) واللہ اعلم بالصواب

## درود شریف کے متعلق بعض ہدایات

<p>درود شریف سرسری طور پر نہیں بلکہ ہر رنگ میں پوری کوشش اور توجہ سے پڑھنا چاہیے</p> <p>حضرت زید بن خاثر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور پر درود کد کد کر دیا جائے۔ فرمایا اسی لفظ صلوة کیساتھ میرے لئے دعا کی کہ اور پوری کوشش اور توجہ سے</p>	<p>(۲۹) عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فَقَالَ صَلِّوا عَلَيَّ وَاجْتَمِعُوا ثُمَّ</p>
--	---

قُولُوا۔

ایکھا کو۔ اور اس میں یہ بھی کہا کہ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اے اللہ محمد پر اور محمد کی تمام آل پر برکتیں عطا کر۔ جس طرح تو نے (پچھلے بھی) ابراہیم کی آل پر برکت

عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (جلا والا فہم بحوالہ مسند امام احمد رحمہ)

عطا کرے۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

نوٹ ۱۔ اس حدیث میں اجتہاد یعنی اپنی طاقت اور سمجھ کے مطابق پوری کوشش ادا تو ہر

کے ساتھ آپ پر درود بھیجے گا حکم دیکھو اس کا طریق یہ بتایا گیا ہے۔ کہ (۱) نہ صرف لفظ صلوة

کے ساتھ بلکہ اس لفظ کے معنوں کی وسعت کو مد نظر رکھتے ہوئے تفصیلی طور پر بھی اس کے

مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے الفاظ مثلاً برکت یا سلام کے لفظ سے بھی کہیں کے

لئے دعائیں کی جائیں (۲) ان دعوؤں میں آل نبویؐ کو حضرت ع کے ساتھ شامل کیا جائے (۳) ان

رحمتوں بعد برکتوں کا ذکر بھی کیا جائے جو حضرت ابراہیمؑ ادا آپ کی آل پر ہوئیں۔ (آل ابراہیم

میں خود حضرت ابراہیمؑ بھی عربی زبان کے محاورہ کے مطابق آجاتے ہیں) (۴) اللہ تعالیٰ کی

صفات حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ کو بھی بیان کیا جائے۔

نوٹ ۲۔ صلوة کے ذکر کے بعد برکات کے صریح ذکر سے اس دعا کے معنوں میں جو

نعمتیں آجاتی ہیں۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اور اسی طرح اس بات کے باوجود کہ مدد کی دعا

آل پر بھی عادی ہوتی ہے۔ تصریح سے بھی اس میں آل کے ذکر کو رکھنا جو زور میدے گا ہے۔

وہ بھی محتاج بیان نہیں ہے۔ ادا آل ابراہیمؑ کے ذکر سے اس دعا میں اس طرح پر مزید قوت

پیدا ہوتی ہے۔ کہ حضرت زکریاؑ کی دعا کے الفاظ وَلَمْ اَلْكُفَّ بِدَعَائِكَ نَبِيَّتٍ شَقِيْقًا کی طرح

دعائیں اللہ تعالیٰ کے گزشتہ اسی قسم کے انعامات اور اس کے فضلوں کا ذکر ناجائز قسم

کا اسکا فضل اور اقام اس دعائیں مانگنا مقصود ہو۔ اسے قبولیت کے زیادہ قریب اور زیادہ نزدیک بنادیتا ہے۔ عِلَّوْہِ اسکی کَمَا صَلَّیْتَ اور کَمَا بَارَكْتَ کے یہ معنی ہیں ہو سکتے ہیں کہ جیسا کہ تو اس بات کا وعدہ کر چکا اور اسے اپنے ذمہ لے چکا ہے۔ اور اسکی مثالیں عربی زبان میں اور خود قرآن کریم میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَوَٰلِدُہِیْنَ یُؤْتِیْہُمْ مَّا اَلُوْا رِیْسَیْہِیْنَ جو کچھ اپنی نیت اور ارادہ میں دے چکے ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق اپنے ارادہ کو عملی رنگ میں پورا کرنے رہتے ہیں۔ اور ایک جگہ پر فرماتا ہے۔ اِلَّا اَسَلْتُمُوْہُمْ مَّا اَسْأَلْتُمُوْہُمْ یعنی جو کچھ تم نے دینا قطعہ کیا ہو جب وہ دے دو اور یہ ظاہر ہے کہ جس بات کا وعدہ ہو چکا ہو۔ اس کا دیا جانا زیادہ یقینی ہوتا ہے۔ اور چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی زیادہ تبرکات اپنی اولاد کے لئے ہی مانگی تھیں۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی ان سے جن انعامات کے وعدے کئے تھے۔ ان کا تعلق زیادہ تر ان کی اولاد سے ہی تھا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی شان ہے۔ جو آسمانی ستروں اور سیاروں میں سورج کی شان ہے۔ اور اس لحاظ سے ان وعدوں کا سب سے زیادہ تعلق آپ کی ذات کے ساتھ اور آپ کے واسطے سے آپ کی آل کے ساتھ ہی ہے۔ اسلئے کَمَا صَلَّیْتَ اور کَمَا بَارَكْتَ کے معنی یہی ہونگے کہ جو صلوات اور تبرکات آپ پر اور آپ کی آل پر نازل کرنے کا تیرا وعدہ ہے۔ وہ آپ پر اور آپ کی آل پر نازل کر۔ اور یہ بات اس دعا کو جہد زور دار بنادیتی ہے۔ وہ کچھ محتاج اظہار نہیں ہے۔

اسی طرح لفظ حمید مجید کا ذکر اس دعا کو بہت زور دار بناتا ہے۔ کیونکہ دعا کو اسما الہی کے ذکر سے ملکہ کرنے کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَاذْكُرُوْهُ بِهَا۔ یعنی سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں۔  
 اس لئے تم ان ناموں کا واسطہ جسے کرا رکھو حضور دعائیں کیا کرو۔ اور ان دونوں صفوں  
 کا اس دعا کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ حمد کے ایک معنی شکر کے ہیں۔ اور حمید کے معنی اس  
 لحاظ سے شکور کے ہیں۔ اور علی العموم شراح نے اسجگہ اس کے یہی معنی بیان کئے ہیں۔  
 اور صلوٰۃ اس کی رحمت کا نام ہے۔ جو کسی الہی امتحان میں پاس ہونے کے وقت مومن پر  
 شکر بخشنے کی قدر دانی کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس لفظ حمید اسجگہ یہ معنی  
 پیدا کرتا ہے۔ کہ الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے ہماری نجات کی خاطر تکلیفیں  
 اٹھائی ہیں۔ اور جو قربانیاں کی ہیں۔ ان کا آپ کو بہتر سے بہتر اجر عطا کیا اور اگر حمد سے مراد  
 ستائش بعد تعریف ہو۔ تو بھی اس کا لفظ صلوٰۃ کے ساتھ تعلق ظاہر ہے۔ کیونکہ صلوٰۃ  
 کے معنی حسنی ثناء کے بھی ہیں۔ اور اس صورت میں اس صفت کے ذکر کا دعایہ ہو گا۔ کہ اے  
 خدا جو تمام محامد کا مالک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کی ستائش اور محامد دنیا پر  
 مدحیں کر اور تمام دنیا کو آپ کا شائقوں بندہ اور حمید میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہوگی  
 اور عظمت مانگی جاتی ہے۔ جو لفظ صلوٰۃ کے مجموعہ میں داخل ہے۔ اور اس لحاظ سے اس  
 صفت کے ساتھ اس دعا کا خاص تعلق ہے۔

غرض اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ مدود شریف سرسری طور پر نہیں پڑھنا چاہئے  
 بلکہ پورے طور پر عقد محبت کے ساتھ اور تامل و توجہ اور کوشش کے ساتھ پڑھنا چاہئے  
 اس حدیث کے مضمون کی وضاحت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس  
 قول سے بھی ہوتی ہے۔ جو سنن ابی ماجہ میں مذکور ہے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ  
فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ نَفْعَ  
ذَلِكَ يُعَمَّرُ مِنْ عَلَيْهِ قَالَ  
نَقَلُوا لَهُ نَقْلًا قَلِيلًا  
قُولُوا أَلَمْ

سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت  
علی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر درود بھیجو تو بہت  
اچھی طرح سے بھیجا کرو۔ کیونکہ اگر اچھے طور پر  
بھیجو گئے۔ تو امید رکھو۔ کہ وہ آپ کو پہنچایا جائیگا  
دردزدہ آپ کی جناب میں پہنچائے جانے کے قابل  
نہیں ہوگا (راوی کہتا ہے کہ اسیر رحمن نے ان سے  
کہا کہ آپ میں اسکا طریق بتائیں۔ انہوں نے کہا ہاں  
کہا کرو۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَسَلَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ

اے اللہ اپنے تمام رسولوں کے سرفار۔ تمام متقیوں کے پیشوا تمام انبیاء کی ہر اچھ بندہ اہل بیت  
علی سید المرسلین و ائمام المتقین و خاتم النبیین  
رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہر ایک نیکی کی بات کے پیشوا ہر ایک نیکی کے کام کے حامل گوہ کے  
محمّد عبد ربّ و رسولک ائمام الخیر و قادی الخیر

سپہ سالار اور مجسم رحمت و کائنات کے واسطے رسول ہیں۔ ہر رنگ میں اپنی جناب سے درود اور اپنی رحمت  
و رسول الرحمة اللہم ابعتہ مآما محمودا  
اور اپنی ہر قسم کی برکات سے۔ اے اللہ آپ کو اس مقام پر کھڑا کر جس میں تمام مخلوقات آپ کی سر مونت  
یقیناً ہے الا وکون والا خرون

احسانمند شکر گزار اور شاخوں میں جو۔ اور جسکی وجہ سے گزشتہ لوگ کیا چھوڑا اور کیا چھوڑا پرست کر رہے

(۳۰) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَرْجِيهِ. حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
سَرَّكَ أَنْ يَكْتَالَ  
بِالْمَكِّيَّاتِ الْأَوَّلَةِ  
إِذَا مَلَئَ عَلَيْكَ أَهْلُ  
الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہے۔ جس شخص کے لئے یہ بات خوشی کا موجب ہو  
کرد۔ وہ ہم لوگوں یعنی اس گھر میں رہنے والے  
لوگوں پر درود پیشہ تودہ اس نعمت کا  
رُخسہ سنہ پڑا یہاں لبالب بھر اچھا لے  
رہا ہو۔ وہ یوں درود پیشہ۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے اللہ ایسے کامل نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے سب پیروں پر تو کام مومنوں  
النَّبِيِّ وَارْزُقْهُ أَهْلَ الْأُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتَهُ وَ  
کے مائیں ہو۔ اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اہل بیت پر ہر ایک رنگ میں اپنی جناب سے صلوات

أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِ

اور ہر کام سے نازل کر۔ جیسے کہ تو نے ابراہیم پر اپنی خاص رحمت بھیجی تھی۔ تو بہت ہی حمد والا اور

حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ (علاء اللہ فیہام بحوالہ مسند نسائی)

مرد کی دالاست۔

(۳۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ  
فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن عاصم)  
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں  
اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ جب اذان سنو  
تو جو کلمات مؤذن کہے۔ تم بھی کہا کرو۔ اور اس

صَلُّوا عَلَيَّ - فَإِنَّ مَنْ  
 صَلَّى عَلَيَّ صَلَّوْهُ مَلَى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَةَ  
 سَلَامًا اللَّهُ لِي الْوَسِيلَةُ  
 فَإِنَّهَا مَنَزَلَةٌ فِي الْجَنَّةِ  
 لَا يَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ  
 عِبَادِ اللَّهِ - وَأَرْجُوا أَنْ أَكُونَ  
 أَنَا هُوَ - فَمَنْ سَأَلَ  
 اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ  
 عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ -  
 (صحیح مسلم)

بعد مجھ پر درود بھیجا کرو (اور یاد رکھو) کہ  
 جو شخص مجھ پر ہر جمعہ عید کی ساتھ (ایک بار)  
 درود بھیجے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ دس بار  
 درود بھیجے گا۔ اور درود یوں بھیجو کہ میرے  
 حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور وسیلہ کے لئے  
 دعا کرو جو جنت میں ایک خاص منصب اور  
 مقام ہے۔ اور جو اللہ کے ایک ہی بندہ کی  
 شان کے لائق ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں  
 کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ اس لئے جو شخص میرے  
 حق میں اللہ تعالیٰ سے اس منصب کے لئے دعا  
 کرے گا۔ اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

نوٹ ۱- وسید کے معنی ذریعہ۔ واسطہ۔ شاہی دربار میں اعلیٰ منصب۔ خاص  
 درجہ۔ اور ان معانی کا مشترک مفہوم ہے خدا تعالیٰ کی جناب میں ایسا عزت اور عظمت  
 کا مقام جسے پانے والا تمام مخلوق کی سعادت یابی کے لئے ذریعہ اور واسطہ ہو۔  
 اذان کے بعد اس بات کے لئے دعا کرنے کا طریق اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔  
 ترجمہ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 جو شخص اذان سے کہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَنْ قَلَّ جِئِينَ يَسْمَعُ الْبَدَاءَ -

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامَةُ وَالصَّلَاةُ  
 اے اللہ جسکی طرف بلانے کے لئے اور جس کے نام پر یہ اذان کی گئی ہے۔ اور جس کے لئے اب نماز اور



الْقَائِمَةِ ابْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْوَسِيلَةِ وَ  
 بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو وسید اور نفیست کا مقام عطا کر اور قیامت کے روز  
 الْفَضِيلَةَ وَابْنَهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي  
 آپ کو اس مقام پر کھڑا کرے۔ جس میں تمام مخلوق آپ کی ممنون احسان ہو۔ جس کا تو نے آپ سے  
 وَعَدْتَهُ

وعدہ کیا ہوا ہے۔

اے قیامت کے روز میری شفاعت نعمت ہوگی۔	حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (مصحح بخاری)
--	---

نوٹ ۲۔ اس حدیث میں آپ پر نعمتگی کے ساتھ درود بھیجنے کی تاکید اور اسکی نفیست  
 اور برکت کے ذکر کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جہد میں آپ کے رفع درجات کے لئے  
 اعداد اس بات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ آپ کے فیوض و بركات اور انوار سے تمام  
 مخلوق فیضیاب ہو۔ اور کوئی فرد بشر ان سے محروم اور بے نصیب نہ رہے۔ نیز اس  
 حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنے کا  
 یہی ایک طریق نہیں ہے۔ کہ لفظ صلوٰۃ کے ساتھ آپ کے لئے دعا کی جائے۔ بلکہ اصل  
 مقصود وہ دعا ہے۔ جو درود کی دعائیں مانگا جاتا ہے۔ اس کے لئے الفاظ جو بھی مناسب  
 اور معذون مل جائیں۔ ان میں یہ دعا کی جاسکتی ہے۔ یاں خاص مواقع اور مقامات کے  
 لئے جو خاص الفاظ درود شریف بتائے گئے ہیں ان کی پابندی ضروری ہے۔ پس نماز  
 میں وہی درود پڑھنا چاہیے۔ جسے نمازیں پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور جو الفاظ اذکار  
 کے بعد کہنے کا حکم ہے۔ اس موقع پر انہی الفاظ میں دعا کرنی چاہیے

۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے لئے یہ امر موجب خوشی ہو کہ جب وہ ہم لوگوں پر جو اس گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں۔ درود بھیجے۔ تو اس کے حصہ میں بہت ہی بڑا اور کامل پیمانہ آئے۔ اسے ہم پر یوں درود بھیجے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (سنن ابی داؤد)

اے اللہ اپنے کامل اور یکتا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی سب بیویوں پر المؤمنین و ذریتہ و اہل بیتہ کے ساتھ جتنا تم سو منوں کی مائیں ہیں۔ اہل آپ کی تمام اولاد پر اہل تمام آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر علی آل ابراہیم اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (سنن ابی داؤد)

پر درود بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم (ادنان) کی آل پر متعدد بھیجا ہے۔ تو بہت ہی توریف و تہنیت والے اور بزرگوار اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ درود صحیح کر انسان اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ بلکہ یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے وہ خود لے رہا ہوتا ہے۔ (ناپ کر دیے کو عربی زبان میں کیل کہتے ہیں اور ناپ کر بچنے کو اکتیال کہتے ہیں۔ یہاں پر کیل کا لفظ نہیں۔ بلکہ اکتیال کا لفظ استعمال ہوا ہے) پس جو شخص اس سعادت سے بہرہ یاب ہونا چاہتا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر گز یہی اچھے سے اچھے طریق پر درود بھیجے۔ اور اسی کو اپنی حقیقی خوشی کا سامان سمجھے۔ اور اس کے بعد عمدہ طور پر درود بھیجے گا ایک طریق سکھایا گیا ہے۔

درود شریف کے مختلف طریق اعداد بٹ سے ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک طریق اپنے اندر ایک نہ ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ اس حدیث میں جو طریق بتایا گیا ہے۔ اس میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے۔ کہ اول تو اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ لفظ **اللّٰہی** بڑھایا گیا ہے۔ اور یہی لفظ ہے۔ جس کے ذکر کے ساتھ قرآن کریم میں آپ پر درود بھیجنا کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی کے ذکر کے ساتھ قرآن کریم میں تمام مومنوں کو آپ کی اولاد اور آپ کی ازواج مطہرات کو ان کی مائیں قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر اس نام کا مصداق ہونے میں تمام انبیاء شامل ہیں۔ لیکن پیشگوئیوں میں سے آپ کی طرف خاص ممتاز طور پر منسوب کیا گیا ہے۔ اور اس وصف میں آپ کو ایک رنگ میں یکساں اور منفرد بتایا گیا ہے، پس اس نام کا درود کے ساتھ بہت تعلق ہے۔

اسی طرح اس میں ازواجِ نبویہ کا ذریت طیبہ کا اور بیتِ نبوی کے ساتھ وابستہ ہونے والے تمام افراد کا تہریر کے ساتھ ذکر ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ درود کی دعائیں اس سے بہت زور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کما صلیت اور حمید مجید کے الفاظ کا بڑھانے سے بھی اسمیں قوت پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ (سورہ ہود کی آیت **رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ** عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مِّنْ مَّوَدِّہٖ وَرَحْمَۃُ اللّٰہی سے تیسرے کے اسکو صفت حمید مجید کا فیضان بتایا گیا ہے۔ اور دعاؤں میں صفات الہیہ کو ذکر کرنے سے جو بہت آیت **وَاللّٰہُ اَعْلَمُ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی** فَادْعُوْهُ بِہَا جو قوت اور قبولیت کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ اللہ اعلم بالصواب) سچی محبت اور دلی خلوص سے آنحضرت پر درود بھیجنے کی تعلیم (۳۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْاَنْصَارِی (البُخَارِی) ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
صَلَّى عَلَيَّ مَادَقًا مِنْ نَفْسِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَلَوَاتٍ وَرَفَعَهُ  
عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ  
وَجَاءَ الْإِسْلَامُ مَثْنً ثَلَاثِينَ خَوَارِجُ الْعِدَّةِ الْيَوْمِ قُلْتُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا  
ہے جو شخص مجھ پر دلی غلو سے (ایک بار) درود  
بھیجے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔  
اور اسے دس درجہ کی رفعت بخشے گا۔ اور اس کی  
دس نیکیاں لکھے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ درود پر اگلے شرافت اور برکات کے مرتب ہونے کے  
لئے یہ ضروری شرط ہے کہ دلی توجہ سے اور اخلاص سے آپ پر درود بھیجا جائے

رَمَ ۱۳، عَنْ أَبِي كَاهِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ  
كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
وَكُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا أَوْ  
سَوْقًا لِي كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ  
يَغْفِرَ لَهُ ذُنُوبَهُ عَدَّةَ أَقْيَمَةٍ وَذُلَّاتٍ

حضرت علی کا بل رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے  
مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ اے ابو کاہل۔ جو شخص  
میری محبت کی بنا پر مجھ پر ہر روز تین مرتبہ  
کے ساتھ مجھ پر ہر رات تین بار اور ہر رات تین بار  
درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس سال سات مرتبہ  
ہی سے ان تمام گناہوں سے بچائے گا جن میں وہ

الْبُيُوتِ ۱۴، الْإِسْلَامُ مَثْنً ثَلَاثِينَ خَوَارِجُ الْعِدَّةِ الْيَوْمِ قُلْتُ  
نُورٌ ۱۵، تَرَانِ كَرِيمٍ سے اور سنت سے پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد کی نماز کی بھی بڑی اہمیت  
ثابت ہوتی ہے۔ اور نماز تہجد کو ملکہ آئمہ پر کی تہذیبوں میں ہوتی ہیں۔ تین دن کی (فجر ظہر عصر)  
اور تین رات کی (مغرب۔ عشاء) نماز تہجد ہر نماز کو ان میں سے ہر ایک وقت کی نماز میں متعدد  
مرتبہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ لیکن کم از کم ایک بار تو ہر حالت میں پڑھا جاتا ہے۔ خواہ نماز

اگر فرد ہے اور اسے اپنی سے محفوظ رکھنا  
نور ۱۵، تَرَانِ كَرِيمٍ سے اور سنت سے پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد کی نماز کی بھی بڑی اہمیت  
ثابت ہوتی ہے۔ اور نماز تہجد کو ملکہ آئمہ پر کی تہذیبوں میں ہوتی ہیں۔ تین دن کی (فجر ظہر عصر)  
اور تین رات کی (مغرب۔ عشاء) نماز تہجد ہر نماز کو ان میں سے ہر ایک وقت کی نماز میں متعدد  
مرتبہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ لیکن کم از کم ایک بار تو ہر حالت میں پڑھا جاتا ہے۔ خواہ نماز

سفر میں ہو یا گھر میں۔ پس ہر ایک نمازی دن کے وقت بھی اور رات کو بھی کم از کم تین بار ضرور درود شریف پڑھتا ہے۔ علاوہ اس کے اگرچہ اوقات کے حدود کو چھ بار کا حدود بجا جائے۔ اور ایک وقت کے اندر جتنی دفعہ بھی درود پڑھا گیا ہو۔ اسے اس ایک وقت کے لحاظ سے ایک بار کا درود قرار دیا جائے۔ تو یہ بھی قرین قیاس ہے۔ پس بالکل ممکن ہے۔ کہ اس حدیث میں اسی بات کی طرف اشارہ ہو۔

نیز اس حدیث میں جو آٹھ پہر کے اندر چھ بار درود پڑھنے کی فضیلت اور برکت بیان ہوئی ہے۔ وہ مغفرت، ذنوب ہے۔ جس کے معنے گناہوں کی بخشش کے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ گناہوں سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے بھی ہیں۔ اور نماز کی جو برکات قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ جیسکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ یعنی نماز تمام بدیوں اور کروہ باتوں سے روکتی اور بچاتی ہے۔ پس اس حدیث میں اشارہ ہے۔ کہ درود شریف نماز کا ایک نہایت اہم حصہ ہے۔ جس کے بغیر نماز میں غلڑکی حقیقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور کچھ بعید نہیں۔ کہ نماز کا اہدود کا ایک ہی نام یعنی صلوٰۃ اسی بنا پر رکھا گیا ہو۔

نمازیں اور درود میں جو تعلق ہے اس کا پتہ صحیح بخاری کی اس حدیث سے بھی لگتا ہے۔ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتاب الجہاد میں مروی ہے۔ اور جیس آتا ہے۔

ترجمہ۔ جب تک نمازی اپنی نماز کی جگہ میں نماز کی غلط بیٹھا رہتا ہے۔ اس پر فرشتے یوں درود بھیجتے رہتے ہیں۔ کہ اے اللہ اس پر مدد بھیج۔ ۲۔ اللہ اس پر رحمت نازل کر۔ اور کبھی دعا اس وقت

وَالْمَلَائِكَةُ تَمْشِي عَلَىٰ  
اَعْدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَصلَاةٍ  
الَّذِي مَشِيَ فِيهِوَاللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

مَا لَمْ يَحْدُثْ فِيهِ  
مَا لَمْ يُؤْدِ فِيهِ -

(میں بخاری)

تک برابر جاری رہتی ہے۔ جب تک کہ وہ وہاں کئی  
اٹھائے شریعت کام نہ کرے۔ یا یہ کہ وہ با وضو ہو۔ اور جب تک کہ  
اس کا دل غمناگوں کے لئے اذیت کا موجب نہ بنے

اور یہ برکت اور فضیلت احادیث میں درود شریف کی بھی بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ  
کی ایک حدیث میں ہے :-

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَيْعَةَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ عَلَى  
الْأَمَلِكِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا  
صَلَّى فَلْيَقُلْ الْعَبْدُ مِنْ ذِلَّةٍ  
أَوْ لِيَكْفُرْ -

ترمذی۔ حضرت عامر بن ریعہ رضی اللہ عنہ سے درود  
ہے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
جو مسلمان مجھ پر درود بھیجے گا۔ وہ جب تک مجھ پر درود بھیجتا  
رہے گا۔ اس وقت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے  
اب چاہے۔ تو اس میں کمی نہ ہو اور چاہے تو اسے  
زیادہ دہکرے۔

لہذا جس طرح درود شریف کے مقابل پر قرآن کریم میں ایند کو رکھا گیا ہے۔ اسی طرح حکو و بالا  
حدیث میں بھی اسے صلوٰۃ کے مقابل پر رکھا گیا ہے۔ اور یہ تمام امور درود شریف کی ہمیشہ  
کو ثابت کر کے اس کی ادائیگی میں ان ادواب کو ملحوظ رکھنے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جو غلط  
سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس جس طرح نماز کے لئے اقامت یعنی اسے کا حق ادا کرنا ضروری  
ہے۔ اور غافلانہ نماز بموجب آیت قَوْلِ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ  
صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ قابل پذیرائی نہیں ہوتی۔ بلکہ موجب وبال ہوتی ہے۔ اسی طرح  
درود کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اسے حضور دل سے پڑھا جائے۔ ورنہ وہ محض ہم  
و عادت میں داخل ہو گا۔

رہا س عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ بَشَّرَ نَبِيَّ الرَّضِيِّ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى  
 عَنِّي مِنْ أُمَّتِي صَلَوةً مُخْلِصَةً  
 نَبَّهْتُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ  
 صَلَواتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ  
 وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَنَاتٍ وَمَنْ عَنِيَ  
 عَشْرَ سَنِيَّاتٍ (بخلاف الافہام بخلاف سنائی)

حضرت ابو بڑوہ بن نیا رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ کو دیکھنے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر دلی اخلاص سے  
 عبادت کے ساتھ (ایک بار) درود بھیجے گا۔ اس کے بدلے  
 میں اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ اور اسے  
 دس درجے بلند کرے گا اور اسے عبادت کیلئے  
 دس نیکیاں شمار کرے گا۔ اور اس کے دس گنا حنات  
 فرمائے گا۔

درود شریف کے یہ ہر کلمہ متعدد احادیث سے ثابت ہیں۔ اور اس حدیث میں اس بات  
 کو واضح کیا گیا ہے کہ یہ برکات دلی اخلاص سے درود بھیجنے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے  
 بغیر جو درود بھیجا جائے۔ وہ محض دسم اور عبادت کے طور پر ہوگا۔ اور جو نکول اخلاص کا پیدا  
 ہو نا آپ کے حالات و المصافات۔ آپ کے استقامت اور آپ کی قربانیوں کے جاننے سے  
 تعلق رکھتا ہے۔ اس لیے جو شخص آپ پر حقیقی طور پر درود بھیجنا چاہتا ہو۔ اس کی لئے نہایت  
 منہمک رہے۔ کہ وہ آپ کے تفصیلی حالات اور سیرت مقدسہ کو اپنے مطالعہ میں رکھے اور  
 اسے نظر کے سامنے رکھ کر اس پر طور کرتا رہے۔ واما التوفیق اللہ بآلہ۔

نوٹ۔ دو کے لئے جس درود کی طرف ان احادیث میں توجہ دلائی گئی ہے۔ اس کی طرف خود  
 لفظ صلوٰۃ ہی رہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”صلوٰۃ کا لفظ پُر سوزیئے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسے ہی  
 گذارش دہا میں ہونی چاہیے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے۔ جہاں کا نام صلوٰۃ  
 بخواتین۔ (بدر جلد پہلے ۵۴ ص ۱۴۴)

## کثرت سے آنحضرتؐ پر درود بھیجنے کی تاکید

اس بارہ میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے بعض احادیث پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ والی ہی ہے۔ جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۰۸ پر زیر نمبر ۱۳ گزر چکی ہے۔ اور ایک حدیث عامر بن ربیعہ کی روایت سے صفحہ ۱۴۴ پر بھی بیان ہو چکی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں کئی کئی مسندوں کے ساتھ اور کسی تدریج اختلاف الفاظ کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اور انسان کو توفیق ملے۔ کثرت سے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے۔

لیکن جیسا کہ احادیث ۲۵ لغایت ۳۷ سے ثابت ہوتا ہے۔ کثرت تعداد کی نسبت یہ بات بہت زیادہ ضروری ہے۔ کہ نہایت عمدگی کے ساتھ درود شریف پڑھا جاوے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بنا پر اور آپ کے احسانات کو اپنی آنکھوں کے سامنے لا کر اور انہیں گن گن کر پڑھا جائے۔ اور اس بات کی تعمید بق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے بھی ہوتی ہے۔ جن میں کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ دیکھو صفحہ ۹۲ و ۹۳۔ لیکن اس کے ہمیں بڑھ کر اس بات کی انہیں تاکید کی گئی ہے کہ درود شریف نہایت عمدگی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے آپ کی کامل محبت کی بنا پر اور حقیقی دلسوزی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ اور اس کے مقصود کوئی دنیوی ثمن یا پناہ ذاتی فائدہ نہ ہونا چاہیے (دیکھو صفحات ۶۸ لغایت ۸۱ صفحہ ۸۱) اور حق یہ ہے کہ جب تک درود یا



یہ باتیں موجود نہ ہوں۔ اس وقت تک وہ صلوٰۃ یعنی درود کہا ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”صلوٰۃ کا لفظ پر سوز مکنے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسے ہی گدازش دعا میں ہونی چاہیے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے۔ تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔“ (بدر جلد ۱ پر صفحہ ۲۹ مئی ۱۹۰۵ء)

نیز فرمادی ہے۔ کہ اس دعا سے اصل مقصود رضا الہی ہو۔ نہ کہ دنیوی مقاصد۔ جیسا کہ حضورؐ فرماتے ہیں:-  
”جب انسان کی دعا محض دنیاوی امور کیلئے ہو۔ تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے۔ اور اسکی رضا کو مد نظر رکھتا ہے۔ اور ادب اور انکسار تو اضع اور نہایت محویکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اسکی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔“ (ایضاً)

## درود شریف کو دعا کا اصل اور اہم حصہ بنانے کی تاکید

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لئے ایسے طور پر دعا نہ کیا کرو۔ جیسے کوئی سوار مسافر راستے میں پانی کے لئے اتر کر اور اپنے سامان سفر میں سے پیالہ نکال کر پینا پیا اور پانی سے بھر لے۔ اور جیسا کہ کام سے فارغ ہو کر پینا سامان پھر لا دے گا۔ اور جبنا پانی پینا تھا۔ پانی کے یاد و غیرہ کرچکے۔ تو اس پیالہ کو سامان میں باندھ

۳۶۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُونِي كَقَدْحِ الرَّاحِبِ. إِنَّ الرَّاحِبَ يَمْلَأُ قَدْحَهُ. فَإِذَا فَرَغَ وَعَلَّقَ مَعَالِيقَهُ فَبِئْسَ مَا شَرِبَ حَاجَتُهُ۔

اَوِ الْوَسْوَءِ تَوَضَّاءَ اِلَّا اَهْرَاقَ  
الْقَدْحَ فَاَجْعَلُوْنِي فِيْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ  
وَفِيْ وَسْطِهَا لَا تَجْعَلُوْنِي فِيْ اٰخِرِهَا  
(جلال الاہتمام بحوالہ احمد بن عمرو بن ابی حاتم)

کی غرض سے باقی پنجے ہوئے پانی کو گرا دیتا ہے  
دیا کسی کو دیدیتا ہے) بلکہ دعا کے شروع میں  
بھی محمد پر درود بھیجو۔ اور اس کی وسط میں بھی  
اور اسے پیچھے مت رکھو۔

اور طبرانی کی روایت میں اس حدیث کے آخری الفاظ وَلَا تَجْعَلُوْنِي فِيْ اٰخِرِهَا  
کی بجائے وَفِيْ اٰخِرِهَا آتا ہے۔ یعنی دعا کے آخر میں بھی محمد پر درود بھیجو۔ اس حدیث کا مطلب  
یہ ہے کہ دعائیں درود کو طفیلی نہیں بنانا چاہیے۔ بلکہ اصل مقصد دعا کا درود ہونا چاہیے۔  
اور باقی مطالب کے لئے جو دعائیں کرنی ہوں۔ انہیں طفیلی بنانا چاہیے۔  
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کے متعلق تعلیم دیتے ہوئے اور دعا کا مقصد  
مقصد بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

” اصل حقیقت دعا کی وہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ  
تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور انسان  
کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضا الہی کو حاصل کرے  
اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ یہ اس واسطے  
رد رکھا گیا ہے کہ دنیاوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتی ہیں۔ خاصہ  
خاصی اور کچھ پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ (بد ر جلد ۲ پر ص ۱۹ ص ۱۹)  
اصل بات یہ ہے کہ درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات  
کے شکر نعمت کی ایک صورت اور آپ کے درجات کی بلندی اور آپ کے مقاصد کے پورا  
ہونے کی دعا ہے۔ پس اس مقصد کے سوا کسی اور مقصد کے لئے جو ہماری زندگی کی اصل

خافیت سے بھی دور رہے جانے والا ہو۔ اسے پڑھنا ایسا ہی ہو گا۔ جیسا کہ قرآن کریم کو ہدایت یابی کے لئے نہیں جس کے لئے وہ اتارا گیا ہے۔ بلکہ کسی ادنیٰ اور ذلیل مقصد کے لئے یا جبراً منتر وغیرہ کے طور پر پڑھا جائے۔ یا جیسے نماز کے اصل مقصد کو چھوڑ کر کسی ذلیل مقصد کے لئے نماز پڑھی جاوے۔ پس اپنی ضرورتوں اور تکلیفوں کے موقع پر حدود اس طور پر پڑھنا چاہیے کہ اپنے ذاتی اغراض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد پر فدا اور قربان کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیوں کے لئے اور آپ کے دین کے فائدہ میں کے لئے اور آپ کے لئے دین اسلام کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقاصد کو سامنے رکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور جب دلی طور سے انشراح کے ساتھ فتویٰ دے۔ کہ اپنی ذاتی اغراض بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد میں سے ہی ہیں۔ تو اس کے بعد ان مقاصد کے پورا ہونے کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس دعا کرنے والے شخص کی ذاتی ضرورتیں بھی جو حقیقی ہونگے۔ پوری کر دینگا۔ اور اس کی تمام تکالیف اور مشکلات دور ہو جائیں گی۔ کیونکہ ان تکالیف کے پیدا کرنے سے اصل مقصد ہی تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کی جناب میں گنا گوارے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَخَذْنَا مِنْهُمُ الْبَايَآتِ وَالْاَسْرَارَ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (انعام ۵) یعنی یہ ہماری قدیم سے سنت ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ انہیں ہم اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ان پر تنگی اور تکالیف بھیجتے ہیں۔ اور فرماتا ہے۔ اَخَذْنَا مِنْهُمُ الْبَايَآتِ وَالْاَسْرَارَ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (اعراف رکوع ۱۲) یعنی لوگوں کو ہم ایسے تنگی اور تکالیف میں مبتلا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے حضور گریہ و زاری کے ساتھ رجوع کریں

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُم بِالْعِزَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ  
 ہم نے ان پر عذاب بھیجا مگر انہوں نے اس سے استسکان نہ کیا اور  
 نہ خاکساری کہ ساتھ اس کے حضور میں گرے۔

[illegible]

قبولیت دعا کے خاص مواقع پر آنحضرتؐ پر حدود بیسٹھ کا ارشاد

تہ مجھے حضرت اویس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین ایام میں سے جبکہ کائنات میں ہے۔ اسی روز آدم پیدا ہوئے۔ اسی روز انکی وفات ہوئی۔ اسی روز قیامت کے احوال اور اثر اور

(٣) مَنَّ أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ  
أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

فِيهِ حُلُقَىٰ آدَمَ. وَفِيهِ تَبَعْنَ  
وَفِيهِ النِّقَّةُ وَفِيهِ  
الْمَعْقَةُ. فَأَكْثَرُوا  
عَلَىٰ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ  
فَإِنَّ صَلَوَاتَكُمْ مَعَهُ وَضَعَهُ عَلَىٰ  
قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَدْعُنَ  
صَلَوَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ. فَقَالَ  
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَىٰ لَأَرْضِ  
أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَاوُدَ. إِبْرَاهِيمَ

ظہور میں آئیں گے۔ اور) نزع مہر ہو گا۔ اور اسی  
روز وہ تجلی اور ظہور جمال الہی ہو گا۔ جس سے لوگ  
بے ہوش ہو جائیں گے۔ پس اس روز تم مجھ پر خاص  
طور پر کثرت سے درود بھیج جا کر۔ تمہارا درود مجھے  
پہنچایا جائیگا۔ اس روز کہتے ہیں کہ اس پر صحابہ  
نے عرض کیا کہ جب آپ کا وجود بوسیدہ ہو چکا ہو گا  
تو اس وقت ہمارا درود آپ کو کیسے پہنچایا جائے گا  
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے وجودوں کو وہ مرتبت  
اور کرامت بخشی ہے کہ زمین انہیں فنا نہیں کر سکتی

اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ انسان کو دعا کے لئے جو افضل اور بہتر موقع میسر  
آئے۔ اس میں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کو سلم پر درود بھیجنے کو مقدم کرنا چاہیے  
اور مثال کے طور پر اس کیلئے جہنم کا دن بتایا ہے۔ اور اس میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنے  
کی تاکید فرمائی ہے۔ اور اس کے بعض فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ ان فضائل میں جو حضرت  
آدم کی اس روز وفات ہونے کا ذکر ہے۔ یہ اس لئے تفصیلت ہے۔ کہ خدا کے کسی برگزیدہ  
بندہ کی وفات دراصل اس کی ایک نئی پیدائش ہوتی ہے۔ اور اس کا اپنے وقت پر دنیا سے  
جانا بھی درحقیقت ایک رحمت ہی ہوتا ہے۔ جبکہ سورج کا اپنے وقت پر دنیا ایک رحمت الہی  
ہوتا ہے۔ اور اس تفصیلت کا پتہ اس بات سے بھی لگتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وعلی آلہ وسلم کی جس روز وفات ہوئی تھی۔ اس دن کو بھی خاص شرف حاصل ہے۔ جو  
دوشنبہ کا مبارک دن ہے۔ اسی دن آپ کی پیدائش بھی ہوئی تھی۔

اور اس حدیث میں اشراف قیامت کے زمانہ ظہور کا نام جمعہ رکھا گیا ہے۔ جو مسیح موعود کی آمد کا زمانہ ہے۔ جیسا کہ سورہ جمعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے یہ تعلیم بھی پائی جاتی ہے۔ کہ اسے خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب

## گھر میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید

(۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورِي عَيْدًا وَلَا صُلَاةً عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُمَا كُنْتُمْ (جلال الاہنام بحوالہ جز ۱، حسین بن احمد)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تم اپنے گھروں کو قبریں مت بنانا۔ اور میری قبر کو میلہ کی طرح مت بنانا۔ اور جہاں بھی تم ہو۔ مجھ پر درود بھیجا کرنا۔ تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔

یہ حدیث بتاتی ہے۔ کہ جس گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجا جاتا وہ گھر نہیں۔ بلکہ قبرستان ہے۔ اور اس میں رہنے والے زندہ نہیں۔ بلکہ مردہ ہیں۔ اور اس حدیث میں جو آپ کی قبر کو میلہ گاہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے۔ کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا۔ یعنی تم ایسا نہ کرنا۔ اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ میری قبر پر نہ آنا۔ کیونکہ آپ کی قبر پر جا کر آپ پر درود بھیجنے کی تو بعض احادیث میں تاکید پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جلال الاہنام میں اس حدیث سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ مَاتَ عَلَى عَيْتٍ عِنْدَ  
قَبْرِ نَبِيِّ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ  
مَدَامَا يَشِيعُنِي وَكَفَى  
أَمْرُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَكَفَى  
لَكَ يَوْمَ الْفِيْءَةِ شَهِيدًا أَوْ  
شَهِيدًا

ترجمہ۔ جو شخص میری قبر پر اگر مجھ پر درود بھیجے  
اسکی درود کو مجھ تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ  
ایک فرشتہ کو مقرر کر دیگا۔ جو مجھ اسکی طرف  
درود پہنچائے گا۔ اور اس شخص کی دنیا اور آخرت  
میری عزت میں اللہ تعالیٰ آپ پوری کرے گا۔ اور قیامت  
اسے روز میں اسکی حق میں گواہ یا رپ فرمایا کہ (شہید ہو گیا)

اور مولانا ماکس من مذکور ہے کہ حضرت عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سنہ ۱۸۸۲ھ میں  
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جا کر آپ پر درود بھیجا۔ اور حضرت ابو بکر اور حضرت  
عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس میں شامل کیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## ہر ایک مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید

۱۰۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
أَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا أَجْتَمَعَتْ قَوْمٌ ثُمَّ  
تَعَسَّرَ قَوْلُهُمْ فَيَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَ  
جَلَّ وَصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَامُوا عَدَنَ  
أَتَيْنَ جَنَّةً دَجَلًا (الانعام بحوالہ سنن کبیر نسائی)

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مجلس میں لوگ جمع ہوں اور  
ایسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور خدا کے نبی (صلی اللہ علیہ  
وعلی آلہ وسلم) پر درود بھیجنے کے بغیر چلے جائیں وہ  
ایک نہایت شرمناک حالت میں ہوں اور سخت بدبودار مردار کی  
طرح ہو گئی۔ اور اس میں شامل ہونے والے لوگ مردار خواہ  
جانوروں میں شمار ہونے کے قابل ہوں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ خواہ کیسے تکلیف کا کام لینا پڑے تاہم ہر ایک مجلس میں کوئی نہ کوئی تقریب پیداکر کے اسیں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اسکی حمد و ثناء کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر کرنا اور آپ پر درود بھیجنا چاہیے۔ اور جس شخص کے اندر یہ جذبہ نہیں وہ انسان پہ لانے کا مستحق ہی نہیں بلکہ وہ دنیا کا کتبی جس کی نظر پہ سوائے اس مردار کے اور کچھ ہے ہی نہیں (نورۃ مائدہ من ذلک)

## تمام انبیاء پر درود بھیجنے کی ہدایت

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسل پر درود بھیجا کرو یہ کہ جس طرح اس مجھے بھیجا ہے۔ اسی طرح اسکی انہیں بھی بھیجا تھا۔

۴۴، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَسَلُوا عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ. فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِي. (جلال الاقلام ج ۱)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ سَائِرِ الشَّيْخَيْنِ وَالْمُرْسَلِينَ وَسَلِّ جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ۔

## درود شریف کے بعض خاص مواقع

درود شریف ایک دعا ہے۔ اور دعائیں وہ جو تمام دعاؤں کی سردار ہے۔ اور دعائیں ذکر الہی



میں داخل ہیں۔ اور ذکر الہی ہر حالت میں کیا جاسکتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم پر درود ہر وقت اور ہر حالت میں بھیجا جاسکتا ہے۔ اور اس کے لئے کسی قسم کی عہد بندی نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح بعض مواقع پر خصوصیت کے ساتھ عام دعائیں اور ذکر الہی کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح بعض مواقع پر درود شریف بھی خاص طور پر پڑھنے کا حکم ہے ایسے بعض مواقع جن میں درود شریف خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کا احادیث سے پتہ لگتا ہے۔ حسب ذیل میں :-

## نماز کا آخری تعدہ

جس طرح عام دعاؤں کا اور اذکار الہی کا سب سے اہم اور مقدم موقع اور محل نماز ہے اسی طرح درود شریف کا سب سے اہم اور مقدم مقام بھی نماز ہی ہے۔ بلکہ نماز کا اور درود شریف کا تو ایسا گہرا تعلق ہے۔ کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں ان دونوں کا نام بھی ایک ہی رکھا گیا ہے۔ اور نماز میں درود شریف پڑھنے کی احادیث میں بہت سخت تاکید کی گئی ہے۔ اس جگہ اس بارہ میں دو تین حدیثیں درج کی جاتی ہیں۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جس طرح وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح مجھ پر درود بھیجنے کے بغیر بھی قبول نہیں ہوتی۔

(۴۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ  
إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَبِالْمَسَلُوةِ عَلَيَّ  
رَسَنُ دَارِطُنِي

اور ایک حدیث میں آتا ہے :-

۴۳۸ م، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّامِيِّ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى نَبِيٍّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ایضاً)

ترجمہ۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ  
وسلم نے فرمایا۔ جو شخص نمازیں (خدا کے نبی پر چھوڑ  
نہ بیچے۔ اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔

درود تمام ارکان نماز اور جس طرح باقی دعائیں نماز کے ہر ایک رکن میں کی جاسکتی ہیں۔  
میں پڑھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھی ہر ایک  
رکن میں بھیجا جاسکتا ہے۔ اور کسی رکن میں علم دعائیں کرنے یا درود شریف کے پڑھنے کی کوئی  
ممانعت نہیں ہے۔ بل یہ ضروری ہے کہ ہر رکن کے لئے جو اذکار اور دعائیں شریعت نے  
بتائی ہیں۔ ان کو ان کے اپنے اپنے موقع بعد محل پر ادا کرنا بہر حال مقدم رکھا جائے۔

درود شریف کا قعدہ اور جس طرح باقی اذکار نماز کا نماز کے مختلف ارکان کے ساتھ داخل  
کیسا تھ خاص تعلق ہے۔ اسی طرح درود شریف کا بھی نماز کے ایک خاص رکن کے ساتھ  
خاص تعلق ہے۔ جو قعدہ ہے۔ چنانچہ سنن دارقطنی میں ہے۔

۴۳۹ م، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ  
كَمَا كَانَ يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ  
مِنَ الْقُرْآنِ.

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں مجھے حضرت رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسی طرح تشہد سکھایا  
جس طرح آپ ہمیں قرآن کریم کی کوئی دینی نازل شدہ  
سورۃ پڑھاتے اور سکھاتے تھے۔ جو یہ ہے :

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطِّيبَاتُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
تمام قولی عبادتیں۔ تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی۔ آپ پر سلام

وَرَحْمَةً اَللّٰهُ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔

اَللّٰهُمَّ جِنِّ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

رسول خدا ہے دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ اور میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں

عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ

ہوں کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اے اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلٰى اٰلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہلیت پر درود بھیجیے۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر درود بھیجا۔ تو بہت ہی

مَحْمُودٌ مَّجِيدٌ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَارِكْ

محمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ ان کے ساتھ ہم پر بھی درود بھیجیے۔ اے اللہ حضرت محمد رسول اللہ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ اٰلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہلیت پر برکات بھیجیے۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی آل

اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ

پر برکات بھیجیں۔ تو بہت ہی محمود والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ ان کے ساتھ ہم پر بھی برکات نازل

مَسَاوَاتِ اللّٰهِ وَهَسَاوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

فرما۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور تمام مومنوں کی طرف سے اس ہی نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

النَّبِيِّ الْاَمِيِّ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

علیہ وسلم پر سب سلام۔ اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔

اور ایک حدیث میں ہے :-

۴۷۴ عَنْ مَرْيَدَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْيَدُ إِذَا  
 حُكِمْتَ فِي مَسْأَلَةٍ فَلَا تَرْكُنْ  
 الشَّهَادَةَ وَالْعُقُوبَةَ عَنِّي فَإِنَّهَا  
 ذِكْوَةُ الْقُلُوبِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَائِ  
 اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
 الصَّالِحِينَ۔

ترجمہ۔ حضرت مرید بن حبیب رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ  
 سے فرمایا۔ اسے مرید جب تم نماز میں قصد  
 کار کن اور کہنے کے لئے بیٹھو۔ تو تشہد میں اور چھ پر  
 درود بھیجنے میں کوتاہی نہ کرنا۔ کیونکہ یہ نماز کی تکمیل  
 اور رستی کا ذریعہ ہے۔ اور (ساتھ ہی) اللہ تعالیٰ  
 کے تمام انبیاء و رسل پر اور اللہ کے تمام صالح  
 بندوں پر بھی سلام پڑھا کر۔

تشہد کے بعد درود شریف کے ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں اور خصوصاً  
 تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

بھیجا اشد ضروری ہے۔ جس کے بغیر نماز قابل پذیرائی نہیں ہوتی۔ اور اسی سبب امام شافعی رحمہ اللہ اور  
 اسحاق کہتے ہیں کہ نماز میں درود شریف کا پڑھنا واجب اور لازم ہے جس تک بغیر نماز درست  
 اور معتبر نہیں ہوتی۔ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول بھی یہی ہے اور بعض  
 اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبد اللہ بن مسعود  
 اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہم اور بعض تابعین جیسے ابو جعفر محمد بن علی -  
 شعبی اور مقاتل بن حیان نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

اور زیادہ تر صحابہ رحمۃ اللہ علیہم اور تابعین اور ائمہ کا یہ قول ہے کہ گو درود شریف کا نماز میں پڑھنا  
 بہت ضروری ہے۔ مگر مسنون سے ہر طرح نہیں۔ اس لئے اس کے بغیر بھی نماز جاتی ہے  
 سند حضرت امام شافعی رحمہ اللہ ہیں کہ پہلے تشہد کے بعد بھی درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ ان کا یہی

جس کی بنیاد ہے کہ بعض احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تشہد کے بعد نماز کے مناسب حال ہو دعائیں کرنا چاہیں کر کے سلام پھیر سکتے ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں باب مَا يَتَحَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ (تشہد کے بعد نمازی جو دعا کرنا چاہے۔ کر سکتا ہے۔ اور دعا کرنا ضروری نہیں ہے) میں جو حدیث مذکور ہے۔ اس میں تشہد کے کلمات کے ذکر کے بعد آتا ہے۔ ثُمَّ يَتَحَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ اَعَجَبَكَ اَلَيْسَ فِيْهِ دُعُوٌّ یعنی تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا انسان کو سب سے اچھی معلوم ہو۔ وہ کر سکتا ہے۔ جس میں درود کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ درود شریف کے بغیر بھی نماز درست ہو سکتی ہے۔

**تشہد میں بھی درود آجاتا ہے** لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ اختلاف اس بارہ میں نہیں کہ نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔ بلکہ درحقیقت اختلاف اس امر کے متعلق ہے کہ آیا نماز میں تشہد کے بعد درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔ یا بلفظ دیگر قعدہ میں تشہد کے بعد از سر نو درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔ تشہد میں بھی درود شریف آیا ہوا ہے۔ اور تشہد کے پڑھنے سے ایک رنگ میں درود شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ احادیث سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں درود شریف کا پڑھنا اس قدر ضروری ہے۔ اور تشہد کے بعد مستقل الفاظ میں از سر نو درود شریف کا پڑھنا پوری فراحت کے ساتھ اس قدر ضروری ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہ ہو۔ بلکہ جو احادیث کیفیت درود شریف کے متعلق مروی ہیں۔ ان میں سے اکثر کا سماع کلام ہی بتاتا ہے کہ نماز میں بطور تشہد ضروری ہے۔ اسی طرح اس کے

بعد درود شریف کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔

تشمید میں درود کس طرح آتا ہے | اس جگہ اس بات کو واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ تشہد کے اندر درود شریف کس طرح آتا ہے۔ سو واضح ہو کہ تشہد کے دوسرے جملہ اَسْلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ میں رَحْمَةُ اللّٰهِ سے مراد صلوات یعنی درود ہے۔ جس کا قرینہ یہ ہے۔ کہ یہ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ کے بعد واقع ہے۔ اور ان دونوں جملوں میں تین امور کا ذکر ہے۔ جو ایک دوسرے کے مقابل پر واقع ہیں۔ التَّحِیَّاتُ کے مقابل پر اَسْلَامُ کا لفظ ہے۔ جس کا نام قرآن کریم کی آیت تَسْلِمُوا عَلَیْ اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مَبْرُکَۃً طَیِّبَۃً میں تحیہ ہی رکھا گیا ہے۔ اور الصَّلَوَاتُ کے مقابل پر رَحْمَةُ اللّٰهِ کا لفظ ہے۔ اور یہ معنی لفظ صلوات کے خود کتب لغت میں مذکور ہیں۔ اس کی علاوہ حدیث و الْمَلٰٓئِکَةُ تُسَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاکِ الْوُضُوْءِ حَتّٰی یَمُوتَ۔ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مِلَّ عَلَیْہِ اللّٰهُمَّ اَرْحَمْہُ میں صلوات کے لئے دوسرا لفظ رحمت لایا گیا ہے۔ اور نماز کے لئے مسجد میں آنے کے وقت جو دعا پڑھنے کی ہدایت ہے۔ اس میں بھی صلوات کی جگہ رحمت کا لفظ ہی آتا ہے۔ اور الطَّیِّبَاتُ کے مقابل پر برکات کا لفظ لایا گیا ہے۔ اور طیب اور برکت میں جو تعلق ہے۔ وہ آیت مذکورہ بالا کے الفاظ مبارکۃ طَیِّبَۃً سے اور قمر نماز کے وقت کہے جانے والے الفاظ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مَّبَارَکًا فِیْہِ سے ظاہر ہے۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ تشہد میں رَحْمَةُ اللّٰهِ سے مراد صلوات اللہ یعنی درود ہے۔ جس کی طرف

امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں ایسا کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے باب تغیر الدعاء بعد الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں غصہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد جو دعا کرنا چاہیں کر سکتے ہیں) میں حدیث دہی بیان کی ہے۔ جس میں تشہد کے بعد نماز کے مناسب حال دعائیں کرنے کے متعلق اختیار کا ذکر ہے۔ اور اس میں تشہد کے علاوہ درود پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تشہد میں درود بھی آجاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

**صلوٰۃ اور سلام کی ترتیب** اور جب یہ بات ذہن نشین ہو جائے کہ تشہد کے اندر بھی درود موجود ہے۔ اور رَحِمَہُ اللہ ایک رنگ میں صلوٰۃ یعنی درود اور برکات سلام ہے۔ تو یہ بات خود بخود روشن ہو جاتی ہے۔ کہ تشہد میں بھی درود اور سلام میں وہی ترتیب رکھی گئی ہے۔ جو قرآن کریم میں ہے۔ یعنی صلوٰۃ پہلے ہے۔ اور سلام اس کے بعد۔ اور یہی ترتیب الفاظ درود شریف کے دونوں حصوں اللّٰهُمَّ صَلِّ اور اللّٰهُمَّ بَارِكْ میں بھی ہے۔

علاوہ اس کے صلوٰۃ اور سلام ایک دوسرے کے لئے لازم اور ملزوم ہیں۔ اور اس لحاظ سے انہیں متحد بھی کہا جاسکتا ہے۔ اور کچھ بعید نہیں ہے۔ کہ اسی بنا پر قرآن کریم میں اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے ساتھ یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْہِ اور یَاٰیہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ کے ساتھ صلوٰۃ کا لفظ لایا گیا ہو۔ اور یُسَلِّمُوْنَ اور تَسْلِیْمًا کو بھی یُسَلِّمُوْنَ اور صلوٰۃ کا بھی قانع نام قرار دیا ہو۔ اور اس صورت میں تقدیم و تاخیر کا سوال ہی اٹھ جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اور چونکہ قرآن کریم میں صَلُّوْا اور سَلِّمُوْا میں درالگ الگ لفظوں کے ساتھ

درود اور سلام کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ان میں من وجہ مغایرت بھی پائی جاتی ہے۔ اور تشہد میں جسکی تعلیم صحابہ کرامؓ کو کیفیت درود کی تعلیم سے پہلے دی گئی تھی، سلام کا ذکر صریح لفظوں میں بھی تھا۔ اور مکرر بھی۔ اور صلوٰۃ کا ذکر صرف ایک بار اور وہ بھی بالمعنی تھا۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ جس طرح ہیں اسلام کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسی طرح درود شریف کی تعلیم بھی دی جائے۔ جس پر حضور نے انہیں درود شریف کا وہ طریق بتایا۔ جس میں صلوٰۃ کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے۔ اور سلام کا بالمعنی۔ پس اس سوال اور جواب سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تشہد درود سے بالکل خالی ہے۔ یا یہ کہ درود کے الفاظ سلام کے ذکر سے خالی ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب۔

تشہد میں اَیُّہَا النَّبِیُّ کہنے کی وجہ اسکا الہامی ہونا ہے	تشہد میں السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر سلام۔ رحمت۔ اور برکات بھیجنے
--	---

کی وجہ احادیث سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ تشہد کے کلمات الہامی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور الہامی الفاظ کو ان کی اصل صورت میں ہی بیانی کیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں بروایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مذکور ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور پر نمازیں اسلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ درود آپ پر کس طرح بھیجا جائے۔ جس پر حضور نے انہیں درود شریف کے وہ الفاظ سکھائے۔ جو نمازوں میں پڑھے جاتے ہیں۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ تشہد کے کلمات جو سلام پر مشتمل ہیں۔ الہامی ہیں۔

السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ بطور تحیہ کہا جاتا ہے | اس کے علاوہ معنوی پہلو سے بھی



تشہد میں یہی الفاظ موزون معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ تشہد میں السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ کے الفاظ اس سلام کی صورت پر واقع ہوئے ہیں۔ جو ملاقات کے موقع پر مخاطب سے کہا جاتا ہے۔ اور اس بات کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ کہ نماز واقعی انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ عالی میں اور آپ کے روحانی گھر میں پہنچا دینے والی اور آپ سے ملاقات نصیب کر دینے والی چیز ہے۔ اور روحانی گھر کا بھی عند اللہ وہی حکم ہے جو ظاہری گھر کا حکم ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-  
 ”جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے۔ وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنِ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو میرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے۔ میں اسکو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں۔ جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں“ (کشتی نوح صفحہ ۱۰)

پس اگر اس مناسبت کی بنا پر اس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے جملہ ندائیہ اور خطاب کا صیغہ اختیار کیا گیا ہو۔ تو یہی کچھ بعید نہیں ہو گا۔ بالکل قرین قیاس بعض کلمات تشہد کی لغوی تحقیق | اَنْحِیَّاتٌ تَحِیَّۃٌ شَیْءٌ جَمْعٌ ہے۔ اور تَحِیَّۃٌ حَیٰۃٌ کی مصدر ہے۔ جس کا ماضی یعنی اصل حیات ہے۔ جس کے معنی زندگی کے ہیں۔ اور حیٰۃ کے معنی ہیں لمبی زندگی اور بقا بخشا۔ سلامتی بخشی۔ تعظیم و تکریم کی۔ احسان کیا۔ بادشاہت عطا کی۔ خوشی و خرمی نصیب کی۔ خاص عزت کے القاب اور شاہانہ خطابات سے مخاطب کیا۔ سلام دیا۔ سلامتی کے لئے دعا کی۔ اور اسکا تعلق زیادہ تر حال سے یعنی حاصل شدہ

نعمت کے سلامت رہنے سے ہے۔ اور اس کے معنی تو فی عبادت کے بھی کئے جاسکتے ہیں پس التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ کے ایک معنی یہ ہیں کہ زندگی بخشنا۔ بقا و دوام بخشنا۔ سلامتی دینا۔ بادشاہت عطا کرنا۔ خوشی و فرح نصیب کرنا۔ اور اس بارہ میں دعائیں قبول کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور ایک معنی اس کے یہ ہیں کہ حقیقی طور پر ہم ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ اسی کے احسان مند ہیں۔ اسی سے بقا اور دوام چاہتے ہیں۔ اسی کے ہم پرستار ہیں۔ اور بقائے دوام اور سلامتی کے لئے اسی کے حضور ہماری تمام دعائیں اور التجائیں ہیں۔ اور اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ اگر ہم کسی اور کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ کسی کیلئے بقا اور دوام چاہتے ہیں۔ کسی کو عزت کے خطابات سے مخاطب کرتے ہیں۔ اور ہر رنگ میں اس کی خوشی و فرحی اور کامرانی چاہتے ہیں۔ تو اس کی ذات کی خاطر نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہم ایسا کرتے ہیں۔ اور ہماری تمام تو فی عبادتیں اسی کے لئے مخصوص ہیں۔

(۲) اَبْقِیْ صَلَواتُکَ اَلْفِظ صَلَوة کی جمع ہے۔ جو فعلی صلی کا اسم مصدر ہے۔ اور اس کے معنی ہیں۔ التَّحْرِیمُ وَالتَّجَوُّدُ (نماز) اَلدُّعَاءُ اللہ تعالیٰ کو پکارنا، اَلِاسْتِغْفَارُ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش۔ غلطیوں سے حفاظت اور عصمت۔ اور ان کے بد نتائج سے بچائے جانے کی درخواست کرنا، اَلرَّحْمَةُ اللہ تعالیٰ کی رحمت و عطوفت، حُسْنُ التَّنَاقُصِ (بہترین تعریف)، اَلتَّحَرُّمُ مَر بار بار رحمت کرنا، اَلدُّعَاءُ بِالْبَرِّکَةِ وَالْخَيْرِ (خیر و برکت چاہنا) اَلتَّعْظِیْمُ وَالتَّكْرِیْمُ داعی از دلائم کرنا۔ عظمت بخشنا، اَلتَّوْبِیْدُ (برکت بخشنا۔ برکت کے لئے دعا کرنا) اَلتَّسْبِیْحُ تسبیح کرنا۔ پاک صفات کا اظہار اور اقرار کرنا۔ اور عظمت شان کے خلاف امور کی نفی کرنا، اَللَّحْظُ دَوَامٌ اور لازم ہو جانا اور جدا اور الگ نہ ہونا۔ کام

مسلسل اور متواتر طور پر کرتے چلے جانا۔ دَامُ رَبَّنَا، صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمُرْسَلُ۔  
 الْمُتَقَدِّمِ مِنَ الْخَلِیْلِ الَّذِیْ یَحْیِیْ بَعْدَ السَّابِقِ لِأَنَّ رَأْسَهُ یَحْیِیْ مَوْلَا  
 الْمُتَقَدِّمِ رَاسُ آگے جانے والے کے بعد اُس کے پیچھے آنے والے کا معنی ساتھ ہی  
 آپ پہنچنا۔ اور درمیان میں وقفہ یا فاصلہ نہ آنے دینا، الْمُتَقَدِّمِ فِی کَلَامِ الْکُتُبِ السَّابِقِ  
 الْمُتَقَدِّمِ دروروں سے آگے بڑھ جانا، مَعْنٰی یَدْعُو بِالنَّارِ سَخَنَهَا رُشْدَتِ سُرُودِ  
 کے وقت آگ تاپنا، (لسان العرب) نیز اس کے معنی دھام ترقی کے ہیں۔ زحاشیہ صحیح مسلم طبع  
 مصیر مطبع بانی حلبی، اور اس کے معنی جسمانی اور فعلی عبادت کے بھی کہے جاتے ہیں رُشْدَتِ  
 شرح موطا، بِرَحْمَةِ الصَّلَوَاتِ (صلوات) کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہم تحقیق طور پر اللہ تعالیٰ کی ہی تعظیم و تسبیح  
 و تحمید کرتے ہیں۔ اور اسی سے لزوم اور دوام کے ساتھ وابستگی رکھتے ہیں۔ اسی کے حضور دعائیں  
 اور استغفار کرتے ہیں۔ اسی کے لئے ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔ اسی سے ہم دائمی ترقی کی درخواست  
 کرتے ہیں۔ اور جس کی تعظیم و تحکیم کرتے اور حسن و ثناء بیان کرتے ہیں۔ محض اسی کی رضا کے لئے کرتے  
 ہیں۔ اور ان باتوں کی توفیق دینا بھی اسی کا کام ہے۔ اور ہماری تمام فعلی عبادات بھی اسی سے  
 خاص ہیں۔ اس لفظ کا تعلق خصوصیت سے مستقبل اور آئندہ کیساتھ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی الہی صَلَوَاتُ الْعَشْرِ إِلَى الْفَتْشِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”یہ  
 الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔“ (بدریکم جون ۱۹۰۵ء)

(۳) الطِّیْبَاتُ طَیْبَةٌ (اور طَیْبٌ) کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ دعائیں۔ اذکار۔ پاک  
 کلمات۔ پاک اموال۔ صدقات اور مالی عبادات لُزُومِ الطِّیْبَاتِ (لِللہ) کے یہ معنی ہیں۔  
 کہ ہمارے تمام اذکار اور تمام مالی عبادات محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور یہ کہ ان  
 باتوں کا میسر آنا اسی کے فضل و کرم سے وابستہ ہے۔ نیز اس میں نعم الہیہ کا شکوہ اپنا کچھ

نہ رکھنے اور سب کچھ اسی کا کر دینے کا اقرار۔ اور زیادت فضل کی دعا ہے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ فَعْلُ سَلَمَہ کا اسم مصدر ہے جس کے معنی ہیں السلام علیکم کہنا۔ تمام عیوب آفات اور مصائب سے بچانا اور محفوظ رکھنا (اور تسلیم کے معنی ان کے علاوہ یہ بھی ہیں۔ کہ سپرد کر دینا۔ پورے طور پر رضا مند ہو جانا۔ اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کر لینا۔ اور ملاوٹ سے پاک رکھنا)

(۵) رَحْمَۃ کے معنی ہیں۔ کسی کو تکلیف میں پا کر اس پر شفقت اور کرم کرنا۔ اسکی تکلیف کو دور کرنا۔ یاد دہ کرنے کی کوشش کرنا۔ مہربان ہونا۔ احسان کرنا اور قصوروں کو معاف کرنا۔ خود بخود کرم کرنا۔ محنت کا اچھا اجر دینا۔ اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھنا۔

(۶) بَرَکَۃ کے معنی ہیں۔ بڑھنا۔ دوام اور ثبات پانا اور مستحکم ہو جانا۔ سعادت پانا اور زوال سے محفوظ رہنا۔ طہارت۔ خوشنودی اور دوام شرف و کرامت۔

## درود شریف کے بعض دیگر مواقع ماثورہ

دیگر جن مواقع میں درود شریف کے پڑھنے کی احادیث نبویہ میں تاکید اور ہدایت پائی جاتی ہے۔ ان میں سے اذان کے بعد بطریق مسنون، دعا کے وقت، جمعہ کے روز۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کا ذکر آنے پر۔ اور قبر نبوی پر درود شریف پڑھنے کا ذکر اس سے قبل آچکا ہے۔ اس لئے اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب چند ایسے مواقع کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو اس سے پہلے بیان نہیں ہوئے۔

دُعائے قنوت میں | دُعائے قنوت کے آفریں وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ یَا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ کے الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم پر درود بھیجا

متعدد احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اور چونکہ دعائوں اس مآثور دعا کے علاوہ اور الفاظ میں بھی اور خود اپنی زبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔ بلکہ کرنی چاہیے۔ اس لئے اس میں درود شریف بھی اپنی زبان میں یا جن الفاظ میں چاہیں۔ پڑھا جاسکتا ہے۔

نماز جنازہ میں | نماز جنازہ میں بھی دوسری تکبیر کے بعد درود شریف کا پڑھنا

ضروری ہے۔ اور اس کے لئے مقدم الفاظ دیے ہیں جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ خود اپنی زبان میں بھی درود پڑھنا اور اس میں گزشتہ سالہیں کے لئے بھی عافیت کرنا چاہیے۔ اور اس درود میں حضرت سید مہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل اور یاد کر لینا چاہیے مسجد میں آنے اور جانے کے وقت | جامع ترمذی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

بنت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہونے لگتے۔ تو پہلے اپنے آپ پر اپنے اسم مبارک محمد کے ذکر کے ساتھ، درود اور سلام بھیجتے۔ اور اس کے بعد یہ دعا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اے اللہ مجھے بخش اور اپنی رحمت کے تمام دروازے مجھ پر کھول دے۔ یعنی ہر رنگ میں مجھے نماز کو کامل طور پر ادا کرنے کی توفیق دے، اور جب آپ مسجد سے واپس تشریف لے جانے لگتے۔ تو پہلے اپنے آپ پر اپنے اسم مبارک محمد کے ذکر کے ساتھ، درود اور سلام بھیجتے۔ اور اس کے بعد یہ دعا کرتے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اے اللہ مجھے بخش اور اپنے فضل کے تمام دروازے مجھ پر کھول دے۔

جسے نماز سے فارغ ہو کر اور مسجد سے باہر جا کر طلب اور تلاش کرنے کا سورہ حمد میں حکم دیا گیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات پر درود بھیجتے وقت اپنے لئے ضمیر تکلم استعمال کرنے کی بجائے اپنے اسم مبارک محمد کا ذکر فرمایا کرتے تھے

اور حقیقت یہ ہے۔ کہ درود شریف کو اس نام کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ جیسا کہ درود کے الفاظ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لئے ان تمام احادیث میں جن میں درود شریف کے طریق کی تعلیم دی گئی ہے۔ آپ کے اس اسم مبارک کے ساتھ آپ پر درود بھیجنے کا ارشاد ہے۔ کیونکہ درود شکر نعمت ہے۔ اور حمد کے معنی بھی شکر کے ہیں۔ اس لحاظ سے محمد کے معنی میں تمام عالم کے شکر یہ کام مستحق۔ پس اس مقدس نام کے ساتھ درود شریف کو خاص نسبت اور تعلق ہے۔

آپ کا اسم مبارک لکھنے کے وقت | جلاوالافہام میں بحوالہ کتاب ابی الشیخ منقول ہے :-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ كُتِبَ  
تَزَلُّ أَسْمَايَ بِسِتِّ مِائَةِ مَلَكٍ  
مَادَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی  
تحریر میں مجھے درود بھیجے گا۔ اس کے لئے فرشتے اس وقت  
تک اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔ جب تک  
میرا نام اس تحریر میں پڑھا جاتا رہے گا۔

اس حدیث میں صلوٰۃ کی جزا کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔ اور بہت سی اور احادیث میں اس کا نام بھی صلوٰۃ ہی رکھا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کے ایک معنی استغفار کے بھی ہیں۔  
وضو کے بعد | جلاوالافہام میں بحوالہ کتاب ابی الشیخ مذکور ہے :-

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ  
أَحَدُكُمْ مِنْ طَهْوَرِهِ فَيَقُلْ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا  
جب وضو کر چلو۔ تو پہلے کلمہ شہادت پڑھو۔ اور  
اس کے بعد مجھے درود بھیجو۔ (ایسا کرنے سے اس)

عَبْدًا وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُصَلَّ عَلَيَّ  
فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَتَحَتَّ لَهُ أَبْوَابُ  
الرَّحْمَةِ -

رحمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں جس  
کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ یعنی نماز کو صحیح طور پر  
ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

**صبح و شام** | جلاوالافہام میں بحوالہ طبرانی مروی ہے :-

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ  
عَشْرًا وَحِينَ يُمَسِّي عَشْرًا أَذْرَكْتُهُ  
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔  
جو شخص روزانہ صبح و شام پچیس پچیس  
بار درود بھیجے گا۔ اسے قیامت کے روز  
میری شفاعت نصیب ہوگی۔

**ہر ایک اہم کلام سے پہلے** | جلاوالافہام میں بحوالہ ابو موسیٰ مدینی مروی ہے :-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامٍ لَا يَذْكُرُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
فَيُبْدَأُ بِهِ وَيَاْمَلُوهُ عَلَيَّ فَهُوَ  
أَقْطَعُ مَمْحُوقٍ تَيْنَ كُلِّ بَرَكَةٍ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے  
فرمایا جس اہم کلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر  
اور اس کے بعد پچیس درود نہ ہو۔ وہ بے نفع  
اور برکت سے خالی ہوگا۔

**اجاب کی باہم ملاقات کے وقت** | جلاوالافہام میں بحوالہ مسند ابویعلیٰ مروی ہے :-

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مِّنْ مُّتَحَابِّينِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا  
خدا کے جو دو بندے ایک دوسرے سے محبت رکھنا

يَسْتَقْبِلُ أَحَدَهُمَا الْاُخْرَىٰ بِمَلِيٍّ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا لَمْ يَنْفَتَحْ قَاحَتِي يَغْفِرْ لَهُمَا  
ذُنُوبَهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ

و اے باہم ملاقات کے وقت خدا تعالیٰ کی بنی  
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں گے۔ ان  
کے الگ ہونے سے پہلے ان کو سب گناہ اور قصور  
معاف کر دیتے جائیں گے۔ تقدیم کے بھی اور تاخیر کے

دیگر بعض مواقع | ان کے علاوہ خطبوں میں۔ اقامت نماز کے بعد اور نماز عید کی تکبیرات  
کے درمیان درود شریف کا پڑھنا بھی احادیث سے مسنون ثابت ہوتا ہے۔ اور حج اور عمرہ  
میں صفادسروہ پر پہنچ کر۔ حجر اسود کی تقبیل کے وقت۔ بازار کی طرف جاتے وقت۔ پچھلی رات  
اٹھنے کے وقت۔ مجلس سے اٹھ کر جاتے وقت۔ مساجد کے پاس سے گزرتے وقت۔ اور  
رشتہ کی تحریک کرتے وقت درود شریف کا پڑھنا بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال  
اور ان کے طریق عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ اور بعض مواقع پر بعض اکابر ائمہ دین رحمہم اللہ تم  
نے درود شریف کے پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔ جیسے قرآن کریم کو ختم کرنے کے وقت تبلیغ دین  
اور تعلیم دین کے وقت۔ نمازیں تشہد کے سوا دوسرے ارکان میں۔ سونے کے وقت نیند  
سے اٹھنے کے وقت۔ نماز جنازہ کے لئے اٹھاتے وقت۔ دعوتوں وغیرہ میں شمولیت کے موقع  
پر۔ نماز کے بعد۔ اور بعض بزرگوں نے چھینک آنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرتے وقت بھی  
درود شریف پڑھنے کی ہدایت کی ہے۔

## احادیث دربارہ الفاظ درود شریف

(۵۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
يَسَى قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ ابْنِ صَحْرَةَ

عبد الرحمن ابن ابی یسٰی رح (تابعی) سے روایت  
ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ایک دفعہ مجھے کعب بن صحرہ



رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي  
لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتَهَا مِنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِهِ لِي. قَالَ  
سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ  
الْعَلَّةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ  
الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا  
كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ تَوَلَّوْا.

رضی اللہ عنہ (صحابی) ملے اور کہنے لگے میں تمہارے  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی ہوئی ایک بات بطور  
ہدیہ تمہیں پہنچاؤں؟ میں نے کہا۔ آپ ضرور مجھے یہ  
ہدیہ دیں۔ انہوں نے کہا ہم لوگوں نے دیکھ لیا، حضرت  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کو گولہ پنی ایک گولہ کر کے  
ساتھ لے کر رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کھڑے بھیجنا  
کریں۔ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے نہیں بتا دیا،  
مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے۔ آپ فرمایا۔ یوں کہا کرو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد کی آل پر درود بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى

ابراہیم کی آل پر درود بھیجنا ہے۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو محمد پر اور

مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

محمد کی آل پر برکات بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکات بھیجیں

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

نوٹ ۱۔ یہ درود شریف سنن ابن ماجہ میں بھی مذکور ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل

وسلم سے نہیں۔ بلکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف امر دی ہے۔ اور اس کے شروع

میں درود شریف کے کچھ اور الفاظ بھی ہیں۔ جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۳۵ پر درج ہو چکے ہیں۔  
 نوٹ ۲۔ سنن نسائی میں بھی یہ الفاظ درود شریف بروایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ  
 آتے ہیں۔ لیکن ان میں اللّٰهُمَّ بَارِكْ کی بجائے وَبَارِكْ آتا ہے۔ اور تفسیر درمنثور میں  
 بھی بحوالہ سعید بن منصور۔ عبد بن حمید۔ ابن ابی حاتم وابن مردويه مذکور ہیں۔ اور ان میں اللّٰهُمَّ  
 بَارِكْ کی بجائے وَبَارِكْ اور درود کے دوسرے حصہ میں وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ کی بجائے  
 وَآلِ إِبْرَاهِيمَ ہے۔ اور سنن نسائی کی ایک روایت میں اللّٰهُمَّ بَارِكْ کی بجائے وَبَارِكْ  
 کے علاوہ دونوں جگہ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ کی بجائے وَآلِ إِبْرَاهِيمَ ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو  
 کہ ایک دفعہ صحابہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں  
 یہ سوال پیش ہوا کہ حضور پر سلام بھیجے کا طریق تو یہ نہیں ہوا؟  
 انہوں نے درود کو طرح بھیجا۔ تو حضور نے فرمایا: یوں کہا کرو۔

(۵) عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَا  
 فَكَيْفَ الْمَلُوءَةُ قَالَ قُولُوا -

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
 حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ  
 آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر و کتاب الدعوات)

نوٹ ۱۔ اس روایت میں درود شریف کے دونوں حصوں میں علیٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ نہیں ہے۔ بلکہ  
 صرف علیٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ ہے۔ اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں اس کے علاوہ اللّٰهُمَّ بَارِكْ کی  
 بجائے وَبَارِكْ ہے۔ اور سنن نسائی کی ایک روایت میں بجائے اس فرق کے یہ فرق ہے کہ  
 دوسرے حصہ درود میں وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے وَآلِ مُحَمَّدٍ آیا ہے۔ اور صحیح بخاری  
 کی ایک روایت میں اس درود کے دونوں حصوں میں وَآلِ مُحَمَّدٍ ہے۔

(۵۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا رَاَوْقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ امْرُئَانِ أَنْ نَصْبِيَ عَلَيْكَ وَأَنْ نُسَلِّمَ عَلَيْكَ فَاَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَلَيْفَ نَصْبِيَ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا-

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں۔ اور سلام بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ درود آپ پر کس طرح بھیجا جائے۔ فرمایا یہ کہ اگر

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ (سنن ابی داؤد)

نوٹ ۱۔ اس درود شریف کے پہلے حصہ میں صرف علیٰ ابراہیمؑ ہے۔ اور دوسرے حصہ میں صرف علیٰ آلِ ابراہیمؑ۔ اور ایک روایت میں اس کے برعکس پہلے حصہ میں علیٰ آلِ ابراہیمؑ ہے۔ اور دوسرے میں علیٰ ابراہیمؑ۔ اور اس دوسری روایت کے پہلے حصہ کے آخر میں إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ نہیں آتا۔ اور دوسرا حصہ و بَارِكْ سے شروع ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں دونوں حصوں میں علیٰ ابراہیمؑ ہے۔ اور باقی تمام درود مطابق درود شریف اہل ہے۔ اور اسی کے مطابق جامع ترمذی میں بھی ایک روایت ہے مگر اس میں اللَّهُمَّ بَارِكْ کی بجائے و بَارِكْ ہے۔ اور سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں اس درود کے دونوں حصوں میں و علیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے و آلِ مُحَمَّدٍ ہے۔ نیز دونوں جگہ صرف علیٰ ابراہیمؑ ہے۔ اور پہلے حصہ کے آخر میں إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ نہیں ہے۔ اور دوسرا حصہ و بَارِكْ سے شروع ہوتا ہے۔

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے

(۵۲) عَنْ أَبِي سَعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ

رَفِئِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ  
بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ  
بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نَعْبُدَ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ  
نُعْبُدُكَ قَالَ فَسَكَتَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى تَمْتَنَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ  
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا -

روایت ہے کہ ہم لوگ (یعنی بعض صحابہ) ایک دفعہ  
حضرت سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں بیٹھے تھے  
اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
تشریف لائے۔ اس پر حضرت سعدؓ کے دو لڑکے  
بشیر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمیں اللہ تعالیٰ  
نے آپ پر درود بھیجنے کا جو حکم دیا ہے۔ اس کو  
ماحت ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ یہ سوال  
سنا کر حضور خاموش ہو گئے جس سے یہ خیال ہوا۔  
کہ شاید آپ اس سوال کو ناپسند فرمایا ہو۔ اور ہم دل  
میں کہنے لگے کہ کاش وہ سوال نہ کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں کہا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ  
إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى  
آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

وَالسَّلَامُ كَمَا عَلَّمْتُمْ مِنْ مَوْلَاكُمْ وَجَامِعُ تَرْتِيبِهِ  
نوٹ :- اس حدیث سے پایا جاتا ہے کہ درود شریف کے الفاظ بھی الہامی ہیں۔ اس  
درود میں علیؓ ابراہیمؓ کا لفظ نہیں ہے۔ اور فی العالمین کا لفظ زیادہ ہے۔ اور  
اس سے مراد اقوام عالم بھی ہو سکتی ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؓ کی اولاد میں سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام اقوام عالم کی طرف مبعوث ہونا حضرت ابراہیمؓ م

پر محیط عالم صورت میں خدا تعالیٰ کی برکات کے نزول کا نہایت روشن ثبوت ہے۔ اور دنیا و آخرت بھی مراد ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ اِصْطَفَيْنَا لَكَ فِي الْمُنْيَا وَ اِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (بقمرہ رکوع ۱۶)

نوٹ ۲۔ یہ حدیث جامع ترمذی میں بھی آئی ہے۔ اور موطا امام مالک میں بھی ہے۔ مگر اس کے پہلے حصہ درود شریف میں عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ کی بجائے عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اور درمنثور میں بھی بحوالہ موطا امام مالک۔ مسند عبد الرزاق ج ۲۔ مسند ابن ابی شیبہ۔ مسند عبد بن حمید۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی و کتاب ابن مردویہ مروی ہے۔ اور اس میں دونوں جگہ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ہے۔ اور سنن ابی داؤد میں بھی ہے۔ اور اس میں بھی دونوں حصوں میں عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ہے۔ اور عَلٰی اِلٰی مُحَمَّدٍ کی بجائے عَلٰی مُحَمَّدٍ ہے۔ اور اس کی ایک روایت جلاء الافہام میں مسند امام احمد۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی اور سنن نسائی کے حوالہ سے منقول ہے جو اس حدیث کی پہلی روایت کے مطابق ہے۔ مگر وہ صرف کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ تک ہے۔ اور سنن نسائی کی ایک روایت میں صرف یہ الفاظ ہیں :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اور درمنثور میں بھی بحوالہ تفسیر ابن جریر یہ آخری الفاظ مروی ہیں۔ مگر ان میں کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ کی بجائے کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ہے۔

حضرت ابو سعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے آغفر

اٰلِیْ مَسْعُوْدٍ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرِو  
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنْ رَّجُلًا قَالَ یَا

رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ  
فَقَدْ عَرَفْنَا - فُكَيْفَتْ نَصِيَّتِي  
عَلَيْكَ إِذْ أَنْحَنُ صَلَاتِنَا عَلَيْكَ  
فِي مَسَلَاتِنَا فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَنْتُمْ  
صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا -

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں عرض  
کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر درنازیں سلام  
بھیجئے کا طریق تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے مگر جب آپ پر  
درود بھیجئے لگیں تو کس طرح بھیجیں اس پر کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم خاموش ہو گئے پھر فرمادیں  
ادب بعد فرمایا جب بھیجے درود بھیجنا ہو تو یوں کہنا کر دو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ - وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ  
مَجِيدٌ (در منشور بحوالہ ابن خزیمہ وحاکم دہبلی)

نوٹ ۱۔ یہ درود شریف سنن دارقطنی میں بھی مروی ہے۔ اور سنن ابی داؤد میں بھی یہ درود شریف  
آتا ہے۔ مگر اس میں صرف یہ الفاظ ہیں۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى  
آلِ مُحَمَّدٍ - اور علماء الافہام میں بحوالہ بیہقی صرف یہ الفاظ منقول ہیں۔ اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ - اس حدیث میں النبی کے لغاتیت لُصُوتُونَ عَلَى النَّبِيِّ کی طرف  
اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور الْأُمِّيِّ کے معنی یہ بھی ہیں کہ تو ام القری میں بھیجا جائیو الا نبی ہے۔  
اور جس کی بعثت تمام اقطار عالم کی طرف اور تمام آبادیوں کے باشندوں کی طرف ہوئی ہے  
اور جس کی تربیت کا تمام عالم محتاج ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۵، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت صلی اللہ

اللَّهُ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ  
نَفْسِي عَلَيْكَ قَالَ  
قُولُوا -

علیہ علی آلہ وسلم کی خدمت میں، عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
(دعوت پر) سلام بھیجے گا طریق تو یہ (تشریح میں نہ کرنا  
ہی) ہے۔ درود حضور پر کس طرح بھیجا جائے فرمایا۔ لکھا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ (صحیح بخاری)  
نوٹ: صحیح بخاری میں اس حدیث کی ایک روایت میں کَمَا بَارَكْتَ کے بعد علی آلِ إِبْرَاهِيمَ  
کی بجائے علی إِبْرَاهِيمَ ہے۔ اور ایک میں کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ اور کَمَا بَارَكْتَ  
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيمَ ہے۔ اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں اس  
درود کے دونوں حصوں میں علی إِبْرَاهِيمَ ہے۔ اور ایک روایت میں جو جلال والا فہم میں بحوالہ  
صحیح بخاری و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ مذکور ہے۔ اس درود میں پہلی بار علی إِبْرَاهِيمَ  
ہے۔ اور دوسری بار علی آلِ إِبْرَاهِيمَ۔

نوٹ: مد عربی زبان میں اضافت کے دو طریق ہیں۔ ایک بواسطہ حرف جر ظاہر۔ جیسے بَعْضُكُمْ  
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (بقبرہ رکوع ۴) یعنی تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور دوسرا بلا ذکر حرف جر۔  
جیسے کِتَابُ اللَّهِ (اللہ تعالیٰ کی کتاب) پہلی صورت میں مضاف نکرہ کا نکرہ ہی رہتا ہے۔ اور دوسری  
صورت میں معرفہ بن جاتا ہے۔ اور گودہ نام کئی افراد پر بولا جاسکتا ہو۔ مگر یہ اضافت اس فرد کو  
باقی افراد سے اس وصف میں ممتاز کر دیتی ہے۔ جیسا کہ آیت لَعَنَّا قَوْمَ عَبْدِ اللَّهِ (سورہ جن)  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا نام عبد اللہ رکھ کر بتایا گیا ہے۔ کہ آپ عبودیت کے  
لحاظ سے بھی تمام مخلوق سے بڑھ کر اور بالاتر ہیں۔ جیسا کہ آپ نبوت کے لحاظ سے تمام انبیاء  
کے سردار ہیں۔ پس اس درود شریف میں عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپ بلحاظ

عزت میں بھی تمام انبیاء سے بڑھ کر ہیں۔ اور بلحاظ رسالت بھی۔ اسی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل اور کامل نبی تھا۔ اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ (المقام الحجہ صفحہ ۲۸) وہ سب نبوت کے اور علت غائی رسالت اور پیغمبری کی انہیں کی ذات بابرکات میں متحقق ہو رہی ہے۔“ (ذراہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۵) اور رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

”نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے ساتھ مخاطبہ کا اس کے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے۔ جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تمام محمدیہ کی اسمیں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوت تمامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے۔“ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ پہلے انبیاء ان معنوں میں کامل اور تمام نبی نہیں تھے۔ جن معنوں میں آپ کامل اور تمام نبی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان نبوتوں کے دور میں کسی شخص کا امتی نہ کہہ سکتے تھے۔ سو وقت کے انبیاء کی ہتک کا موجب نہیں تھا کیونکہ آپ کی نبوت چونکہ تمامہ اور کاملہ ہے۔ اس لئے اس کی موجودگی میں کوئی شخص آپ کا امتی کہانے کے بغیر نبی نہیں کہلا سکتا۔ غرض اس درود میں عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ کے الفاظ اس بات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے اکمل فرد اور جامع کمالات انسانی و نبوت و رسالت ہیں۔

(۵) عَمَّاۤ اِنِّیْ حَمِیْدُ الشَّامِدِیْ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت



رَفِيعِ اللَّهِ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّي  
عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا

ہے۔ کہ ایک دفعہ بعض صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ  
ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں  
بھیجیں۔ آپ نے فرمایا۔ یوں کہنا کرو:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهِ وَّ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ  
عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهِ وَّ ذُرِّيَّتِهِ  
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحیح بخاری)  
نوٹ ۱۔ درمنثور میں یہ درود شریف ترمذی کے سوا تمام اصحاب صحاح۔ نیز امام  
مالک رحمہ۔ امام احمد رحمہ۔ عبد بن حمید اور ابن مردویہ کے حوالہ سے منقول ہے مگر اس  
میں کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ کی بجائے کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ہے۔ اور  
صحیح مسلم کی ایک روایت میں اس درود شریف میں دونوں جگہ وَّ اَزْوَاجِهِ کی بجائے  
وَّ عَلٰی اَزْوَاجِهِ ہے۔ اور اس کی ایک روایت میں یہ درود شریف اس طرح پڑھیں  
آتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِهِ وَّ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا  
صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
وَّ عَلٰی اَزْوَاجِهِ وَّ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ  
اور سنن ابن ماجہ میں اس کے دونوں حصوں میں عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ کی بجائے عَلٰی  
اِبْرٰهِيْمَ ہے۔ اور اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ صرف دوسرے حصہ میں ہے۔ اور اس سے  
جسٹیفی فی العالمین بھی ہے۔ اور سنن ابی داؤد میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

یہ الفاظ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ مَقِلْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ  
ذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلَ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ازواج مطہرات | نوٹ ۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ازواج مطہرات

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہا کے نام یہ ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔ حواہ ابراہیم  
کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تمام اولاد کی ماں ہیں زہرا ابراہیم ماریہ قبطیہ  
کے بطن سے پیدا ہوئے تھے) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ۔ حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ  
ان کا اصل نام رملہ تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ بن منیہ۔ ان کا اصل نام  
ہند تھا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جن کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وعلیٰ آلہ وسلم کے نکاح کا سورہ احزاب میں ذکر ہے۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا  
جو عقد نبوی میں آنے کے بعد صرف دو تین مہینے زندہ رہیں۔ حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ  
عنہا۔ حضرت صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ یہ دونوں جنگی قیدیوں میں آئی تھیں۔ مگر ان کا ذکر  
حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث۔ جو  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ یہ کل ۱۱ ازواج مطہرات ہیں۔ اور  
ماریہ قبطیہ کو شامل کر کے ۱۲ ہوتی ہیں۔

ذریعہ نبوی | نوٹ ۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذریعہ کے متعلق سیدی  
حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سیرت خاتم النبیین

حصہ اول میں سے حسب ذیل فقرہ نقل کر دینا کافی ہوگا۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قبضی بھی اولاد ہوئی۔ وہ سب (سوائے) ابراہیم کے جو ماریہ قطبیہ کے بطن سے پیدا ہوئے، خدیجہ کے بطن سے ہوئی۔ لکھا ہے۔ کہ خدیجہ سے آپ کے تین لڑکے ہوئے۔ اور چار لڑکیاں۔ لڑکوں کے نام یہ ہیں۔ قاسم۔ طاہر۔ طیب۔ بعض ایک اور چوتھا بیٹا عبد اللہ قرار دیتے ہیں۔ مگر بعض کا یہ خیال ہے۔ کہ طاہر ہی کا اصل نام عبد اللہ تھا۔ واللہ اعلم۔ لڑکیوں کے نام یہ ہیں۔ زینب۔ رقیہ۔ ام کلثوم اور فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم آپ کے بڑے بیٹے قاسم کے نام پر تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اولاد نرینہ سب بچپن میں ہی فوت ہو گئی۔ مگر لڑکیاں سب بڑی ہوئیں۔ اور اسلام لائیں۔ لیکن سوائے چھوٹی لڑکی فاطمہ الزہراءؑ کے باقی کسی لڑکی کی نسل نہیں چلی۔ بڑی لڑکی زینب ابوالعاص بن ربیع کے ساتھ بیاہی گئیں۔ جو حضرت خدیجہ کے ایک عزیز تھے۔ ابوالعاص کے ہاں زینب کے بطن سے ایک لڑکا علیؑ اور ایک لڑکی امامہ پیدا ہوئے۔ مگر لڑکا تو بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔ اور لڑکی بڑی ہوئی۔ اور حضرت فاطمہؑ کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کے عقد میں آئی۔ مگر اس کی نسل نہیں چلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم امامہ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ ابوالعاص ہجرت کے کئی سال بعد تک اسلام نہیں لائے۔ جس کی وجہ سے زینب کو بھی بعض تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ زینبؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہو گئیں۔

رقیہؑ اور ام کلثومؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے چچا ابولہب کے دو لڑکوں عقیبہ اور عقیبہ کے عقد میں آئیں۔ مگر اسلام کے زمانہ میں جب ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

و علی آلہ وسلم کی سخت مخالفت کی۔ تو طرفین کی خواہش پر یہ دونوں نکاح فسخ ہو گئے۔ اس کے بعد رقیہؓ اور ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے حضرت عثمان بن عفان کے نکاح میں آئیں جسکی وجہ سے ان کو ذوالنورین کہتے ہیں۔ مگر ان دونوں کی نسل نہیں چلی۔ رقیہؓ کا جنگ بدر کے زمانے میں اور ام کلثومؓ کا فتح مکہ کے بعد انتقال ہو گیا۔

سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تھیں۔ یہ ہجرت کے بعد حضرت علیؓ کے عقد میں آئیں۔ اور انہی کے بطن سے حضرت امام حسنؓ و حسینؓ پیدا ہوئے۔ جن کی اولاد مسلمانوں کے اندر سید کہلاتی ہے۔ حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی وفات سے

چھ ماہ بعد فوت ہوئیں (سیرۃ خاتم النبیین ص ۱۷۹ و ۱۸۰)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خدیجہؓ لوگوں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ آپ پر سلام بھیجئے کا طریق تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ درود آپؐ کی طرح بھیجا کا غریب کیا کرے؟

(۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُسَلِّتُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (درمنثور بحوالہ ابن مردویہ)

اس درود شریف کی ایک روایت حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور اس میں وَبَرَكَاتِكَ کی بجائے وَرَحْمَتِكَ ہے۔ اور عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ہے۔ اور عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ کی بجائے عَلٰی إِبْرَاهِيمَ ہے۔ اور ایک روایت میں وَرَحْمَتِكَ ہی ہے۔ اور اسکی تیسری بَرَكَاتِكَ بھی۔ اور باقی الفاظ مؤخر الذکر ہی ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں وَبَرَكَاتِكَ

وَرَحْمَتِكَ هِيَ. اورو علی آلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے اَنُذَوِاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَامَهَاتِ  
المُؤْمِنِينَ ہے۔

(۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نَصِيٍّ عَلَيْكَ  
قَالَ قُولُوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
ایک دفعہ بعض صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم حضور پر درود  
کس طرح پڑھیں گے۔ فرمایا میں کہہ کر دو:-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ

حَسْبُكَ مَجِيدٌ (علاء الافہام بحوالہ محمد بن اسماعیل سراج ودر منثور بحوالہ عبد بن حمید ولسانی و ابن مردودہ)

(۶) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْنَا  
كَيْفَ السَّلَامِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نَصِيٍّ  
عَيْتِكَ قَالَ قُولُوا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ ایک دفعہ ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ!  
حضور پر سلام بھیجے کا طریق تو ہمیں یوں ہو گیا ہے۔ درود  
حضور پر کس طرح سے بھیجا کریں۔ فرمایا۔ یوں کہہ کر دو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآبَلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيلَةِ مِنَ الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ

اے اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیج۔ اور عبت میں آپ کو وسیلہ کے مقام پر پہنچا۔ اے اللہ!

اجعلْ فِي الْمُصْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبَيْنِ مَوَدَّتَهُ وَفِي الْعِلِّيِّينِ

آپ کو اپنے برگزیدہ لوگوں کا محبوب اور اپنے مقربین کا پیارا بنا۔ اور سب سے بالاتر مقام دے لوگوں میں

ذِكْرَكَ وَدَارَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ رد منثور بحوالہ ابن مردودہ

آپ کو شرف اور مقام بخش دے (جی) آپ پر اللہ کا سلام اور رحمت اور اس کی برکات ہوں۔

# درود شریف متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کے ارشادات

نماز کے تشہد میں آنحضرتؐ پر سلام

آنحضرتؐ کے بعض احسانات **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ**

قاعدہ کی بات ہے۔ کہ ہر محسن اور مرتبی کی محبت کا جوش انسان کے دل میں فطرتاً پیدا ہوتا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہم پر کیسے کیسے احسان ہیں۔ وہی ہیں۔

جن کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو جانا۔ مانا اور پہچانا۔ وہی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ہمیں خدا کے ادا

دواہی اور اسکی خوشنودی حاصل کرنے کی راہیں بذریعہ قرآن شریف معلوم ہوئیں۔ وہی ہیں۔ جن

کے ذریعہ سے خدا کی عبادت کا اعلیٰ سے اعلیٰ طریقہ اذان اور نماز ہمیں میسر ہوا۔ اور وہی ہیں

جن کے ذریعہ سے ہم اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج تک ترقی کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ خدا سے مکالمہ و مخاطبہ

ہو سکتا ہے۔ وہی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کی پوری حقیقت ہم پر منکشف

ہوئی۔ اور وہی ہیں۔ جو خدا نغائی کا اعلیٰ ذریعہ ہیں۔

کلمہ طیبہ میں **عَبْدُہٗ** کا نہ ہوتا **غرض** آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہم پر اتنے احسانات

تو آپ کو خدا ہی سمجھا جاتا اور انعامات ہیں۔ کہ جس طرح سے اور قومیں اپنے محسنوں اور

نبیوں کو بوجہ ان کے انعامات کثیرہ کے غلطی سے بجائے اس کے کہ ان کو خدا نغائی اور خدا شناسی کا

ایک آلہ سمجھتے۔ انہی کو خدا بنا لیا۔ اور توحید سکھانے والے لوگوں کو دھڑکیگا نہ مان لیا۔ ادا انکی

تعلیقات کو جو نہایت ہی خاکساری اور عبودیت سے بھری ہوئی تھیں۔ بھول کر ترک کر دیا۔ اور انہی

کو معبود تعین کر لیا۔ ہم مسلمان بھی ممکن تھا۔ کہ ایسا کر بیٹھتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بعض اپنے فضل و

کرم سے اس امت مرحومہ پر رحم کرنے اور اسے خطرناک ابتلا سے بچانے کی غرض سے

مَعْمَدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ کافقرہ ہمیشہ کیلئے توحید الہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا جزو بن کر مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے شرک سے بچالیا۔

آپ کی قبر کا مدینہ میں ہونا بھی | بلکہ اسی باریک حکمت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ شرک سے امن کا موجب ہوا | اہل و سلم کی قبر بھی مدینہ منورہ میں بنوائی۔ مکہ معظمہ میں نہیں رکھی۔ کیونکہ اگر مکہ معظمہ میں آپ کی قبر ہوتی تو ممکن تھا کہ کسی کے دل میں خیال پریشانی آجاتا۔ یا کم از کم دشمن اور مخالف ہی اس بات پر اعتراض کرتے۔ مگر اب مدینہ میں قبر ہونے سے جو لوگ مکہ معظمہ میں جانب شمال سے جانب جنوب منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ تو ان کی پیٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ اہل و سلم کی قبر مبارک کی طرف ہوتی ہے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے یہ ایک راہ آپ کی قبر کے نہ چو جا جانے اور مسلمانوں کے شرک میں مبتلا نہ ہونے کے واسطے بنادی۔ غرض اسی طرح جی باتوں میں اس بات کا وہم و گمان بھی ہو سکتا تھا۔ کہ کوئی انسان آپ کو خدا بنائے گا۔ یا آپ کے شریک فی الذبائیٰ اصفیات ہونے کا گمان بھی جن باتوں سے ممکن تھا ان کا خود خدا نے اسلام کی سچی اور پاک تعلیم پر ایسا بے لبت کر دیا۔ کہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی مسلمان اس امر کا مرتکب ہو۔

سلام بصیدۃ مخاطب بھیجنے کی وجہ | مگر چونکہ محسن سے محبت کرنا اور گرویدۂ احسان ہونا انسانی فطرت کا تقاضا تھا۔ اس واسطے ایک راہ کھول دی۔ کہ ہم آپ کے لئے دعا کیا کریں۔ اور اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ اہل و سلم کے مدارج میں ترقی ہو کر رہے۔ چنانچہ ہر مسلمان نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ اہل و سلم کے واسطے السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُہ کا پاک تحیہ پیش کرتا ہے۔ اور درودِ دل سے گداز ہو کر گویا آپ کے احسانات اور مہربانیوں کے خیال سے آپ کی ایسی محبت پیدا کر لیتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کے سامنے موجود ہیں۔ آپ کے حسن و احسانات کے نقشہ اور مہربانوں سے آپ کا وجود عافز کی طرح سامنے لا کر مخاطب کے رنگ میں دعا کرتا ہے۔ **السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ**۔

برکت کی دعائیں کیا تعلیم ہے | بَرَكَتُہُ عربی زبان میں تالاب کو کہتے ہیں۔ یہ اس نشیب کا نام ہے۔ جہاں ادھر ادھر کا پانی جمع ہوتا ہے۔ مبارک بھی اسی سے نکلا ہے۔ اور برکت بھی اسی سے ہے۔

مطلب یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت میں ہمیشہ کچھ ایسے پاک لوگ پیدا ہوتے رہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اصلی اور تحقیقی مذہب اور تعلیم توحید کو قائم کرتے اور شرک و بدعات کا جو کبھی امتداد زمانہ کی وجہ سے اسلام میں راہ پا جاویں۔ ان کا قلعہ قمع کرتے

رہیں۔ اعدیہ منہدی بات ہے کہ آپ کی سچی تعلیم و تربیت کا نمونہ ہمیشہ بعض ایسے لوگوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا رہے۔ جو امت مروجہ میں ہر زمانہ میں موجود ہوا کریں۔ چنانچہ قرآن شریف میں بھی بڑی صراحت سے اس بات کو بالفاظ ذیل بیان کیا گیا ہے :- **وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ**

**عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ**  
**لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَخْسٍ حَوْفِهِمْ أَمْثًا يُعْبُدُونَنِي**  
**كَأَيُّ شَرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ**۔ (نور)۔

خدا م دین کیلئے دعا کی تعلیم | اسی طرح سے **السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ**

کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد آپ کے دین کے پیچے خادموں جو صحابہ اولیاء اللہ اصغیاء، اتقیاء اور ابدال کے رنگ میں آئے۔ اور قیامت تک آتے رہیں گے۔ کے واسطے بھی بوجہ الٰہی کی من خدمات۔ کے جن کی وجہ سے انہوں نے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہم پر بہت بڑے بھاری احسانات اور انعامات کئے۔ دعا کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی اس سگر وہ پاک کی



مخالفت کر گیا۔ اور اسکو نظر عزت سے نہ دیکھ گیا۔ اور ان کے احکام اور فیصلوں کی پروا نہ کر گیا۔ تو وہ فاسق ہو گا۔ بلکہ وہاں تک جہاں تک تعظیم الہی اور تعظیم کتاب اللہ اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اجازت دیتی ہو۔ اس گروہ کا ادب و عزت کرنے اور اس خیل پاک کے حق میں دعائیں کرنے کا حکم قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ آیت ذیل میں اس مضمون کو یوں ادا کیا گیا ہے۔ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ (پ ۲۸ رکوع ۴)

کسی سے بغض نہ رکھنا چاہیئے۔ [غرض اپنے پیچھے بزرگوں اور خادماں اسلام و شریعت محمدیہ کے واسطے دعائیں کرنا۔ اور ان کی طرف سے کوئی بغض و کینہ غل و غش دل میں نہ رکھنا یہ بھی ایمان اور ایمان کی سلامتی کا ایک نشان ہے۔ پس انسان کو مریخ و مرنجاں ہونا چاہیئے۔ اور خدا کی باریک درباریک حکمتوں اور قدرتوں پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور کسی سے بھی بغض و کینہ دل میں نہ رکھنا چاہیئے۔ خدا کی شان ستاری سے ہمیشہ فائدہ اٹھاتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ جن کو تمہاری نظریں برا اور بد خیال کرتی ہیں۔ ان کو توبہ کی توفیق مل جائے۔ اللہ اَفْسَحُ بِتُوبَةِ الْعَبْدِ۔ خدا اپنے بندوں کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اسسبب بھی بڑھ کر جس کا کسی دیران اور بھیاں تک وسیع جنگل میں سامان خورد و نوش کم ہو جائے۔ اور اس لئے اسے ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ مگر پھر اسے سلمانِ میسر آجائے۔ جس طرح وہ شخص خوش ہو گا۔ اسسبب بھی کہیں بڑھ کر خدا اپنے بندوں کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔ پس کسی کو تعارت کی نظر سے مت دیکھو۔ خدا نکتہ نواز بھی ہے۔ اور نکتہ گیر بھی۔ ممکن ہے۔ جسے تم تعارت کی نظر سے دیکھتے ہو۔ اسے توبہ کی توفیق مل جائے اور دوسرا اپنے کبر کی وجہ سے راندہ و رگاہ اور ہلاک ہو جاوے۔ بغض بدیاں جبط اعمال کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اعمال جہنم میں لے جاتے ہیں۔

تمام صالحین کیلئے دعا کی تعلیم تمام صالحین کے واسطے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ ان کے احسانات

اسلام اور مسلمانوں پر بہت کثرت سے ہیں۔ غور کا مقام ہے۔ کہ انہوں نے یہ دین اور یہ کتاب اور یہ سنت یہ نماز و روزہ ہم تک پہنچانے کے واسطے کس طرح اپنی جانیں خرچ کر دیں۔ خون پانی کی طرح بہا دیئے۔ اپنے نفسوں پر آرام اور نیک حرام کر لی۔ کتنے بڑے بڑے سفر یا پیادہ اس مہم کے زمانہ میں گئے۔ ایک ایک حدیث کی تحقیقات اور اس کے راوی کے منہ سے واسطے سینکڑوں کوسوں کے ناقابل گذر دشوار گزار سفر انہوں نے کئے۔ پس ان کے احسانات ان کی مساعی جمید کو کششوں محنتوں اور جانفشانیوں کو نظر کے سامنے رکھ کر ان کے واسطے درود مند دل سے تڑپ تڑپ کر دعائیں کو۔ اگر ان کی ایسی محنتیں اور کوششیں نہ ہوتیں۔ اور وہ بھی ہماری طرح سست اور کاہل ہوتے۔ تو غور کرو۔ کہ کیا اسلام موجودہ حالت میں ہو سکتا تھا۔ اور ہم مسلمان کہلانے کے مستحق ہو سکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ پس ان کے واسطے دعائیں کرنا اور نمازیں ان کے حقوق ادا کرنے کا جزد ہونا بھی لازم اور ضروری تھا۔ بلکہ از بس ضروری تھا۔ کیونکہ مَنْ لَمْ يُشْكِرِ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لَكَ نَصيبٌ مِنْهُ (الحکم جلد ۱۲ ص ۲۵)

## درود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کیا دعائیں کیجاتی ہیں

(ماخوذ از خطبہ جمعہ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۰ء)

”الْمُتَحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ہر دو رکعت کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ جس قدر کوئی احسان کرے۔ اسی قدر اس کی محبت بڑھتی ہے۔ اور ایثار پیدا ہوتا ہے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جَبَلْتِ الْقُلُوبَ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا وَاللَّهُ تَعَالَى نَعَى دُلُوبَ كَوَالِہِی فطرت بخشی ہے۔ کہ جو احسان کرے۔ اس کی فطرۃ دلی محبت پیدا ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیا کیا احسان کئے ہیں..... وَآتَاكُمْ مِنْ حَيْثُ لَمْ تَحْتَسِبُ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَاللَّهُ تَعَالَى نَعَى تَبَارَہِی

تمام ضرورتیں پوری کیں۔ اور جو کچھ تمہاری فطرت نے مانگا۔ وہ اس نے تمہیں دیا، پھر اس کے غلط استعمال یا اپنی شامت اعمال نے نہ تُو تُو تُو السَّخَاءُ اَمْوَالُکُمْ دمیج محل پر خرچ کرنے کی اہلیت نہ رکھنے والوں کے قبضہ میں اموال نہ دو) کے ماتحت کسی کے لئے اسیں تنگی پیدا کر دی۔

پھر دوسرے درجہ پر محسن ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کیا تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگی ہونگی۔ کیا سوز دل سے التجائیں کی ہونگی۔ جب یہ دین اسلام ہم تک پہنچا۔ پس اَلْسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ میں ہم آپ کے لئے سلامتی کی دعا مانگتے ہیں۔ کہ دین اسلام مسلتا رہے۔ قیامت کے دن آپ کی عزت میں فرق نہ آئے۔ وہ سید الاولین والآخرین ثابت ہو۔

پھر اسی چشمہ کو اَلْسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ عَلَیْ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ میں اور بھی بڑھایا۔ اُدْعُوْا خَلْقَکُمْ فِیْ اَوَّلِیَّادِیْنِ۔ خلفا دیں۔ نواب و جانشین، میں مہذبین میں۔ ان سب کے لئے سلامتی چاہی ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایسی دعا سے بعض وقت آسمان میں شور مچتا ہے۔ (اخبار بدر جلد ۹ نمبر ۱۹ صفحہ ۷)

## بعض کلمات تشہد کی تفسیر

تَحِیَّۃً اَیُّہِ عَرَبِیِّ مِیْنِ کِسِی کی تعریف۔ مدح۔ ستائش۔ بُرَّائِیْ اور اس کی مہربانیوں اور انعامات کے بیان کرنے اور اس کی شکر گزاری کے واسطے اس کے حسن اور احسان کو یاد کر کے اس کے گرویدہ ہونے کے بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے قوی عبادت بھی اس کا ترجمہ کیا ہے۔ عبادت فرمانبرداری اور تعلیم کا نام ہے۔ اس واسطے زبان سے جو کچھ عبادت اور فرمانبرداری کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس کا نام تحیۃ ہے۔ چونکہ کل انعامات اور فیوض کا سچا اور حقیقی سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور جو اس کے خاص فضل کے ہم دنیا و مافیہا کے کل سامان آرام و اسائش سے متمتع نہیں ہو سکتے۔

اس لئے صرف اور صرف اسی کی حمد و ستائش کے گیت گانے کے اور اس کی فرمانبرداری کو سب پر مقدم کرنا چاہیے۔ دیکھو اگر کوئی محسن ہیں ایک اعلیٰ درجہ کی عمدہ اور نفیس گرم پوشاک ہے مگر اللہ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اور یہی سخت محرقہ تپ ہو۔ تو وہ لباس ہمارے کس کام آسکتا ہے۔ اور اگر ہمارے سامنے اعلیٰ سے اعلیٰ مرغین کھانے قسم قسم کے رکھے جائیں۔ مگر ہم کو کتنے کامرض لاحق ہو۔ تو ہم ان کھانوں کی لذت کیلئے اٹھا سکتے ہیں۔

غرض غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسائش و آرام کے کل سامانوں کے مادے پیدا کرنا بھی جس طرح اللہ ہی کا کام ہے۔ اسی طرح سے ان سے متمتع اور بارور ہونا بھی محض اللہ کے فضل پر موقوف ہے۔ صحت عطا کرنا۔ قوت ذالغہ بخشنا۔ قوت باضمہ کا بحال رکھنا سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اس لئے حکم ہے۔ **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** تحدیث نعمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکر ادا کرنا از یاد انعامات کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ** پس اس طرح سے تحدیث نعماء اور عطایا الہی اور شکر کا اظہار زبان سے کرنے کا نام ہے تحیہ۔

**صلوٰۃ** | صلوٰۃ اس تعظیم اور عبادت کا نام ہے۔ جو زبان۔ دل اور اعضا کے اتفاق سے ادا کی جائے۔ کیونکہ ایک منافق کی نماز جو کربلاء اور دکھلاوے کی غرض سے ادا کی گئی ہو۔ نماز نہیں ہے نماز بھی ایک تعظیم ہے۔ جس کا تعلق بدن سے ہے۔ بدن کا بڑا حصہ دل اور دماغ ہیں۔ چونکہ زبان نماز کے الفاظ ادا کرنے میں اور دل و دماغ اس کی مطالب و معافی میں غور کر کے توجہ الی اللہ کرنے میں اور ظاہری اعضا و آلات پاؤں وغیرہ ظاہری حرکات تعظیم کے ادا کرنے میں شریک ہوتے ہیں۔ اور ان سبک مجموعہ کا نام بدن یا جسم ہے۔ اس لئے بدنی عبادت کا نام صلوٰۃ مطہرا۔ دل و دماغ خدا کی بزرگی اور حق سبحانہ کی عظمت کا جوش پیدا کرتے ہیں۔ بذریعہ اس کی انعامات اور حسن و احسان

میں غور کرنے کے اور پھر اس جوش کا اثر زبان پر یوں ظاہر ہوتا ہے۔ کہ زبان کلمات تشریف آفرین  
کہنے شروع کر دیتی ہے۔ اور پھر اس کا اثر اعضاء اور ظاہری جوارح پر پڑتا ہے۔ اور ادب تعظیم  
کے لئے کمر بستہ ہونا۔ رکوع کرنا۔ سجدہ کرنا وغیرہ ظاہری حرکات تعظیم بجالاتے ہیں۔

**طیبات** | پھر یہ اثر اسی جگہ محدود نہیں رہتا۔ بلکہ انسان کے مال پر بھی پڑتا ہے۔ اور اس طرح  
سے انسان اپنے عزیز و طیب مالوں کو خدا کی رضا جوئی اور خوشنودی کے واسطے بے دریغ خرچ  
کرتا ہے۔ اور اپنے مال کو بھی اپنے دل و دماغ زبان اور ظاہری اعضاء کے ساتھ شامل و متفق  
کر کے عبادت الہی میں لگا دیتا ہے۔ تو اس کا نام ہے الطیبات۔ جس کو بالغ اذہن یگر یوں بیان کیا گیا  
ہے۔ مالی عبادت اور یہ بھی صرف اللہ جل شانہ کا حق ہے۔

غرض التیات۔ الصدقات۔ الطیبات تینوں طرح کی عبادت فقط اللہ جل شانہ ہی کا حق  
ہے کسی قسم کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے غنی ہے۔ کہ کوئی اس کا  
شریک اور ساجھی ہو۔ (الحکم جلد ۱۲ صفحہ ۲۵ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء)

## آنحضرتؐ کا دنیا کو سلامتی بخشنا آپ پر سلام بھیجئے گا متقاضی

در جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں خصوصاً عرب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
طیفل کستدر سلامتیاں پھیلیں۔ تو بے اختیار ان کے لئے سلامتی کی دعا کرنے کو ابال اٹھتا ہے۔ اور  
منہ سے نکلتا ہے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ الہی تو میرے  
پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرما کر۔ اپنی برکات نازل فرما کر  
(بد جلد ۹ نمبر ۳ صفحہ ۳)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ دل کیساتھ بھیجنا چاہیے

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے پورے بندے اور عابد اور تعظیم کرنے والے ہیں۔ اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنا چاہتے ہیں۔ اور علوم اور عقائد سے خوشحال ہیں۔ تو یہ سب فیضان اور احسانِ حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے۔ آپ کے دل کے درد اور جوش نہ ہوتے۔ تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول کیسے ہوتا۔ آپ کی مہربانیاں اور توجہات اور محنتیں اور تکالیف شاقہ نہ ہوتیں۔ تو یہ پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا۔ آپ نے یہ دین ہم تک پہنچانے کی غرض سے خون کی ندیاں بہا دیں۔ اور ہمہ ردی غلق کے لئے اپنی جان کو جو کھوں میں ڈالا۔ تو پھر فوراً کا مقام ہے۔ کہ جب ادنیٰ ادنیٰ محسنوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جانا ہماری فطرتِ سیمہ کا تقاضا ہے۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جوش کیوں مسلمان کے دل میں موجزن نہ ہو گا۔

دروہی درود سے ہی نکلا ہوا ہے۔ یعنی خاص دردِ سوزگہ از اور رقت سے خدا کے معذور التماس کرنی۔ کہ اسے سوائے تو ہی ہماری غفرت سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر۔ ہم کہہ ہی کیا سکتے ہیں۔ اور کس طرح سے آپ کے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ تیرے ہی معذور میں التجا کریں۔ کہ تو ہی آپ کو ان سچی محنتوں اور جانفشانیوں کا سچا بدلہ تو دے آپ کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے۔ وہ آپ کو عطا فرما۔ انسان جب اس خاص رقت اور معذور قلب اور تڑپ سے گداز ہو کر آپ کے واسطے دعائیں کرتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے۔ اور خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور پھر اس دعا کو درودِ خواں کے واسطے بھی ادھر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور ایک درود کے بدلے میں دس گنا اجر اسے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اس درودِ خواں اور آپ کی ترقی مدارج کے خواں سے

خوش ہوتی ہے۔ اور اس خوشی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کو دس گنا اجر عطا کیا جاتا ہے۔ انبیاء و کسب کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتے۔ (الحکم ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء)

## درود میں آنحضرتؐ جیسے عظیم الشان انسان کیلئے کیا مانگا جاسکتا ہے

سوال اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ۔ اس کے

بعد درود شریف پڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا مانگا جاسکتا ہے ؟

جواب [یا در کھو ایک خدا کا فضل ہوتا ہے۔ اور ایک تکمیل دین ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل

محدود نہیں ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود محدود نہیں۔ پس ایسا ہی اس کے فضل بھی محدود نہیں

اس کے گھر کا دوا کہ بھی نہیں نکلتا۔ وہ جو کچھ کسی کو عنایت کرتا ہے۔ اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر

دے سکتا ہے۔ اسی واسطے مسلمانوں نے بہشت اور بہشت کی نعمت کو ابدی اور لا اقطع

ابدی مانا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے عَطَاءٌ غَيْرُ مَجْدُوذٍ اور پھر فرمایا۔ لَا مَقْطُوعَ عِوَةٍ

وَلَا مَمْنُوعَ عِوَةٍ۔ غرض جبکہ خدا کے فضل بے انت ٹھہرے۔ اور ہم جناب الہی سے اپنے محسن

کے لئے درود دل سے خاص رحمتوں کا نزول طلب کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ ہماری عرضداشت

پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص رحمتوں کا بھیجا منظور فرمائے گا۔ اور چونکہ

اس دعا کے لئے اس نے خود ہمیں حکم دیا ہے۔ اس واسطے یقیناً صلوة اور سلام کی دعا قبول ہوگی

اور اس ذریعہ سے جب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص انعامات حاصل ہوں گے۔ تو وہ

خوش ہو کر ملازمتی میں ہمارے لئے توجہ کریں گے۔ پس درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو

چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ (۱) خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے

آجائے گا۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے۔ کہ سب کے سب انبیاء و

صلوات اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اس کے محتاج ہیں۔

(۲) خدا تعالیٰ کا کامل غنا ظاہر ہو گا کہ سارا جہان اس سے سوال کرتا رہے۔ مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے۔ اور قنات دیتا ہے۔ اس سے بھی بد جہا بڑھ کر دینے کے لئے اس کے پاس موجود ہے۔

(۳) اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا کہ وہ خدا کا محتاج ہے۔ امد ہر آن میں محتاج ہے۔ فدائی کے مرتبہ پر نہیں پہنچا۔ اور نہ پہنچ گا۔ بلکہ عبد کا عبد ہی ہے۔ اور عبد ہی رہے گا۔ خدا تعالیٰ کا فیضان ان پر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔

(۴) درود شریف کے پڑھنے والا اس قدر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا۔ (اخبار الحکم جلد ۱۲ ص ۱۷۱ پرچہ ۴ جنوری ۱۹۹۰ء)

## درود میں کَمَا صَلَّيْتَ کہ اگر حضرت کے لئے کیا مانگا جاتا ہے

سوال | درود شریف پڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو کچھ مانگا جاتا ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کم درجہ پر کیوں مانگا جاتا ہے۔ جیسا کہ کَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ اٰلِ اِبْرَاهِيمَ سے ظاہر ہوتا ہے۔

جواب | ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل میں بھی داخل ہیں اور صلوة بھیجنے والا چاہتا ہے۔ کہ جس قدر برکات اور انعامات آئیں حضرت ابراہیم ؑ اور اس کی اولاد پر ہوئے ہیں۔ ان سب کا مجموعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہو۔ اس سے تو نابت نہیں ہو سکتا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کمتر درجہ پر ہیں۔ بلکہ اس سے تو ان کے اعلیٰ درج کا پتہ لگتا ہے۔

آنحضرت کی افضلیت کا ثبوت | چونکہ درود شریف پڑھنا ایک نیک کام ہے۔ اور



یہ ایک حکم ہے۔ کہ جو کوئی نیکی سکھاتا ہے۔ تو اس کو بھی اسی قدر ثواب پہنچتا ہے۔ جس قدر کہ  
 سیکہ کر عمل کرنے والے کو۔ اس لئے دنیا میں جس قدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور عبادتیں  
 کرتے ہیں۔ ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے۔ اور ہر  
 وقت پہنچتا ہے۔ کیونکہ زمین گول ہے۔ اگر ایک جگہ فجر ہے۔ تو دوسری جگہ عشا ہے۔ ایک جگہ  
 اگر عشا ہے۔ تو دوسری جگہ شام ہے۔ ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے۔ تو دوسری جگہ  
 عصر کا وقت ہوگا۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب  
 پہنچتا رہتا ہے۔ دنیا میں کوڑ کر کوڑ رکوع اور سجود کرتے۔ اور درود پڑھتے اور دوسری  
 دعائیں مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے احکام پڑھتے۔ روزے رکھتے۔ زکوٰۃ  
 ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑیگا۔ کہ ہر آن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی  
 ان عبادات کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ کیونکہ اسی نے تو یہ باتیں سکھائی ہیں۔ کہ تم لوگ نمازیں  
 پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اور حج پر درود بھیجو۔ اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی بوج  
 جو دعائیں مانگتی ہوگی۔ وہ ان کے علاوہ ہیں۔ اب تم سوچ سکتے ہو۔ کہ جب سے مسلمان شروع ہو  
 اور جیت تک رہیں گے۔ ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ اعمال میں  
 بھی ہونی چاہئیں۔ اس لئے ماننا پڑیگا۔ کہ وہ دنیا کی کل مخلوقات کا سردار ہے۔ کیونکہ ان کے اعمال  
 تمام دنیا سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو کوئی مسلمان نیکی کرے گا۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے نامہ اعمال میں ضرور لکھی جائیگی۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام رسولوں نبیوں  
 اور اولیاء کا بھی سردار ہے۔ کیونکہ دنیا میں جس قدر رسول گذرے ہیں۔ ان کی امتیں ان کے لئے  
 دعائیں نہیں کرتیں۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کی امت واپس رات دعائیں مانگتی  
 رہتی ہے۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونا یہ ایک ثبوت ہے۔  
 (الحکم جلد ۱۲، پہلے مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۸۷ء)

## درود شریف کی برکت سے زیارت نبویؐ

ایک دفعہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب مرحوم سجادہ نشین چاچڑاں نے حضرت خلیفۃ المسیح<sup>اول</sup> رضی اللہ عنہ کو زیارت نبوی کے لئے درود شریف جس خاص الفاظ بتائے تھے جن کے پڑھنے سے پہلی ہی رات حضرت خلیفۃ المسیح<sup>اول</sup> رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضرت ممدوح اس واقعہ کا علی العموم ذکر فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھی اس کا ذکر کیا۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک مکتوب بنام خواجہ صاحب مدظلہ میں فرماتے ہیں۔ رہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سراج منیر کے ضمیمہ میں بھی درج ہے۔ اور وہیں سے یہ حوالہ نقل کیا جاتا ہے (

”ازکرمی انویم مولوی حکیم نور الدین و صاحبزادہ محمد سراج الحق جمالی السلام علیکم۔ مولوی صاحب بذکر خیر آل مکرم اکثر طب اللسان سے مانند۔ عجیب کہ اوشاں در اندک مجھنے دلی محبت و اخلاص بہ آن مکرم چہند بار این خارق امر ازاں مخدوم ذکر کردہ اند کہ مرا یک درود شریف برائے خواندن ارشاد فرمودند کہ ازیں زیارت حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خواہ شد۔ چنانچہ ہمارا شب مشرف بہ زیارت شد۔ والسلام  
الراحم خاک را غلام احمد انقادیا“

ترجمہ: اکرمی انویم مولوی حکیم نور الدین صاحب اور پیر سراج الحق صاحب کی طرف آپ کو السلام علیکم۔ مولوی صاحب موصوف علی العموم آپ کا ذکر خیر کرتے رہتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ تصور ہی سہی، ہمیشہ سنی اور ملاقات کے نتیجہ میں ان کے دل میں آپ سے بہت ہی محبت اور

کہ ایک خواجہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح<sup>اول</sup> رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھوڑا سا

کہ ایک خواجہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح<sup>اول</sup> رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تھوڑا سا



قلب میں بہت بڑی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور پھر انوار الہی کا نزول شروع ہو جاتا ہے پس امام کی انتظار میں جو وقت مسجد میں گذرتا ہے۔ اس کو رائیگاں نہیں گذرانا چاہیے بلکہ اس میں ذکر الہی کرنا چاہیے۔ کیونکہ ذکر الہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے مومن کا آئینہ دل صاف ہو جاتا ہے۔ جس میں وہ خدا کی شکل کو دیکھتا ہے۔ اور انوار الہی کا مہبط بن جاتا ہے تسبیح و تحمید پھر ذلک میں سے بھی بعض ذکر ایسے ہیں۔ جو زیادہ مفید ہیں۔ اور جلد ہی ایک شخص کے دل کو پاک اور انوار الہی کا مہبط اور نزول گاہ بنا دیتے ہیں۔ ان ذکروں میں سے خصوصیت کے ساتھ تسبیح و تحمید ہے۔ اس سے انسان جلدی ترقی کرنی شروع کر دیتا ہے۔

دنیا میں ہر ایک شخص جو بات حاصل کرتا ہے۔ عام طور پر سامنے نمونہ رکھ کر حاصل کرتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ایک اور غرض بھی ہے۔ جو انسان کے ذمہ ہے۔ اور وہ اس غرض کو حاصل کرنا ہے۔ جس کے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ مگر یہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ انسان ویسے عمل نہ کرے۔ جو اس غرض کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اور چونکہ انسان اکثر نمونہ کو دیکھ کر کچھ حاصل کرتا ہے۔ اس لئے اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے بھی وہ بعض ایسے لوگوں کے اعمال سامنے رکھ لیتا ہے۔ جنہوں نے اس غرض کو حاصل کر لیا ہو۔ پھر جب وہ ان پر عمل کرے۔ تو اس غرض کو حاصل کر لیتا ہے۔ جس کے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ پس ہماری جماعت کو بھی اس غرض کے حصول کے لئے منعم علیہ لوگوں کے اعمال کو نمونہ بنانا چاہیے۔ تاکہ ان کا دل بھی ایسا ہو جائے۔ کہ خدا کی صفات اس پر جلوہ گر ہوں۔ اور اپنی پیدائش کی غرض کو پالیں۔ تسبیح و تحمید انسان کے دل کو ایسا بنا دیتی ہے۔ اور وہ غرض جو کہ انسان کے دنیا میں آنے کی ہے۔ اس کے ذریعہ پوری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص خدا کی تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ تو دونوں باتیں اس کے

ہم تم کو اس کے لئے نمونہ بنائے گی

سامنے آجاتی ہیں جب ہم کہتے ہیں کہ خدا پاک ہے۔ تو ہمیں بھی پاک بننے کا خیال آتا ہے۔ کیونکہ ہمیں بغیر ہم اس کو پا نہیں سکتے۔ اور چونکہ وہ پاک ہے۔ اور اسکی پانے کے لئے پاک ہونا چاہیے۔ اس لئے ہم اگر اس کو پانا چاہیں۔ تو ہمیں پاک ہونا چاہیے۔ اس لئے جب ہم خدا کو پاک کہتے ہیں۔ تو ہمیں بھی پاک ہونے کا خیال ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم تحمید کریں گے۔ تو بہترین نمونہ صفات الہیہ کا ہمارے سامنے آجائیگا۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات کے نمونہ کو دیکھ کر ہمیں خیال پیدا ہوگا۔ کہ ہم میں بھی یہ صفات پیدا ہوں۔ نیز پھر اس سے یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ ہمیں اپنے عیوب دور کرنے چاہئیں۔ اور بجائے ان کے اپنے اندر خوبیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ ان دونوں صورتوں میں تسبیح تحمید مفید ہوگی۔

**استغفار** | دوسرا خاص ذکر الہی استغفار ہے۔ اس میں بننا ہر ایک شخص اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں بھی خدا کی صفات ہی کا ذکر رہتا ہے۔ کبھی نہیں دیکھو گے۔ کہ ایک شخص وکیل سے جا کر کہے۔ کہ مجھے فلاں مرض ہے۔ اس کے لئے نسخہ لکھ دیجئے۔ اسی طرح کبھی نہیں دیکھو گے۔ کہ ایک شخص ڈاکٹر کے پاس جائے۔ اور اپنا مقدمہ بیان کر کے اس سے کہے۔ کہ اس کے متعلق مشورہ دیجئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انسان کا خاصہ ہے۔ کہ وہ اسی کے پاس جاتا ہے۔ جس سے اسے امید ہو۔ کہ میرا فلاں کام کر سکتا ہے۔ ایک وکیل چونکہ نسخہ نہیں لکھ سکتا۔ اسلئے وہ اس کے پاس اس غرض کے لئے نہیں جاتا۔ بلکہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ ڈاکٹر نسخہ لکھ سکتا ہے۔ پس جب ہم کہتے ہیں کہ خدا ہمیں معاف فرما۔ تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ غفور ہے۔ رحیم ہے۔ حلیم ہے۔ اور وہ معاف کرتا ہے۔ پس استغفار بھی ذکر الہی ہے۔ اور ایسا ذکر الہی ہے۔ کہ اسے کثرت سے کرنا چاہیے۔ کیونکہ انسان بغیر خدا کی مدد و نصرت کے کچھ کر نہیں سکتا۔ اور نہ ہی بغیر اس کے اسے کچھ مل سکتا ہے۔

پھر استغفار میں اپنی غلطیوں کی معافی بھی ہوتی ہے۔ اور خدا کی مدد و نصرت بھی ملتی ہے۔ پس استغفار میں یہ دونوں باتیں ہیں کہ انسان اپنی غلطیوں کا اقرار بھی کرتا ہے۔ جس سے اسے معافی ملتی اور مدد و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اور صفات الہی کو بھی سامنے لاتا ہے۔

درود شریف کے متعلق اس کے علاوہ درود ہے۔ درود سے بھی انسان روحانی ترقی جماعت کو تاقید کرتا اور روحانی فوائد پاتا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ خصوصیت کے ساتھ درود کی کثرت کو اپنے لئے لازم کریں۔ اور مسجد میں آکر بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا چاہیے۔

درود کی حقیقت | درود دراصل اس احسان کا اقرار ہے۔ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کیا۔ اور احسان کا اقرار انسان کے لئے از حد ضروری ہے۔ کبھی کسی شخص کے اعمال میں پاکیزگی نہیں پیدا ہو سکتی۔ جب تک وہ اپنے احسان کرنے والے کا احسان مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام صفاتی اعمال میں احسان مندی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں۔ تاکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانوں کے لئے آپ کے احسان مند ہوں۔ اور پھر ہمارے اعمال میں بھی پاکیزگی اور صفائی پیدا ہو۔

ناشکری کے بد نتائج | جو شخص اپنے محسن کا احسان مند نہیں ہوتا۔ وہ فتنہ و فساد کا بیج بوتا ہے۔ کیونکہ نا احسان مندی اور ناشکر گزاری ہمیشہ فساد اور جھگڑا پیدا کرتی ہے۔ خود کر کے دیکھ لو۔ جتنی لڑائیاں اور جھگڑا لے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ نا احسان مندی سے ہی ہوتے ہیں۔ پس ہمیں احسان فراموش نہیں بننا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیشمار احسان ہم پر ہیں۔ ہمیں ان کو یاد رکھنا چاہیے۔ اور ان کا اقرار کرتے رہنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے۔ تو مدینہ کے بعض لوگوں نے اس سے برا منایا۔ حالانکہ آپ کے بہت سے احسان ان پر تھے۔ مگر ان لوگوں نے ناشکری کی۔ اور طعن وغیرہ کرنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ بعض ان میں دینی زبان سے کرتے تھے۔ مگر ایسے لوگوں نے بھی آپ کے احسانوں کی ناشکری منور کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ یہ ناشکری کا بیج بڑھتا بڑھتا ان کو منافق بنا گیا۔

درود میں کیا دعا کی جاتی ہے | پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور میں کہنا چاہیے۔ کہ ہم تو ان کا کچھ بدلہ نہیں دے سکتے۔ تو ہی ان کا عوض رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دے۔ اور اسکا اجر آپ کو عطا فرما۔ یہی درود کا مطلب ہے۔ پس چاہیے۔ کہ اسکی کثرت اختیار کی جائے۔ اور اس کے ذلیعہ سے اپنی احسان مندی کو بہترین صورت میں ظاہر کیا جائے۔

درود پڑھنے میں اپنا فائدہ | پھر یہی نہیں۔ کہ درود میں صرف احسان کا اقرار یا شکر یہی ہے۔ بلکہ اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے۔ اور اس فائدہ کو اگر الگ بھی کر دیا جائے۔ جو اقرار احسان سے حاصل ہوتا ہے۔ تو بھی درود ہمارے فائدے کی چیز ہے۔ کیا ہم درود میں یہ نہیں کہتے کہ  
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ - پھر کیا ہم خود اُل میں شامل نہیں۔ یقیناً ہم بھی اُل میں شامل ہیں۔ اور اس صورت میں درود نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احسانوں کا اقرار ہے۔ بلکہ اپنے لئے بھی ایک دعا ہے۔

تیرے بڑھنے سے قدم | پھر ہم درود میں اور دعاؤں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھایا ہم نے | کے لئے یہ دعا تو نہیں کرتے۔ کہ یا اَلّٰہی تو ان کو جائد اددے  
باغ دے۔ زمین دے۔ مکان دے۔ دولت دے۔ یہ چیزیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس دنیا میں جمع نہ کیں۔ پھر وہاں آپ کو ان کی کیا ضرورت ہے۔ جب دنیا میں

جہاں سے ان چیزوں کا تعلق ہے۔ آپ نے ان کی پروا نہیں کی۔ آپ نے مال نہیں جمع کیا۔ جائیداد نہیں بنائی۔ باغ نہیں لگائے۔ محل نہیں تیار کئے۔ تو اگلے جہان میں آپ کو ان کی کیا احتیاج ہو سکتی ہے۔

ہم اگر آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو یہی کہ آپ کے روحانی مدارج میں ترقی ہو۔ خدا آپ کو اور بھی ترقی دے۔ اور یہ صاف بات ہے۔ کہ جب آپ روحانیت میں ترقی کریں تو امت بھی آپ کے ساتھ ترقی کرے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ سہ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے۔ پس جوں جوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھیں گے۔ توں توں ہم بھی بڑھیں گے۔ اس لئے درود نہ صرف آپ کے مدارج بڑھنے کے لئے ہے۔ بلکہ ہمارے لئے بھی ہے۔

درود اجابت دعا | پھر درود سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ جو شخص درود کثرت کی کلید ہے سے پڑھتا ہے۔ اسکی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ دنیا

میں یہ طریق ہے۔ کہ اگر کسی سے کچھ کام کرانا ہوتا ہے۔ تو اس کی پیاری چیز سے پیار کیا جاتا ہے۔ کسی عورت سے اگر کوئی کام کرانا ہو۔ تو اس کے بچے سے محبت کرو۔ پھر دیکھو وہ کیسی مہربان ہوتی ہو فقیر بھی جب خیرات لینے کے لئے دروازہ پر جاتا ہے۔ تو یہ صدا کرتا ہے۔ ”مائی تیرے بچے جیٹیں“۔ کیونکہ فقیر بھی جانتے ہیں۔ کہ اس صدا کا مال پر بہت اثر ہوتا ہے۔ جب ماں یہ آواز سنتی ہے۔ تو دوڑی آتی ہے۔ اور فقیر کو خیرات دیتی ہے دیکھو اس آواز کے سنتے ہی جو اس کے پیارے بچے کے لئے ایک دعا ہوتی ہے۔ وہ کس طرح دوڑی آتی ہے۔ اسی طرح درود پڑھنے والے شخص کے متعلق جب خدا دیکھتا ہے کہ اس نے اس کے پیارے کے لئے دعا کی ہے۔ تو کہتا ہے۔ تو نے میرے پیارے



کے لئے دعا کی۔ آپ میں تیری دعا بھی قبول کرتا ہوں۔۔۔۔۔ ہم مسجدوں میں جب آئیں تب بھی درود پڑھیں۔ اور گھروں میں جب جائیں۔ تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھیں۔ (الفضل جلد ۱۳ صفحہ ۶۸ پرچہ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء)

## دعا سے قبل درود شریف پڑھنے کی ہدایت

”دعا کرنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ انسان ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور تمام بنی نوع انسان سے زیادہ مقبول ہیں۔ خواہ وہ آپ سے پہلے گزرے۔ یا بعد میں آئے۔ یا آئیں گے۔ ہر ایک انسان کی نظر میں اسکا اسیا یا اس کے خاندان کا بزرگ بڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ مگر ہم کو جس انسان سے اس زمانہ میں نور ملنا ہو ہم اسکو بھی مشتت نہیں کرتے۔ اور علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ سب انسانوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور آپ ایک ایسے مقام پر ہیں۔ کہ گویا سب علیحدہ ہو کر ایک ایک نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید کے ساتھ آپ کا نام بھی رکھ دیا ہے۔ ایسے انسان کی نسبت جو درود بھیج کر خدا تعالیٰ سے برکات چاہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آکر اس پر فضل کرنا شروع کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انعامات کا وارث کرنے اور سب سے بڑا تہ عطا کرنے کے لئے اس طریق سے بھی کام لیا ہے۔ کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کر دعا کریں گے۔ ان کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔“ (رسالہ قبولیت دعا کے طریق)

## درود شریف کی تاکید اور درود کا مطلب

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی ہمیں خدا کے قرب کا راستہ بتایا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض

ہے۔ کہ جس قدر آپ کا شکر یہ ادا کر سکیں۔ کریں۔ اور اس کا طریق یہ ہے۔ کہ ہم آپ کے لئے کثرت سے درود پڑھیں۔ درود کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کے مدارج عالیہ کو اور ترقی دے اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کا بدلہ ہے۔ جو آپ نے ہر مومن پر کیا۔ (الفضل جلد ۲۲ ص ۵ پرچہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۷ء)

## درود شریف کے الفاظ گما صلیت کی تفسیر

**سوال** رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑا ہے۔ ایک بڑے درجہ والے کے لئے یہ دعا کرنا کہ اے وہ کچھ ملے۔ جو اس سے چھوٹے درجہ والے کو ملا۔ اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ یہ دعا کرتے ہی چلے جانا اور قیامت تک کرتے چلے جانا یہ ایک معنی اور چستان ہے۔

**جواب** قرآن کریم کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام متعلق دو قسم کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو ذاتی۔ مثلاً یہ کہ ابراہیم حلیم ہے۔ اواب ہے صدیق ہے۔ خدا کا مقرب ہے۔ ان تفصیلات کے لحاظ سے لازمًا ماننا پڑیگا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر تھے۔ ورنہ آپ قائم النبیین اور سید ولد آدم نہیں ہو سکتے۔ مگر ایک چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ایسی پائی جاتی ہے۔ جو ان کی ذاتی خوبی نہیں۔ بلکہ ان کی قوم کی فیصلت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ کہ ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہی نبوت نہیں دی تھی۔ بلکہ اسکی ذریت کو بھی بڑا درجہ دیا تھا۔ اس میں نبوت رکھدی تھی۔ یہ وہ فیصلت ہے۔ جو حضرت ابراہیم کی نسل کو خاص طور پر حاصل ہوئی۔ کہ اس میں نبوت رکھی گئی۔

اس کے ساتھ ہی ہم ایک اور بات دیکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے

خدا تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةٌ مُسْلِمَةً لَكَ (۲-۱۲۱) کہ میری اور اسماعیل کی اولاد سے امت مسلمہ پیدا کر دے۔ اب دیکھو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہ دعا مانگتے ہیں کہ ان کو امت مسلمہ ملے۔ مگر خدا تعالیٰ اس دعا کو اس رنگ میں قبول کرتا ہے کہ ہم نبیوں کی جماعت پیدا کریں گے۔ گویا حضرت ابراہیم نے خدا تعالیٰ سے جو مانگا۔ اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سلوک تھا کہ آپ نے جو مانگا۔ خدا تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر دیا۔ سوائے اس کے جو اسکی سنت اور قصا کے معاملہ میں اگر ٹکرا نے والا تھا۔ ایسے موقع پر بے شک انکار کر دیا۔ ورنہ ان سے یہ معاملہ ہوا کہ انہوں نے مانگے مسلم اور سہ نبی۔ درود میں یہ دعا کہ جو کچھ آنحضرت نے

اب یہی بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سمجھو۔ اور درود کے یہ سننے کو کہ خدایا جو معاملہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا۔ وہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرنا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو مانگا اس سے بڑھ کر ان کو دیا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگا۔ اس سے بڑھ کر ان کو دینا۔

درجہ کے لحاظ سے حضرت ابراہیم کی دعا | اب درجہ کے لحاظ سے فرق یہ ہوا کہ حضرت میں اور آنحضرت کی دعا میں فرق | ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفان کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عرفان کے مطابق۔ کیونکہ جتنی جتنی معرفت ہوتی ہے۔ اس کے مطابق مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ ”چی“ مانگتا ہے۔ لیکن جب ذرا بڑا ہوتا ہے۔ تو مٹھائی مانگنے لگتا ہے۔ جب جوان ہونے پر آتا ہے۔ تو اچھے کپڑے طلب کرتا ہے۔ جوان ہو کر یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ماں باپ اسکی

کسی اچھی جگہ شادی کریں۔ پھر یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اسے جائیداد کا حصہ دیدیا جائے  
غرض جوں جوں عرفان بڑھتا ہے۔ مطالبہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح جتنا کسی کا خدا  
کے متعلق عرفان ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق وہ دعا کرتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم عرفان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ تو یقینی بات ہے۔ کہ آپ  
کی دعائیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے بڑھی ہوئی ہوں گی۔

درود میں دعا کہ جو کچھ حضرت ابراہیم کو دیا | پس درود میں جو دعا مانگی جاتی ہے۔ اسکا  
گیا اس سے بہت بڑھ کر آنحضرت کو دیا جائے | صحیح مطلب یہ ہو کہ اہل حق حضرت ابراہیم نے  
آپ سے جو مانگا۔ انہیں آپ نے اس بڑھ کر دیا۔ اب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو مانگا۔

انہیں بھی مانگنے سے بڑھ کر عطا کیجئے۔ دوسرے لفظوں میں اسکی یہ معنی ہوئے۔ کہ جو کچھ حضرت ابراہیم  
کو ملا۔ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس سے بڑھ کر دیا جائے۔ اور وہ چیز جسکے لئے حضرت ابراہیم  
سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دینے کی دعا کی گئی ہے۔ یہی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم  
نے امت مسلمہ مانگی۔ ان کی نسل میں نبوت قائم کر دی گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے  
اپنی امت کے لئے ان سے بڑھ کر دعا کی۔ اس لئے آپ کی امت کو انکی امت سے بڑھ کر نعمت دی جائے  
اس نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے درود کو دیکھو۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کتنے غظیم الشان مدارج  
کے حصول کے لئے اس میں دعا سکھائی گئی ہے۔

درود میں دراصل اپنے | اور جب ہم درود پڑھتے ہیں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ  
لئے ہی دعا کی جاتی ہے | وسلم پر احسان نہیں کر رہے ہوتے۔ بلکہ اپنے لئے دعا کر رہے  
ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسیں رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کی ترقی کی دعا ہے۔ اور اتنی  
جامع دعا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر خیال میں بھی نہیں آ سکتی۔ اسیں یہ سکھایا گیا ہے کہ وہ رحمتیں جو

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوئیں۔ ان سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ نازل کی جائیں۔ یعنی جس طرح ان کو مانگنے سے بڑھ کر دیا گیا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ مانگا۔ اس سے بڑھ کر آپ کو دیا جائے۔

آنحضرت کی دعا کی وسعت چونکہ وسعت فیض کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں بڑھی ہوئی تھیں۔ اس لئے ان سے بڑھ کر دینے کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ کی شان سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواہش کی کہ ایک بچہ ملے۔ جو نسل چلائے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں فرمایا۔ میں تیری نسل کو اتنا بڑھاؤں گا۔ کہ جس طرح آسمان کے ستارے گتے نہیں جاتے۔ اسی طرح وہ بھی گئی نہ جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچہ نہ مانگا۔ بلکہ یہ فرمایا۔ اِنِّیْ حَمَّاکُمْ تَوْبَتُکُمْ اَلْاُمَمَ کہیں اپنی امت کی گرفت پر فخر کروں گا۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی زیادہ امت دی۔

پس درود کی دعا کا یہ مطلب ہے۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں ان کی امت کے متعلق اس سے بڑھ کر قبول ہوئیں۔ جس قدر کہ کی گئی تھیں۔ اسی طرح امت محمدیہ کو کیفیت امدانیت کے لحاظ سے ان دعاؤں سے بڑھ کر دیا جائے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہیں۔

امت کے حق میں دعا کو اب یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے لئے درود کیوں رکھا۔ مسلمان یہ درود میں رکھنے کی حکمت دعائیں کر سکتے تھے۔ کہ جو کچھ پہلی امتوں کو ملا۔ اس سے بڑھ کر انہیں دیا جائے۔ میرے نزدیک درود کے ذریعے دعا سکھانے میں بہت بڑی حکمت ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں

کو یہ دھوکا گھنٹے والا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو جو کچھ ملا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کو نہیں مل سکتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم تمہاری ذریت میں نبوت رکھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے یہ دھوکا کھانا تھا۔ کہ امت محمدیہ اس نعمت

سے محروم کر دی گئی ہے۔ اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہشک ہوتی تھی۔ اس لیے یہ دعا سکھائی گئی کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو ملا۔ اس سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو ملے۔ اور اس میں نبوت بھی آگئی۔ پس جب کوئی مسلمان درود کی دعا پڑھتا ہے۔ تو گویا یہ کہتا ہے۔ کہ وَجَعْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النَّبُوَّةَ کا جو انعام حضرت ابراہیم پر ہوا تھا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چونکہ جسمانی ذریت بھی تھی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی جسمانی بیٹا نہ تھا۔ اس لئے خیال کیا جاسکتا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا گیا۔ وہ یہاں پورا نہ ہوگا۔ اس خیال کو دور کرنے کے لئے درود کے ذریعہ یہ بتایا گیا۔ کہ اے مسلمانو! تم ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت ہو۔ تمہیں یہ انعام دیا جاسکتا ہے۔

آنحضرتؐ سے قبل ابراہیمی ملت میں آئیوالے کام آپس درود میں یہ دعا کی جاتی ہے۔ کہ جو کچھ انبیاء سے بڑھ کر عظیم الشان نبی امت محمدیہ میں بڑھ کر ہیں دے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو نبی آئے۔ وہ ابراہیمی سلسلہ کے نبیوں سے بڑھ کر ہو۔

امت محمدیہ میں آئیوالے نبی کا جسمانی اولاد میں نہ ہونیکے باوجود ان میں یہ بھی فرق ہوگا سابقہ انبیاء سلسلہ ابراہیمی سے بڑھ کر ہونا آنحضرتؐ کی عظمت ایک نبوت ہی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی ذریت میں نبوت رکھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی ذریت میں۔ اس میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ اگر مومن سے کسی کو جسمانی رشتہ ہو۔ تو اس کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے حضرت ابراہیم کی نسل کو جو نبوت ملی۔ اس میں جسمانی رشتہ کا بھی لحاظ رکھا گیا تھا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی امت پر جو فیض ہوا۔ وہ صرف روحانی تعلق کی وجہ سے اور روحانیت میں کمال حاصل کرنے کے باعث ہوا۔

درود میں امت محمدیہؐ پس درود مسلمانوں کو یہ بتانے کے لئے ہے۔ کہ تمہارا خدا ان فیوض کی حوصلہ افزائی سے بڑھ کر جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت پر ہوئے۔ جاری رہیں گے۔ اور یہ دعا مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تھی۔ کہ تمہیں وہ کچھ ملنا ہے جو مانگنے سے بڑھ کر ہو گا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسا ہی ہوا۔

اس دعا کی جامعیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر عرفان کسی کو ہو سکتا ہے اور آپ نے اپنی امت کے لئے کیا کیا دعائیں نہ کی ہوں گی۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ آپ کی امت میں یہ دعا کرتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے مانگنے سے بڑھ کر دیا گیا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دعائیں کیں۔ ان سے بڑھ کر دیا جائے۔ یہ کیسی جامع دعا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی کیا مانگ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کہتے پلے آئے ہیں۔ کہ روحانی ترقی کا گر درود ہے۔

درود انسان کی اپنی روحانی ترقی کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ مگر درود دراصل اپنے ہی لئے دعا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت دیکھو اس دعا کی وسعت اور جامعیت کو اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے۔ پس درود بہترین دعا ہے۔ اور اس پر تبتنا زور دیا جائے۔ اتنا ہی تھوڑا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس نکتہ کو یاد رکھ کر اگر کوئی درود پڑھے گا۔ تو اس سے دعاؤں میں خاص لطف اور مزائیگا۔ کیونکہ اب پڑھنے والے کے لئے اس کے الفاظ کوئی چستان اور معشے نہیں۔ بلکہ خدا

تک پہنچانے کے لئے کھلا ہوا راستہ ہے۔ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ خدا اور رسول کا طرف سے جتنی باتیں سکھائی گئی ہیں۔ ان میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔ انسان اپنی نادانی سے انہیں قابلِ اعتراض سمجھا ہے۔ مگر وہ بڑی بڑی برکتیں اپنے اندر رکھتی ہیں۔ (الفصل ۳ جنوری ۱۹۲۸ء) نوٹ۔ ایک دوست نے ۹ ستمبر ۱۹۳۳ء کو سیدنا دامادنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ ملیر میں ان کے علاج اور اس سے بچنے کی تدابیر میڈیکل لحاظ سے قوتِ ارادی کے لحاظ سے اور روحانی اثرات کے ماتحت کیا ہیں۔ فرمایا:-

”غذا کی احتیاط۔ کوئی کاس استعمال نہ کرے، آپ کی کوشش ہی آپ کا فرض ہے۔ (۳) دعا۔ درود تسبیح و تحمید۔ پس درود شریف جہانی امراض اور ان کے بد اثرات کا بھی ایک علاج ہے۔“

**درد و شریف پر حضرت مسیح موعودؑ کی موجودگی میں شہر مولانا عبد الکریم حبیب کا خطبہ جمعہ**

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَمْشَوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ  
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی بزرگیاں اور خصوصیتیں عطا فرمائی ہیں۔ جن پر نظر کرنے سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی مخلوقات میں سے جیسا اس عظیم الشان پاک انسان کو بنایا ہے۔ کسی کے لئے ارادہ نہیں کیا کہ اسکی وہ عزت اور تکریم ہو۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور وجوہِ اعزاز اقدس ہیں۔ کہ میں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ پورے طور پر ان کو گن سکے۔ منجملہ اور باتوں کے یہ کہ تقدیر عظیم الشان بات ہے کہ آپ کا نام محمد و احمد رکھا گیا صلی اللہ



علیہ وسلم جب قدر نام انبیاء کے قرآن میں ہیں۔ یا تورات میں مذکور ہوئے ہیں۔ مع ان کے جن کو  
 اَلْمَقْصُوص کے نیچے رکھا ہے۔ کسی نام کے ساتھ یہ نہیں پایا جاتا۔ کہ ایسی ابدی زندگی عطا کی گئی  
 ہو۔ تمام نبی جو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہوئے۔ اس دنیا سے  
 الگ ہو گئے۔ دنیا کی کوئی کتاب اور نہ ان کی امتیں اور توہین غرض کوئی بھی ان کا نشان نہیں دے  
 سکتا۔ اور ان کی زندگی کا پتہ نہیں دیتا۔ یہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل اور  
 احسان ہے۔ کہ اس سب کو خدا کے راستباز اور برگزیدہ نبی تسلیم کر لیا۔ اور اسکی طفیل سے وہ زندہ  
 ہو گئے۔ اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا۔ تو یقیناً مشکلی کیا ناممکن ہوتا ان کی بتوں کا ثابت کرنا۔ باوجود  
 اس کے کہ قرآن شریف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک زندگی بخشی ہے۔ (اور عظیم الشان)  
 احیاء موعود ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے ہزاروں سال کے سردوں کو زندہ کر دیا ہے۔  
 یہ بھی صحیح مسلم بات ہے کہ ان انبیاء علیہم السلام سے اپنی خصوصیت ذاتی کے لحاظ سے کوئی زندہ نہیں  
 یہ زندگی اور ابدی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو نہیں ملی۔ جو اپنی خصوصیت  
 ذاتی کے لحاظ سے زندہ جاوید ہیں۔

جیسا کہ میں نے ابھی کہا۔ آپ کی زندگی اور تعلیم و جلال کے سب سے بڑا نشان جو ابتداء سے انتہا تک فیضیت  
 بناتا ہے۔ آپ کا نام مبارک ہے۔ یعنی محمد احمد۔ یہ دونوں نام ہمیشہ کی زندگی فیضیت اور اکرام پر  
 دلالت کرتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ محمد کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ آسمان  
 پر بھی یہی مقدر ہوا۔ اور زمین پر بھی یہی مقدر ہوا کہ آپ کی تعریف کی جاوے۔ اس سے صاف پایا  
 جاتا ہے کہ آپ میں ایک ابدی زندگی کا نشان موجود ہے۔ کیونکہ اگر مثلاً دو سو تین سو برس بعد  
 آپ کا نشان مٹ جاتا۔ تو محمد (صیغہ بالذکا) موزون ہوتا لیکن اللہ کا رکھا ہوا نام ضرور تھا۔ کہ ہر زمانہ میں زندہ رہتا  
 ہے۔ آنحضرت کی ابدی زندگی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ غزوں میں ہمیشہ کے لئے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ اَيُّهَا النَّبِيُّ کے  
 الفاظ رکھے گئے۔ ورنہ آپ وصیت فرما دیتے۔ کہ میرے بعد ایسا نہ کہا جائے۔ مادہ جو لوگ بعد میں ان الفاظ کی بجائے

اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کے لئے اس کا نام مبارک ہے۔ یعنی محمد احمد۔ یہ دونوں نام ہمیشہ کی زندگی فیضیت اور اکرام پر دلالت کرتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ محمد کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ آسمان پر بھی یہی مقدر ہوا۔ اور زمین پر بھی یہی مقدر ہوا کہ آپ کی تعریف کی جاوے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ میں ایک ابدی زندگی کا نشان موجود ہے۔ کیونکہ اگر مثلاً دو سو تین سو برس بعد آپ کا نشان مٹ جاتا۔ تو محمد (صیغہ بالذکا) موزون ہوتا لیکن اللہ کا رکھا ہوا نام ضرور تھا۔ کہ ہر زمانہ میں زندہ رہتا ہے۔ آنحضرت کی ابدی زندگی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ غزوں میں ہمیشہ کے لئے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ اَيُّهَا النَّبِيُّ کے الفاظ رکھے گئے۔ ورنہ آپ وصیت فرما دیتے۔ کہ میرے بعد ایسا نہ کہا جائے۔ مادہ جو لوگ بعد میں ان الفاظ کی بجائے

احمد کے لفظ میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جو طریقہ اور جو ذریعہ اللہ تعالیٰ کی لاشریک حمد کا آپ لائے ہیں۔ وہ بھی ابدی ہے۔ اور جو ستائش اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں آپ کی کی۔ وہ بھی ابدی ہے۔

یہ چھوٹی سی بات نہیں۔ جہت در نام نبیوں کے ہیں۔ ان کو یاد کرو۔ اور ان پر غور کرو۔ کہ کیا کسی نام میں کوئی ایسی پیشگوئی ہے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر یہ بڑی عظیم الشان تفصیلت ہے آپ کی کل تقریر اور راستبازوں پر۔

پھر اس زندگی کے ماتحت عظیم الشان بات یہ ہے کہ آپ کے آثار موجود ہیں۔ جیسے آپ کا دین محفوظ ہے۔ ویسے ہی آپ کی پیدائش کا مقام سونے کا مقام لڑائی کی جگہ اور آخری آرام کرنے کی جگہ بھی بدستور محفوظ ہے۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں۔ کہ کتاب محفوظ۔ مولد محفوظ۔ مدفن محفوظ۔ یہ تفصیلت ایسی تفصیلت ہے کہ خدا پکار کر کہہ رہا ہے کہ لاریب آپ فضل الموجودات ہیں۔

پھر مخلصان تمام باتوں کے جو آپ کی زندگی پر دلالت کرتی ہیں۔ خدا جو اپنے فضل سے چاہتا ہے کہ آپ ہمیشہ زندہ رہیں۔ اس کے لئے یہ سب بھی پیدا کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَمَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ۔ آسمان پر ایک جوش رہتا ہے اس امر کے لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتب اور مدارج میں ترقی ہو۔ اور آپ کی کامیابیاں بڑھیں۔ اس لئے خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اب دیکھو کہ چھوٹے سے چھوٹے مومن کی دعا بیکار نہیں جاتی۔ اور جو کہ یَحْمِلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ کے موافق چھوٹی سی نیکی بھی کسی کی ضائع نہیں کرتا۔ تو خود ملائکہ کی دعاؤں کو اور اپنے درود کو کیونکر ضائع کر دیکھا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ بہ ساعت آپ کے مدارج اور مراتب میں کس قدر ترقی ہو رہی ہے۔ جو آپ کی زندگی کو بڑھا رہی ہے۔ خود جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے مدارج کی ترقی ہو۔ ملائکہ کہتے ہیں ترقی ہو۔ اور پھر مومن کو حکم ہوتا ہے کہ تم بھی درود پڑھو۔ کوئی دقت ایسا نہیں گذرتا جب آپ پر درود نہ پڑھا جاتا ہو۔ کیونکہ علاوہ ان درود پڑھنے والوں کے جو مومنوں کا گروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکی ملائکہ تو ہر دقت اس کام میں مشغول رہتے ہیں۔ کیونکہ ان میں کسل نہیں ہوتا۔ اور جس کثرت درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ کرو کہ آپ کے درجات میں ہر آن کس قدر ترقی ہو رہی ہے۔

ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور اسکی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔ اور فرمایا۔

کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب فوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتا

ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لائیں نالیاں ہوتا چکی ہیں۔ اور بقدر رحمہ رسدی ہر تقدیر کو پہنچتی

ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں واسطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسروں تک پہنچ ہی

نہیں سکتا۔ اور فرمایا۔ درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت

دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے

اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔ تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

غرض اللہ تعالیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عظمت اور عزت منظور ہے کیونکہ خدا کی

جو عزت اور توحید آپ نے قائم کی ہے کسی اور کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ اور اسوقت بھی

اس کے بروز احمد نے خدا کی نعمتیں اور تائیدیں اسکی ساتھ ہوں) اسی توحید کو قائم کرنے

کے لئے غیرت اور جوش پایا ہے۔ اب میرا یہ منشا ہے کہ ایسی حالت میں مسلمانوں کو کثرت درود شریف

کے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جس رسول کا یہ درجہ ہے کہ اللہ اور اسکی ملائکہ اس

پر درود بھیجتے ہیں۔ ناخدا تیس مردہ پرست قوم نے اسکی بہت ہتک کی ہے۔ اس سید المعصومین کی نسبت بہت سے فحش ہیں ان سے کتنے پڑے ہیں۔ لاناہنگتا میں اس شرک عظیم کے حامیوں کی طرف سے شائع کی گئی ہیں۔ اور جو مسلمان باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے عملی رنگ سے ہتک کی جبکہ ایک تبلیغ سنت کو چھوڑ دیا۔ جو دین آپ لائے تھے اور جو تعلیم قرآن نے دی تھی۔ اس کو چھوڑ دیا گیا۔ گویا دونوں طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی گئی ہے۔ اس بیعتی اور ہتک کا انتقام لینے اور اس عزت کو قائم کرنے کے لئے پھر خدا نے اسی کو بھیجا ہے تاکہ پھر زمین پر ایک خدا کی پرستش ہو۔ اور وہ حمد الہی سے بھر جاوے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد و احمد ثابت ہو۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۸ پر چ ۲۸، فروری ۱۹۷۳ء)

## بعض دیگر ہدایات دربارہ درود شریف

جو اس رسالہ کے یہاں تک تیار ہو جانے کے بعد حال میں ملی ہیں

## ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درود شریف روحانیت اور مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی نے میرے پاس بیان کیا تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہے کہ میں نے پہلی دفعہ طالب علی کے زمانہ میں اوّل ۱۸۹۲ء میں جب مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری پروفیسر اور پرنسپل کالج لاہور انجمن کے ساتھ لاہور میں مناظرہ کر رہے تھے بیعت کی تھی۔ لیکن اپنے والد صاحب کے خوف سے اتفاقاً کی اجازت سے لی تھی۔ پھر جب میں ۱۸۹۵ء میں ملازم ہو گیا۔ تو اعلان کر دیا۔ اور دارالامان میں حاضر ہو کر از سر نو بیعت کی۔ اور بیعت کے بعد عرض کیا۔ کہ میں پہلے اہلحدیث میں سے تھا۔ اور گواہ وقت سے نمازیں

لمبی پڑھتا ہوں۔ مگر نور ایمان اور تقویٰ اور خشیت الہی سے کورا ہوں۔ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس سے یہ خشکی کی حالت دور ہو۔ اور ایمانی کیفیت دل میں پیدا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اور استغفار کیا کرو ان کی برکت سے یہ خشکی انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جائیگی۔ اور فرمایا۔ کہ درود شریف وہی پڑھا کرو۔ جو غاروں میں پڑھا جاتا ہے۔ سوچیں نے اس پر عمل کرنا شروع کیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے رحم اور کرم سے وہ خشکی کی حالت جاتی رہی۔

درود استغفار بہترین وظیفہ ہے اور اپنی ایام میں ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ میرے والد صاحب چشتیائی طریق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے میرا بھی اس طریق کے وظائف کی طرف میلان رہا ہے۔ بلکہ کسی حد تک اب بھی ہے۔ پس حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں پڑھا کروں فرمایا۔ ہمارے ہاں تو کوئی ایسا وظیفہ نہیں ہے۔ ہاں استغفار بہت کیا کریں۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے آپ پر کثرت سے درود بھیجا کریں۔ بس یہی وظیفہ ہے۔ اور ایک دفعہ میرے ایک دوست پودھری محمد خاں صاحب رئیس جسترہ ال ضلع امرت سر نے جو حضور کے پرانے مخلصین میں سے تھے۔ میری موجودگی میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتایا جائے۔ انہیں بھی حضور نے درود شریف اور استغفار ہی بتایا۔

درود شریف انسان کو خدا تعالیٰ کی مکرئی شیخ کرم الہی صاحب پٹیلالوی جو حضرت مسیح موعود سے بے نیاز نہیں کر دیتا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے مخلصین میں سے ہیں اپنے ایک خط بنام خاکا میں لکھتے ہیں:-

ابن خلدون دس بار آدمی پٹیلالہ سے یہ معلوم کر کے کہ آجکل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) کوئی وظیفہ بھی ۱۱۵ کے علاوہ نہیں ہے (۲) نہ کسی کا حکم ہے نہ کسی کا فعل (۳) نہ کسی کا قول ہے نہ کسی کا عمل (۴) نہ کسی کا اثر ہے نہ کسی کا ثمر ہے نہ کسی کا ثبوت ہے نہ کسی کا کفر ہے نہ کسی کا ایمان ہے نہ کسی کا کفر ہے نہ کسی کا ایمان ہے نہ کسی کا کفر ہے نہ کسی کا ایمان ہے

درود شریف اور استغفار ہی بتایا۔ (۱) کوئی وظیفہ بھی ۱۱۵ کے علاوہ نہیں ہے (۲) نہ کسی کا حکم ہے نہ کسی کا فعل (۳) نہ کسی کا قول ہے نہ کسی کا عمل (۴) نہ کسی کا اثر ہے نہ کسی کا ثمر ہے نہ کسی کا کفر ہے نہ کسی کا ایمان ہے نہ کسی کا کفر ہے نہ کسی کا ایمان ہے نہ کسی کا کفر ہے نہ کسی کا ایمان ہے

انباء چھاؤنی میں تشریف فرما ہیں۔ صرف زیارت کی غرض سے وہاں گئے۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ حضرت میر ناصر نواب صاحب (والد ماجد حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) ہونور بسمل ملازمت انباء چھاؤنی میں رہتے تھے۔ جو زمانہ شیر خوارگی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تھا۔ جب ہم لوگ حضور کی خدمت میں بچکلہ ناگ پھنی میں جو حضور نے کرایہ پر لیا ہوا تھا حاضر ہوئے۔ تو حضور نے اظہارِ پاتے ہی شرف باریابی بخشا۔ اور قریب ایک گھنٹہ کے ہم خدمت میں حاضر رہے۔ اس جلسہ میں ہمارے ہمراہیوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ مجھ کو ایک درویش ایک خاص درود بتا گئے ہیں۔ جس کی تاثیر اس درویش نے یہ بتائی تھی کہ جو مشکل پیش آئے۔ اس درود شریف کو پڑھ لیا کرو۔ وہ مشکل حل ہو جائیگی۔ اور کہا کہ میرا تجربہ ہے۔ کہ جب کوئی مشکل کا وقت آیا۔ تو جہاں میں نے اس درود شریف کا ورد کیا۔ وہ مشکل فوراً حل ہو گئی۔ حضور کی اس بارہ میں کیا رائے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ:- درود شریف کے جس قدر بھی فضائل بیان کئے جائیں۔ کم ہیں۔ میں خود اس کا صاحب تجربہ ہوں۔ مجھ پر جو خدا تعالیٰ کے انعامات ہیں۔ درود شریف کی برکات اور تاثیرات کا اس میں زیادہ حصہ ہے۔ درود شریف کا ورد کرنے والا نہ صرف ثواب اخروی پاتا ہے۔ بلکہ وہ اس دنیا میں بھی عزت پاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے میں کسی ایسے درود کا قائل نہیں کہ جو انسان کو خدا سے بے نیاز کر دے۔ اور جس کے ورد کے بعد قضا و قدر کے احکام خدا تعالیٰ کے ماتھے میں نہ رہیں۔ بلکہ درود خواہ ان پر حاکم ہو جائے۔ اس مقام پر حضور کے کلام میں جوش کے آثار نمایاں ہو گئے۔ اور چہرہ پر سرفرازی آگئی۔ اور فرمایا کہ بیشک درود شریف کی بڑی برکات اور تاثیرات ہیں۔ اور اس کی کثرت سے انسان پر برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور اس کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور اگر

بقیہ جلد ۱۱، باب ۱۱، صفحہ ۲۱۵

بقیہ جلد ۱۱، باب ۱۱، صفحہ ۲۱۵

بے شمار فضائل میں لیکن باوجود اس کے انسان کو خدا تعالیٰ کی بے پروائی اور بے نیاز سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ جس دینی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا یوگ نہیرو برکت پاتے ہیں۔ خود اسے بھی خدا کے احکام کے آگے تسلیم و رضا کے سوا چارہ نہ تھا۔ پس درود خوب پڑھو۔ اور کثرت سے پڑھو۔ مگر اس بات کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اور خدا تعالیٰ کو قادر مطلق اور بے نیاز خدا سمجھو۔ اور تسلیم اور رضا پر ایمان کی بنیاد رکھو۔ حضور نے اس شخص سے وہ درود شریف دریافت نہیں فرمایا تھا۔ اور اپنے لئے فرمایا کہ وہ درود اچھا ہو گا۔ اور ہر وہ کلام جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام ہو۔ وہ درود شریف ہی ہے۔ اگر آپ کو وہ پسند ہے۔ تو وہی پڑھنا کریں۔ لیکن جو درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اسکی الفاظ زیادہ صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔

شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ بہت بلے عرصہ کی بات ہے۔ اس لئے بہت ممکن بلکہ اغلب ہے۔ کہ حضور کے اصل الفاظ تیرتوت حافظ محفوظ نہ رکھ سکی ہو۔ لیکن جہاں تک میرا یادداشت کام دیتی ہے۔ اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ مفہوم یہی تھا۔ جو پورے غور اور تہم سے کام لے کر لکھا گیا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض ارشادات دربارہ درود شریف میں یہ تعلیم بھی دی گئی ہے۔ کہ درود شریف کو جتنر منتر کے طور پر نہیں پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ یہ ایک عبادت ہے۔ نہ کہ حل مشکلات کا جتنر منتر۔ پس جب کسی مقصد کے لئے درود شریف کو وسیلہ بنانا ہو۔ تو اسکا صحیح طریق یہ ہے۔ کہ درود کے ضمن میں راستحاً و کے طریق پر اس کے متعلق یوں دعا کی جائے۔ کہ اے اللہ اگر تیری نگاہ میں میرا یہ مقصد نفع بخش

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقاصد میں داخل یا ان کے پورا ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ تو اپنے رحم و کرم سے بھی پورا کر لے۔ ورنہ اسے مجھ سے اور مجھے اس سے دور رکھ۔ اور اگر اس دعا کے الفاظ بصورت استخارہ نہ ہوں۔ تو کم از کم دل میں اور ارادہ میں یہ بات ضرور ہونی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب

درود شریف مثل مشکلات کی کلید ہے حافظ نبی بخش صاحب متوطن فیض اللہ علیک د والد حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ اور برائیں کے زمانہ کے اصحاب میں سے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے متعدد مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے۔ کہ درود شریف تمام فیوض کے حصول کی کلید ہے۔ اور یہ کہ جو مشکل اور جو حاجت پیش آئے۔ اس کے لیے درود کا پڑھنا اس کے حل بننے کا ذریعہ ہے۔

برکات درود شریف کن خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ درود شریف کے برکات کا نام بھی لوگوں پر نازل ہوتا ہے

احادیث میں صلوٰۃ یعنی درود ہی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ بہت سی احادیث مسیح بنی ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجے۔ اس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ اور بہت سی احادیث میں آتا ہے۔ کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کا درود اور فرشتوں کا درود لازم و ملزوم ہیں اس لیے ان تمام احادیث کا مدعا ایک ہی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات۔ یہ غہم ہوتا ہے۔ کہ فرشتے انہی لوگوں پر درود بھیجتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فارق عادت طور پر صدق و صفا اختیار کریں۔ چنانچہ حضور کشتی نوح کے صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں

بہ تو سب یہ درود شریف کی اصل صورت تو یہ ہے۔ لیکن حکم اولیٰ اذ لا یستحب بحضرت موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارگاہ اقدس میں اس کی تلافی نہ کرنا۔ بلکہ اس کے برکات سے محروم نہیں رہنا۔ چنانچہ ان اوقات میں درود شریف کو

میں کر میٹھ جانے والا شخص صلی ذکر آہی کے برکات سے محروم نہیں رہتا، انہی کسی ذاتی مگر جائز غرض کے لئے درود شریف کو





## حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کی بعض دیگر ہدایات دربارہ درود شریف

سوز دل سے درود شریف پڑھنے کی تاکید [شیخ کرم الہی صاحب دلیاوی موصوف لکھتے ہیں کہ حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں ایک دفعہ جب میں قادیان سے واپس آنے کے لئے تیار ہوا۔ تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتایا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت صاحب اکثر درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھنے کا ہی ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ اور کیا بتا سکتے ہیں۔ پس درود شریف کا جہد ممکن ہو۔ ورد رکھو۔ اور چلتے پھرتے استغفار پڑھا کرو۔ چنانچہ حریفین میں ایک بزرگ رہا۔ اس کے بعد میں پھر قادیان آیا۔ اور چند روزہ کروالہسی کے وقت حضرت مددوح کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میں نے عرض کیا کہ میں حسب الارشاد درود شریف پڑھتا رہا ہوں۔ مگر کوئی خاص تاثیر یا برکت کے آثار نمایاں نہیں ہوئے۔ فرمایا۔ درود شریف ایک دعا ہے۔ اور تم کو اپنی بعض پیش آمدہ مشکلات کے لئے بھی دعائیں کرنے کا موقع ملتا ہوگا۔ پس جس رجوع۔ درود اور تپ کے ساتھ تم اپنے طالب کے لئے دعائیں کرتے ہو۔ کیا وہ تڑپ کبھی درود شریف میں بھی پیدا ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں ہوئی۔ تو پھر مددوحؑ کی تاثیر کی شکایت درست نہیں۔ آپ درود دل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجا کریں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور نمایاں طور پر آثار برکت مشہود ہوں گے۔

درود شریف کے لئے وقت [شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں صبح خدام کھانا کھا رہے تھے اور میں دسترخوان پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ حضرت مولوی صاحب مددوح نے آہستہ سے مجھ سے پوچھا کہ نماز مغرب کے بعد کتنا وقت گزرا ہوگا۔ میں نے کہا۔ قریباً

ایک گھنٹہ۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب ہم کسی شخص کو درود شریف یا استغفار کے لئے کہتے ہیں۔ تو اکثر لوگ عدیم الفرستی اور وقت کی کمی کا عذر کر دیتے ہیں۔ مگر یہ عذر درست نہیں۔ دیکھو ہم حضرت صاحب کی باتیں بھی توجہ سے سنتے رہے ہیں۔ اور اس ایک گھنٹہ کے قریب وقت میں ہم نے پانچ سو مرتبہ درود شریف بھی پڑھا ہے۔ شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں اس زریں اصول کی پابندی سے بفضلہ تعالیٰ بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اگر غفلت یا شامت اعمال حائل نہ ہو۔ تو اس طرح سے انسان تفسیع اوقات سے بہت حد تک بچ سکتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

**طریق دعا اور اسمیں درود شریف** | حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری دور درس قرآن کریم میں سورہ فاتحہ کے درس میں فرمایا۔ کہ ”سورہ الحمد میں اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے کا طریق سکھایا ہے۔ جب انسان کو کوئی امر پیش آئے۔ تو چاہیے کہ تازہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ استغفار کرے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ بخشوائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر اپنے مطلب کی دعا مانگے۔ خواہ اپنی زبان میں ہو۔ انشاء اللہ قبول ہوگی۔ دعا نماز کے اندر بھی سلام پھیرنے سے پہلے مانگنی چاہیے۔“ اور اس کے بعد اس حدیث کو بیان کیا جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۱۶ و ۱۱۷ پر درج ہو چکی ہے (اخبار بد جلد ۴۴۴)۔

**درود شریف آنحضرت کی** | ایضاً ایک سوال کے جواب میں ”کوئی نبی یا رسول کہلانے سے ترقیات کا موجب ہے“ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہو سکتا میرا اعتقاد حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت وہی ہے۔ جو درس میں بعض وقت بے اختیار کہہ دیا کرتا ہوں۔ کہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی کامل انسان آپ کی مثل پیدا ہو۔ مسیح اور موسیٰ علیہ السلام بھی رسول تھے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت رکھتے ہیں۔ تمام مذہبوں کا مشترک مسد دعا جو تیرہ سو برس اللہم صلی علی محمد کی دعا ہو رہی ہے۔ جو کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ پس ان مدارج میں کس قدر ترقی ہوئی ہوگی۔

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود

## قرآن کریم میں مسیح موعود پر درود بھیجنے کا حکم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور بروز (یعنی ظہور) آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دوسری بعثت اور دوسرا بروز ہے۔ جیسا کہ حضور اپنے اشتہار ”ایک غلطی کا ازالہ“ میں فرماتے ہیں:-

”میں بموجب آیت ”وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“ بروزی طور پر وہی قائم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔“ ”میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔“

اور تمہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:- ”وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“ یعنی آنحضرت کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اسکی ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اسکی اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور ہر طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی عقیدوں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر

ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ درند کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

آیت ممدوحہ بالائیں یہ تو نہیں فرمایا۔ وَالْآخِرِينَ مِنَ الْأُمَّةِ۔ بلکہ یہ فرمایا۔ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ اور ہر ایک جانتا ہے کہ مِنْهُمْ کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہوتی ہے۔ لہذا وہی فرقہ مِنْهُمْ میں داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمدؐ اور احمد رکھا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمادیا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ اور نیز فرمایا ہے۔ كُلُّ بَرَكَاتٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَارَكْتَ مِنْهُمْ وَتَعَلَّمْتَ تَمَّتْ حَقِيقَةُ الْوَحْيِ صفحہ ۶۷ و ۶۸)

پس آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کی رو سے اور ان احادیث کی رو سے جن میں درود شریف کی تاکید پائی جاتی ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ضروری ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی درود بھیجا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے کسی مزید دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں آپ پر درود بھیجنے کا حکم**

تمہیں اصحاب الصفہؓ کی ایک عظیم الشان جماعت دی جائے گی، اور تمہیں کیا معلوم کہ

رَأَى أَصْحَابُ الصَّفَةِ - وَمَا أَدْرَاكَ  
مَا أَصْحَابُ الصَّفَةِ تَرَى أَعْيُنُهُمْ

تَقِيضُ مِنَ الدَّمْعِ يَصَلُّونَ  
عَلَيْكَ:

(۲) يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرْشِهِ  
نَحْمَدُكَ وَلُصِيحِي دَارِعِينَ ع

صفحہ ۸۵ و ۸۶ صفحہ ۲۴ و ۲۵

(۳) يَرْفَعُ اللَّهُ ذِكْرَكَ وَيَتِمُّ لِعَمَّتِكَ  
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ دَارِعِينَ م

(۴) خدا تیرے سب کام درست کر دیکھا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیکھا۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ  
جَعَلْتَ مُبَارَكًا۔ ترجمہ :- تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیدہ (داریعین ع صفحہ ۹ و ۱۰)

(۵) سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (داریعین صفحہ ۱۱ و ۱۲)  
(۶) السَّلَامُ عَلَيْكَ۔ إِنَّا أَنْزَلْنَاكَ بِرَهْمَانَا

وَكَانَ اللَّهُ قَدِيرًا۔ عَلَيْكَ بَرَكَاتٌ  
وَسَلَامٌ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ

(داریعین ع صفحہ ۳۰)

اصحاب القصد کس شان کو گ ہیں۔ تم انکی آنکھوں  
بجز انسو بہتہ دیکو گے۔ وہ تم پر درود بھیجے گے۔

”خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔

ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ اور تیرے پر درود  
بھیجتے ہیں۔“

”خدا تیرے ذکر کو اونچا کر لیا۔ اور دنیا اور آخرت

میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔“

(۴) خدا تیرے سب کام درست کر دیکھا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیکھا۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ  
جَعَلْتَ مُبَارَكًا۔ ترجمہ :- تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیدہ (داریعین ع صفحہ ۹ و ۱۰)

”ابراہیم پر سلام (داریعین اس عاجز پر)“

”تم پر سلام۔ ہم نے تمہیں برہان کے

طور پر نازل کیا ہے۔ اور اللہ کامل قدرتوں

والا ہے۔ تم پر برکات اور سلام۔ خداوند

رحیم فرماتا ہے۔ کہ تم پر سلام۔“

سَلَامُ الْإِنْسَانِي عَادَتِ اور اسلامی فطرت میں داخل ہر کہ مومن کسی ذوق کے وقت اور کسی مشاہدہ کے شمعہ قدرت کے  
وقت درود بھیجتا ہے۔ سو اس یَصَلُّونَ عَلَيْكَ کے فقرہ میں اشارہ ہو کہ وہ لوگ جو ہر دم پاس رہیں گے۔

وہ کئی قسم کے نشان دیکھتے ہیں گے پس ان نشانیوں کی تاثیر سے بسا اوقات ان کے آسوا جاری ہو جائیں گے۔ اور

شدتِ ذوق اور رقت سے بے اختیار درود ان کے منہ سے نکلیں گا چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آ رہا ہے۔ اور یہ

پیشگوئی بار بار ظہور میں آ رہی ہے بشرطِ محبت ہر ایک سعادت مند اس کیفیت کو حاصل کر سکتا ہو منہ (داریعین صفحہ ۵ و ۶)

رَبِّ صَلَوةُ الْعَشْرِ إِلَى الْفَرَشِ . یعنی رحمت الہی جو تم پر ہے ۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ فرش سے لیکر فرش تک ہے ۔ فرمایا ۔ اس میں کئی اور کیفی مبالغہ ہے ۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فضا کو بھی بھر دیا ۔ یہ الہام آئندہ بشارت پر ولالت کرتا ہے ۔ یہ لفظی ہی نہیں ۔ بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونے والا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے ۔ تو عملی رنگ میں اسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے ۔ (درد جلد ۱ پر چرچہ کم جون ۱۹۰۵ء)

نوٹ :- آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُعَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا باقی ہے ۔ کہ جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے ۔ اس پر درود بھیجنا ہر مومن کے لئے مفردی ہے ۔ پس جن کلمات وحی الہی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کے درود بھیجے گا ذکر ہے ۔ ان میں جماعت کو حکم دیا گیا ہے ۔ کہ آپ پر درود بھیجیں ۔ اور چونکہ درود کی حقیقت اور ماہیت میں حمد اور رفیع ذکر بھی داخل ہے ۔ اس لئے ایسے کلمات وحی الہی جن میں حضور کے محامد کا اور رفعت شان کا ذکر ہے ۔ وہ بھی اس امر کی طرف رہنمائی کرتے ہیں ۔ واللہ اعلم

## حضرت مسیح موعود کے ارشاد میں آپ پر درود بھیجنے کی تعلیم

”بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں ۔ کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علی الصلوٰۃ والسلام اطلاق کرتے ہیں ۔ اور ایسا کرنا حرام ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ میں مسیح موعود ہوں ۔ اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ جو شخص اسکو پاوے ۔ میرا سلام اسکو کہے ۔ اور احادیث اور تمام شروح احادیث

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

بَعْدَ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں مسیح موعود کی نسبت صدمہ جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ لکھا، معیار نے کہا، بلکہ خدا نے کہا۔ تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ (اربعین ص ۶)

”جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں۔ اس کو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں۔ کہ صلوٰۃ اور سلام بھی اس پر کہنا حرام ہے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۰)

**حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کے ایک خطبہ جمعہ کا اقتباس**

جس میں آپ نے حضور کی موجودگی میں جماعت کو آپ درود بھیجنے کی بہت تاکید کی ہے، اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان اتباع سنت کریں، اور تقویٰ و طہارت اختیار کریں۔ اور پھر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ بنی ثابت کرنے کے لئے آیا ہے، یعنی مسیح موعود، اس کی امداد اور نصرت کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں۔ اور سب مل کر اس کی واسطے دعائیں کریں۔ درود شریف پڑھتے ہیں جب علی آلِ محمد کہیں۔ تو یقیناً یاد رکھیں۔ کہ اس آخری زمانہ میں مسیح موعود اور اس کے متبعین اسی آل میں داخل ہیں۔

اگر میری عمر کسی قدر لمبی ہوئی۔ تو میں امید کرتا ہوں۔ کہ میں عیسیٰ بن مریم سے ملونگا۔ اور اگر میری وفات جلد ہو جائے۔ تو اس صورت میں تم میں سے جو اس کے لئے دعا میری طرف سے سلام پہنچائے۔	وَسَلِّمْ، اِنِّي لَا اُخَوِّ اَنْ طَلَّ فِي عُمْرِي اَنْ اَلْقَى عَيْسَى بْنَ مَرْيَمَ. فَاَنْ عَجَبِي بِنِي مَوْتٍ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيَّ مِنَ السَّلَامِ
	دکنہ اعمال ص ۲۱۰ بحوالہ مسلم و صحیح ابوالکلام و صحیح ابوالاسود و احمد

صحیح ابوالکلام میں ہے: اگرچہ مسلم واحد باسنادین دعا لہما باجالہما صحیحین ادا میں کو الہ مرتد کا نام

میں مسیح موعود کی نسبت صدمہ جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ لکھا، معیار نے کہا، بلکہ خدا نے کہا۔ تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ (اربعین ص ۶)

”جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں۔ اس کو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں۔ کہ صلوٰۃ اور سلام بھی اس پر کہنا حرام ہے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۰)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کے ایک خطبہ جمعہ کا اقتباس جس میں آپ نے حضور کی موجودگی میں جماعت کو آپ درود بھیجنے کی بہت تاکید کی ہے، اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان اتباع سنت کریں، اور تقویٰ و طہارت اختیار کریں۔ اور پھر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ بنی ثابت کرنے کے لئے آیا ہے، یعنی مسیح موعود، اس کی امداد اور نصرت کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں۔ اور سب مل کر اس کی واسطے دعائیں کریں۔ درود شریف پڑھتے ہیں جب علی آلِ محمد کہیں۔ تو یقیناً یاد رکھیں۔ کہ اس آخری زمانہ میں مسیح موعود اور اس کے متبعین اسی آل میں داخل ہیں۔

اگر میری عمر کسی قدر لمبی ہوئی۔ تو میں امید کرتا ہوں۔ کہ میں عیسیٰ بن مریم سے ملونگا۔ اور اگر میری وفات جلد ہو جائے۔ تو اس صورت میں تم میں سے جو اس کے لئے دعا میری طرف سے سلام پہنچائے۔

دکنہ اعمال ص ۲۱۰ بحوالہ مسلم و صحیح ابوالکلام و صحیح ابوالاسود و احمد

صحیح ابوالکلام میں ہے: اگرچہ مسلم واحد باسنادین دعا لہما باجالہما صحیحین ادا میں کو الہ مرتد کا نام



آخر میں اپنی ساری جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ دونوں صورتوں سے درود شریف پڑھنے میں مصروف رہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو جانتے ہیں کہ ان کا محبوب و آقا کس نازک کام میں مصروف ہے۔ پس سب مسلمان اللہ اور اس کے ملائکہ کے ساتھ ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ حیف ہو گیا۔ اگر ہماری جماعت کا کوئی وقت ضائع ہو جاوے۔ وہ یاد رکھیں کہ ہمارا محبوب آقا بہت بڑے فکروں میں گھرا ہوا ہے۔ دشمنان دین کے حملوں سے وہ اکیلا اسلام کے لئے سینہ سپر ہو کر لڑ رہا ہے۔ پس بد نصیب ہو گا وہ شخص جو اس کا بوجھ بٹانے میں شریک نہ ہو۔ اور اس کی راہ ہی ہے۔ کہ اپنے چال چلن کو درست کریں۔ اور اتباع سنت کی طرف قدم بڑھائیں۔ اور درود شریف پڑھتے رہیں۔ اب وقت ہے۔ کہ ہر ایک اپنے وقت کی قدر کرے۔ اور اسے ضائع نہ کرے۔ (الحکم جلد ۷، صفحہ ۷۷، کالم ۲ و ۳)

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کا ارشاد

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”میں نے بتایا ہے کہ درود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانوں کو یاد کرنا۔ اور اپنی احسانمندی کا جتنا اور خدا سے اس کا عوض دینے کی درخواست کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی بے شمار احسانات ہیں۔ اس لئے درود میں ان کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ ایک یہ کیا کم احسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر ہے کہ آپ کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتہ ہم کو ملا۔ آج لوگوں نے جھوٹی اور بناوٹی اور ہنسک امیز روایتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کا کچھ بنا دیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ مختلف قسم کی باتوں سے آپ کی اصل شان کو بھی مٹا دیا تھا۔

اور بعض ایسی غلط اور سہوہ باتیں آپ کی طرف منسوب کر رکھی تھیں۔ جو ہرگز آپ کے شایان شان نہ تھیں۔ غرض لوگوں کی غلط روایتوں نے آپ کو پس پردہ چھپا دیا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر ان سب پردوں کو اٹھادیا۔ اور اس مبارک اور خوبصورت چہرہ پر تمام پردے اٹھا کر ہمیں دکھادیا۔ پس یہ کیا کم احسان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ اپنے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل شان کو ظاہر فرمادیا۔ اور ان سب باتوں کو پاک کر دیا۔ جو آپ کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ پس درود میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ اور بھی احسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میں۔ اور بے شمار احسان ہیں۔ پس ہمارا یہ بھی فرض ہونا چاہیے کہ ہم ان کو بھی درود میں شامل کریں۔ ہم مختلف اوقات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ اور اس درود میں آپ کے خلیفہ مسیح اور مہدی کو بھی شامل کریں۔ اور ان پر درود پڑھیں۔ تا ان کے اصناف کا بھی اقرار ہو۔ اور شکریہ ادا ہو سکے۔

”جو شخص کثرت درود پڑھتا ہے۔ وہ نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے بلکہ اس درود میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل کرے۔“ (الفصل جلد ۱۳ ص ۷۸)

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روز بخیر کی کیفیت اور طریق

آنحضرت پر درود بھیجنے سے ایک ننگ میں یہ بات درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی درود پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ جب آپ پر درود بھیجا جائے۔ تو اس میں آپ کی تمام آل پر بھی درود آجاتا ہے۔ اور آپ کی آل میں بموجب آیت النَّبِيِّ اَوَّلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

وَأَزْوَاجَهُ أُمَّمَاتُهُمْ دُحُوبًا يُذْكَرُ (چھوٹا بڑا ہر ایک مومن داخل ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسیں بطریقِ اولیٰ اور سب سے مقدم طور پر آئیں گے۔ اور اس حقیقت کی طرف توجہ کی آیت قرآن کریم رہنمائی کرتی ہے جس میں درود شریف کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ اس سے پہلی اور پہلی آیات میں صلوٰۃ یعنی درود کے مقابل پرانہ اور رکھ کر اسکا نسا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ مومنوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ دیندار سے اسجگہ مراد کامیابی میں روکیں ڈالنا اور رکھ اور رسوائی چاہنا ہے۔ اور صلوٰۃ سے عزت و عظمت اور کامیابی چاہنا پس معلوم ہوا کہ درود میں بھی مومن آپ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بصحابہ کرام نے اس آیت کا حوالہ دیکر آپ سے طریق درود دریافت کیا۔ تو آپ نے اسیں اپنی آل و ازواج کو بھی داخل قرار دیا۔

اسی طرح جب کوئی صحابی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ یا صدقہ پیش کرتا۔ تو حضور بموجب آیت خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلَّى عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَوتَكَ سَكَنٌ لَّيْسُكَ (تو بہ رکوع ۱۳) اس شخص کے لئے صلوٰۃ کے لفظ سے دعا کرتے وقت اسیں اسکی آل کو بھی داخل کر لیتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ابو اوفی رضی اللہ عنہ نے حضور کی خدمت میں صدقہ پیش کیا (یا بھیجا) تو حضور نے اسکی لئے یہ دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی - جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صلوٰۃ کے ساتھ آل کا خصوصیت سے تعلق ہے۔

اور اس حقیقت کا پتہ عربی زبان کے بعض محاورات سے بھی لگتا ہے۔ چنانچہ ایک شاعر (مملک) اپنی بیوی کی وفات پر جس کی ایک نغمی ہنسی لڑکی رہ گئی تھی۔ اسکی مرثیہ میں اسکی لئے لفظ صلوٰۃ کے ساتھ دعا کرتا ہوا اس دعا کے اختیار کرنے کی ایک وجہ یہ بتاتا ہے۔ کہ اسکی یادگار

بھی دیا بلفظ دیگر اسکی آل کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔ اور اس بنا پر وہ دعا کرتا ہے۔  
 کہ یا اَلہی اس عورت پر اس رنگ میں رحمت فرما۔ کہ اسکی یادگار سلامت رہے۔ چنانچہ دیو کا حاسہ  
 میں اس کے متعلق اسکی جو نظم درج ہے۔ اس میں وہ کہتا ہے:-

مَسَىٰ عَلَيْكَ اللَّهُ مِنْ مَفْقُودَةٍ	إِذْ لَا يَلَا يُمَكِّ الْمَكَاتُ الْبُلْعَقُ
فَلَقَدْ تَرَكْتَ صَغِيرَةً مَرْحُومَةً	كَمْ تَذَرُ مَا جَزَعُ عَلَيْكَ فَتَجَزَعُ

یعنی اے میری پیاری بیوی جسے میں کھو بیٹھا ہوں۔ تم پر اللہ تعالیٰ کی وہ خاص رحمت ہو۔  
 جسکا نام صلوة ہے۔ کیونکہ تم ایک دیران جگہ میں مدفون ہو۔ جو تمہارے مناسب حال نہیں ہے  
 اور اس لیے کہ تم ایک معصوم اور قابل رحم بچی چھوڑ گئی ہو۔ جسے اپنے درد کا اظہار کرنا بھی نہیں آتا۔  
 درحقیقت لفظ صلوة کا تعلق مستقبل کی بہتری سے ہے۔ جیسا کہ حماسہ کے ایک اور

شعر سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جو یہ ہے:-

مَسَىٰ إِلَهُ عَلَىٰ صَفِيَّتِي مُدْرِيْطٌ	يَوْمَ الْحِسَابِ وَمَجْمَعِ الْأَشْهَادِ
--	---

یعنی اللہ میرے چیدہ دوست مدرک پر قیامت کے روز خاص رحمت کرے۔ جب گواہ جمع ہو گئے  
 سنت نبویہ کی رو سے مسیح موعودؑ پر | پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر  
 تصریح کیسا تھ درود بھیجا بھی ضروری ہے | درود بھیجا جائیگا۔ تو بالضرور اسیں آپ کی تمام آل  
 پر یعنی ہر ایک مومن پر اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی درود ہو گا۔  
 لیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مذکورہ بالا طریق عمل اور تعلیم بتاتی ہے۔ کہ اس  
 اجمالی درود پر ہی کفایت نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ تفصیلی طور پر بھی تمام آل نبوی پر عموماً  
 اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خصوصاً درود بھیجنا چاہیے۔

ہر بار درود میں آل نبوی پر تصریح سے درود بھیجنا ضروری نہیں | ہاں یہ ضروری نہیں

کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ تو اسیں آپ کی تمام آل پر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجا جائے۔ بلکہ عام حالات میں صرف صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے درود بھیجا ہی کافی ہوتا ہے۔ جس پر نہ صرف تعامل بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی شاہد ہے۔ یعنی کُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ ”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعة ہند میں۔“ آج ہمارے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ عزت اور سلامتی۔“

حضرت مسیح موعود پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجتے وقت حضرت درود بھیجنے کی دو صورتیں | مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مستقل الفاظ میں درود بھیجنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ درود میں اَلِ مُحَمَّدٍ یا خَلَفَاءِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ بڑھا کر اسیں حضور پر بھی درود بھیجنے کی نیت کرنی جائے۔ اور دوسری یہ کہ درود میں مسیح موعود کا لفظ بھی بڑھالیا جائے۔ اور ان دونوں صورتوں میں آپ پر درود بھیجنے کی آپ نے جماعت کو تعلیم دی ہے جس کے متعلق چند روایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی نے میرے پاس بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا ہو کہ اگر درود شریف کے الفاظ میں وعلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کہتے وقت مجھے درود بھیجنے کی نیت کرنی جائے۔ تو اس طرح اسیں مجھ پر درود بھیجاتا ہے۔ اور حکیم مولوی محمد الدین صاحب ساکن ساہی گوجرانوالہ حال قادیان نے میرے پاس ذکر کیا کہ یہ بات میں خود حضور کی زبان مبارک سے یا حضور کی مجلس میں یا حاضرین میں کسی واسطہ سے سنی تھی۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب مجھے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب مالکوٹی رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی خدمت میں عرض کیا کہ آج میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا ہے

اور اس میں اے مُحَمَّدٌ کا لفظ کہتے وقت حضور پر درود بھیجنے کی نیت کر لیتا رہا ہوں۔ کیا میں نے یہ درست کیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ہاں درست کیا ہے۔ اور حافظ محمد ابراہیم صاحب (زابطینا) امام مسجد محلہ دارالفصل قادیان نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور پر درود کس طرح بھیجا جائے جس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے مُحَمَّدٌ کا لفظ کہتے وقت مجھ پر درود بھیجنے کی نیت کر لی جائے اس طرح ہی مجھ کو بھی درود پہنچ جائیگا۔ اور میری مولوی ذوالفقار علی ظلمت صاحب رامپور نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں نے بھی ایک دفعہ یہی سوال حضور کی خدمت میں کیا تھا۔ اور حضور نے مجھے بھی اسکا یہی جواب ارشاد فرمایا تھا۔ اور پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے میرے پاس بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے ادل ایام میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب مہلبی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا حضور پر درود بھیجنے کے لئے درود پڑھتے وقت اے مُحَمَّدٌ کہتے ہوئے حضور پر درود بھیجنے کی نیت کر لی جائے۔ فرمایا ہاں یہ لفظ کہتے وقت مجھ پر درود کی نیت بھی کر لی جائے۔

(۷) حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحبی سلمہ اللہ تعالیٰ واید۔ فرزند اکبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے توسط سے سیر دریافت کرنے پر حضرت ام المؤمنین رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیہم نے مجھے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سوال کیا تھا کہ آپ پر درود کن الفاظ میں بھیجا جائے جس پر حضور نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ مَلَىٰ اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٌ وَخَلَفَاءُ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ اور میں محمد اسماعیل صاحب مالیر کوٹلوی مہاجر جلد ساز قادیانی (والد میاں عبداللہ صاحب جلد ساز) سے میرے پاس بیان کیا کہ جب میں نے ۱۹۰۲ء میں قلعہ یان میں آکر حضور کے مآثر پر بیعت کی۔ تو اس کے بعد اسی مجلس میں ایک دوست نے حضور کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا کہ حضور پر درود

کس طرح بھیجا جائے جس پر حضور نے ان الفاظ میں درود بھیجے گا ارشاد فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی خَلْفَائِهِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ میاں محمد اسماعیل صاحب اس کے ساتھ یہ بھی ذکر کیا۔ کہ اس وقت سے میں انہی الفاظ میں درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔

نوٹ ۱۔ میاں احمد دین صاحب زرگر قادیان نے میر پاس بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی سچائی کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہونے کا اس قدر یقین تھا کہ جب ایک شخص نے حضور کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا کہ حضور پر درود کس طرح بھیجا جائے تو حضور نے درود کے جو الفاظ بتائے ان میں تصریح سے اپنا ذکر کرنے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفا کا لفظ رکھا۔ اور اسی کو کافی سمجھا۔ اور درود کے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی خَلْفَائِهِ مُحَمَّدٍ۔ اور فرمایا کہ خلفا کے لفظ میں ہم بھی آجاتے ہیں۔ خاک روضہ کرتا ہے کہ حضور کے اس ارشاد سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کو اپنے آل محمد رسول اللہ اور خلیفہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر کامل یقین تھا۔ بلکہ اس وحی الہی کی بھی عملی طور پر تفسیر ہوتی ہے کہ ”قُلْ اَحْبِدْ لِنَفْسِيْ مِنْ ذُرْوٰی الْاَخْطَابِ“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۸)

۲۔ حضرت مولوی عبدالستار صاحب مہاجر کابل رضی اللہ عنہ ایک از شاگردان حضرت شاہزادہ مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب کابل شہید رضی اللہ عنہ نے میرے پاس بیان کیا کہ مولوی غلام محمد خان صاحب جلدی مہاجر متوطن علاقہ خوش (کابل) نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس معنوں کا عرض کیا تھا کہ حضور پر درود کس طرح بھیجا جائے جبکہ جواب حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرما کر بھیجا تھا اور اس میں حضور نے آپ پر درود بھیجنے کے لئے یہ الفاظ لکھے تھے۔ (یہ روایت الفضل جلد ۱ میں بھی نقل شروع ہو چکی ہے) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَمَحَبَابِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی عِبْدِكَ الْمُسْلِمِيْنَ الْمَوْعُوْدُوْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ (طالب دعا خاک روضہ اسماعیل ص ۱۸۸)

## مدحِ نبوی از حضرت سید نواب مبارکہ نگیم صاحبہ امت بکاتہم

السلام لے ہادی راہِ ہدی جانِ جہاں  
یہ رے ملنے سے ملا ہم کو وہ مقصودِ حیات  
آپ چل کر تو نے دکھلا دی رہِ وصلِ حبیب  
ہے کشادہ آپ کا بابِ سخا سب کے لئے  
نشنہ روئیں ہو گئیں سیراب تیرے فیض سے  
ایک ہی زمین ہے اب با ہم مراد وصل کا  
تو وہ آئینہ ہے جس نے منہ دکھایا یا رکا  
تاقیامت جو رہے تازہ تیری تعلیم ہے  
ہے یہی ماہِ تجس جس پر زوال آتا نہیں  
کوئی رہِ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں  
یہ دعا ہے میرا دل ہو اور تیرا پیا رہو

والصلوۃ لے خیر مطلق لے شر کون مکان  
تجھ کو پا کر ہم نے پایا۔ کام دل آرام جاں  
تو نے بتلایا کہ یوں ملتا ہے یار بے نفاق  
زیر احسان کیوں نہ ہوں پھر مردونہ شیر جاں  
علم و عرفانِ خداوندی کے بحرِ بے کراں  
بے پلے تیرے ملے ممکن نہیں وہ دلتاں  
جسمِ غامی کو عطا کی روح اسے جانِ جہاں  
تو ہے روحانی مریضوں کا طبیبِ جاوداں  
ہے یہی گلشن جسے چھوتی نہیں بادِ خزاں  
خوب فرمایا یہ نکتہ مہدی آخرِ زماں  
میرا سر ہو اور تیرا پاک سنگِ آستاں

### الفاظِ درودِ شریف کے متعلق ایک اور روایت

مگر یہ چودھری عالم علی صاحب نے میرے پاس بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں . . . . .  
ن الفاظ میں پڑھا کر دل جس پر حضور نے مجھے یہ الفاظ ارشاد فرمائے  
حَمْدٌ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكُ وَسَلِّمْ . إِنَّكَ سَمِيعٌ مَّجِيدٌ . اور اس وقت  
ہے میں اپنی الفاظ میں درودِ شریف پڑھتا رہا ہوں . اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجکی

دراکبر کہ یہ عربی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الفاظِ شریف کا ترجمہ ہے



۴۰  
سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم  
(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرتی)

بر درگاہ ذی شان خیر الختام  
بعد عجز و منت بصلہ احترام  
کر اے شاہ کونین عالی مقام  
حسینان عالم ہوئے شریکین  
پھر اس پر وہ اخلاق اکمل ترین  
زہے خلق کامل زہے حسن تمام  
غلائق کے دل تجھے یقیں سے تہی  
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی  
ہو! آپ کے دم سے اس کا قیام  
محبت سے گھل گیا آپ نے  
جہالت کو زائل کیا آپ نے  
بیان کر دیئے سب حلال اور حرام  
نبوت کے تجھے بقدر بھی کمال  
صفات جمال اور صفات جلال  
لیا ظلم کا عفو سے ارتقام  
مقدس حیات اور مطہر خدایق  
سوار جہاں گیر بکراں براق  
عسکری نام اور محمد ہی کام  
علمدار عشاق ذات بیگناں  
معارف کا اک قلم بے کراں  
پلا سا قیا آپ کو شر کا جام

شیفہ الوری مرجع خاص و عام  
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام  
عَلَيْكَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ  
جو دیکھا وہ حسن اور وہ نور حسین  
کہ دشمن بھی کہنے لگے آفرین  
عَلَيْكَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ  
توں نے تھی حق کی جگہ گمیر لی  
کہ تو میدھونڈے سے ملتی دہ تھی  
عَلَيْكَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ  
دلائل سے قائل کیا آپ نے  
شرعیہ کو کامل کیا آپ نے  
عَلَيْكَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ  
وہ سب آپ میں جمع ہیں لامحال  
ہر اک رنگ شہس عدیم النشال  
عَلَيْكَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ  
اطاعت میں یکتا عبادت میں طاق  
کہ بگذشت از تقریر سیل رواق  
عَلَيْكَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ  
سپہدار افواج قدوسیاں  
افاضات میں زندہ جاوداں  
عَلَيْكَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ





